www.KitaboSunnat.com

چند بنیادی اعداد

مندرجہ ذیل اعداد پر غور کیجئے اور انہیں یاد کر لیجئے:

وَاحِدٌ (۱)	اَحَدَ عَشَرَ (۱۱)	وَاحِدٌ وَّعِشْرُوْنَ (۲۱)	مِئَتَانِ (۲۰۰)
اِثْنَانِ (۲)	اِثْنَا عَشَرَ (۱۲)	اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ (۲۲)	ثَلٰثُمِائَةٍ (۳۰۰)
ثَلٰثَةٌ (۳)	ثَلٰثَةَ عَشَرَ (۱۳)	ثَلٰثَةٌ وَعِشْرُوْنَ (۲۳)	اَرْبَعُ مِائَةٍ (۴۰۰)
اَرْبَعَةٌ (۴)	اَرْبَعَةَ عَشَرَ (۱۴)	اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ (۲۴)	تِسْعُ مِائَةٍ (۹۰۰)
خَمْسَةٌ (۵)	خَمْسَةَ عَشَرَ (۱۵)	تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ (۲۹)	اَلْفٌ (۱۰۰۰)
سِتَّةٌ (۶)	سِتَّةَ عَشَرَ (۱۶)	ثَلَاثُوْنَ (۳۰)	اَلْفَانِ (۲۰۰۰)
سَبْعَةٌ (۷)	سَبْعَةَ عَشَرَ (۱۷)	اَرْبَعُوْنَ (۴۰)	عَشَرَةُ اٰلَافٍ (۱۰،۰۰۰)
ثَمَانِيَةٌ (۸)	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ (۱۸)	خَمْسُوْنَ (۵۰)	خَمْسُوْنَ اَلْفًا (۵۰،۰۰۰)
تِسْعَةٌ (۹)	تِسْعَةَ عَشَرَ (۱۹)	تِسْعُوْنَ (۹۰)	مِائَةُ اَلْفٍ (۱۰۰،۰۰۰)
عَشَرَةٌ (۱۰)	عِشْرُوْنَ (۲۰)	مِائَةٌ (۱۰۰)	اَلْفُ اَلْفٍ یا مِلْیُوْن (۱۰۰۰،۰۰۰)

عدد کے قواعد

عدد اور معدود کے قواعد، دوسری چیزوں کی بہ نسبت، کچھ پیچیدہ ہیں۔

اس میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا، ضروری ہوتا ہے۔

۱۔ عدد و معدود کی اعرابی حالت ۲۔ عدد و معدود کی تذکیر و تانیث

۳۔ عدد و معدود کی وحدت و جمع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدد کی چار (۴) بڑی قسمیں ہیں۔

۱۔ مفرد یک لفظی عدد کو کہتے ہیں۔ جیسے: وَاحِدٌ وغیرہ ایک سے دس تک کی گنتی، مِئَةٌ (سو) اور اَلْفٌ (ہزار)

۲۔ مرکب غیر عطفی گیارہ سے انیس (۱۹-۱۱) تک کی گنتی ہے۔ جیسے: اَحَدَ عَشَرَ

۳۔ معطوف (مرکب عطفی) اکیس اور اس سے اوپر کی گنتی ہے، جس میں حرف عطف وَ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے: اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ

۴۔ عقود دہائیوں (Double Digits) کو کہتے ہیں۔ عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک کے اعداد، اکیس (۲۱) تا انتیس (۲۹) اسی طرح ننانوے (۹۹) تک۔ جیسے: تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ۔

معدود کے قواعد

۱۔ جس چیز کو گنا جائے، اسے معدود کہتے ہیں۔ معدود کو، عدد کی تمییز یا مُمَيِّز بھی کہتے ہیں۔

۲۔ تین سے دس تک معدود، جمع اور مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: خَمْسَةُ اَوْلَادٍ

۳۔ گیارہ سے ننانوے تک معدود، مفرد اور منصوب ہوتا ہے۔ جیسے: اَحَدَ عَشَرَ قَلَمًا تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ کِتَابًا تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ رِسَالَةً

۱۔ (فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ)

"لہٰذا یہ ملک، چالیس سال تک، ان پر حرام ہے۔ یہ زمین میں مارے مارے پھریں گے۔" (المائدہ: ۲۶)

۲۔ (وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا) (الاعراف: ۱۵۵)

"حضرت موسیٰ نے، اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو منتخب کیا۔"

۴۔ سو (۱۰۰) سے اوپر کا اسم معدود مجرور استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ (قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ) (البقرہ: ۲۵۹) "فرمایا: تم سو برس اسی حالت میں رہے ہو"

۲۔ (وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ) (الکہف: ۲۵) "اور وہ اپنے غار میں تین سو سال رہے"

۵۔ عقود کا معدود، واحد اور مفرد ہوتا ہے۔ عقود کا عدد، مذکر و مونث کے لیے یکساں ہوتا ہے۔

۶۔ سو (مِائَةٌ) اور ہزار (اَلْفٌ) کے تثنیہ اور جمع کا معدود، واحد اور مجرور ہو گا۔ تذکیر و تانیث سے کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ جیسے:

۱۔ واحد : مِائَةُ وَلَدٍ مِائَةُ بِنْتٍ

۲۔ مثنٰی : مِئَتَا وَلَدٍ مِئَتَا بِنْتٍ

۳۔ جمع : ثَلَاثُ مِائَةِ وَلَدٍ ثَلَاثُ مِائَةِ بِنْتٍ

۷۔ مِئَةٌ، اَلْفٌ اور مِلْيُوْنٌ معدود کے ساتھ مضاف کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ اور ان کے تثنیہ اور جمع بھی واحد مجرور۔ جیسے: اَلْفُ وَلَدٍ، اَلْفُ بِنْتٍ

اَلْفَانِ + وَلَدٍ = الفا وَلَدٍ

(اَلْفَانِ، جری اور نصبی حالت میں، اَلْفَيْنِ ہو جاتا ہے۔)

۸۔ معدود ہمیشہ نکرہ استعمال ہوتا ہے۔

۹۔ اسم جمع مذکر سالم، معدود نہیں ہو سکتا۔ اس کے ساتھ مِنْ لگانا اور معدود کو معرف باللام کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مِنْ کے بعد معرف باللام مجرور ہو گا۔ جیسے:

ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

۱۰۔ بعض اوقات، معدود کو حذف کر دیتے ہیں۔

اِشْتَرَيْتُ السَّيَّارَةَ بِعَشَرَةِ الْآفٍ (ریال)

"میں نے دس ہزار میں موٹر خریدی (یعنی دس ہزار ریال میں)۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۵۹

عدد مفرد کے احکام

۱۔ مفرد میں، ایک اور دو کی گنتی کے احکام مختلف ہیں۔ اور تین سے دس تک کی گنتی کے احکام مختلف ہیں۔

۲۔ وَاحِدٌ کی تانیث وَاحِدَةٌ ہے۔

۳۔ اِثْنَانِ کی تانیث اِثْنَتَانِ ہے۔ یہ رفعی حالت ہے۔
حالتِ نصب و جر میں، اسے اِثْنَتَيْنِ پڑھا جاتا ہے۔

۵۔ جب معدود، ایک یا دو ہوں تو، عدد کا ذکر ضروری نہیں ہوتا، صرف معدود کے واحد یا مثنّٰی کا استعمال کافی ہوتا ہے، البتہ بعض اوقات تاکید کے لیے یا بطورِ صفت، اسم عدد بھی استعمال کر لیا جاتا ہے۔ جیسے:

رَجُلٌ (ایک آدمی) كَوْكَبٌ (ایک ستارہ)

رَجُلَانِ (دو آدمی) كَوْكَبَانِ (دو ستارے)

۱۔ (نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ) "ایک پھونک" (الحاقۃ: ۱۳)

۲۔ (لَا تَتَّخِذُوا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ) (النحل: ۵۱)

۶۔ ایک اور دو کے اعداد، تذکیر و تانیث اور واحد و جمع کے لحاظ سے معدود کے مطابق ہوں گے۔ جیسے:

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ أُمَّةٌ وَّاحِدَةٌ اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ۔

(هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِّنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ) (الاعراف: ۱۸۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وہی ہستی ہے جس نے تم لوگوں کو ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا۔"

وَاحِدٌ اور اَحَدٌ

۱۔ وَاحِدٌ گنتی ، میں صرف پہلے ہندسے ، یا ایک کے مقام پر آتا ہے۔

مرکب اعداد میں وَاحِدٌ کی بجائے اَحَدَ استعمال ہوتا ہے۔

جیسے : اَحَدَ عَشَرَ

۲۔ وَاحِدٌ کی تانیث ، وَاحِدَةٌ ہے۔

۳۔ وَحِيْدٌ اکیلا ، ایک ہی وغیرہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ اَحَدٌ کا استعمال چار طرح ہوتا ہے۔

۱۔ اَحَدٌ (تانیث : اِحْدٰی) بمعنی لاثانی ۔ یکتا ۔ بے نظیر ۔ جیسے

(قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (الاخلاص : ۱)

۲۔ دو یا دو سے زیادہ چیزوں میں سے "کوئی" یا "کوئی ایک"۔ یا ان میں سے "ہر ایک"

جیسے : اَحَدٌ مِّنْكُمْ (النساء : ۴۳) "تم لوگوں میں سے ایک"

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ (البقرہ : ۹۶) "ان لوگوں میں سے ایک یہ چاہتا ہے"

اَحَدٌ کی تانیث ، "اِحْدٰی" استعمال کی جاتی ہے۔

جیسے : (اِحْدَی الْحُسْنَيَيْنِ) (التوبہ : ۵۲)

"دو بھلائیوں میں سے ، کوئی ایک بھلائی۔"

وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ
اَحَدٌ	اِحْدٰی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اَحَدٌ کا لفظ، نفی کے کسی لفظ کے بعد آئے، تو یکسر نفی کا مفہوم دیتا ہے۔

جیسے:

مَا لَمْ یُؤْتِ **اَحَدًا** (المائدۃ ۲۰)

"کسی کو بھی نہیں دیا۔"

لَیْسَ فِی الدَّارِ اَحَدٌ۔

"گھر میں کوئی بھی نہیں۔"

۴۔ اَحَدٌ، مرکب اعداد میں، واحد کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

اَحَدَ عَشَرَ گیارہ

مذکر کے لیے: اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ وَلَدًا = اکیس لڑکے۔

مؤنث کے لیے **اِحْدٰی عَشْرَۃَ** بِنْتًا = گیارہ لڑکیاں۔

مفرد میں مطابقت تذکیر و تانیث

مونث معدود		مذکر معدود
جَرِیْدَۃٌ وَاحِدَۃٌ	۱	دِرْھَمٌ وَاحِدٌ
جَرِیْدَتَانِ اثْنَتَانِ	۲	دِرْھَمَانِ اثْنَانِ

تین سے نو کے احکام مختلف ہیں۔ عدم مطابقت

عدد مؤنث، اور معدود جمع مذکر

عدد مذکر، اور معدود جمع مؤنث

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ	۳	ثَلَاثُ بَنَاتٍ
أَرْبَعَةُ أَقْلَامٍ	۴	أَرْبَعُ مُعَلِّمَاتٍ
خَمْسَةُ أَنْهَارٍ	۵	خَمْسُ مُسْلِمَاتٍ
سِتَّةُ أَشْهُرٍ	۶	سِتُّ وَرَقَاتٍ
سَبْعَةُ مُعَلِّمِينَ	۷	سَبْعُ بَقَرَاتٍ
ثَمَانِيَةُ رِجَالٍ	۸	ثَمَانِيَ عَابِدَاتٍ
تِسْعَةُ أَطْفَالٍ	۹	تِسْعُ آيَاتٍ
عَشَرَةُ مُعَلِّمِينَ	۱۰	عَشْرُ مُعَلِّمَاتٍ

نوٹ : واضح رہے کہ تذکیر و تانیث میں، عربی زبان ہی کا اعتبار ہوگا۔ جیسے : کتاب اردو زبان میں مونث ہے۔ لیکن عربی میں مذکر ہے۔ چنانچہ کِتَابٌ وَاحِدٌ استعمال ہوگا۔

عدد مثنّٰی کی اعرابی حالت کی مثالیں

۱۔ قَرَأْتُ | كِتَابَيْنِ اثْنَيْنِ |

مثنّٰی منصوب

"میں نے دو کتابیں پڑھیں"

(یہاں اسم عدد اور اسم معدود دونوں مثنّٰی مذکر ہیں اور دونوں منصوب ہیں۔)

۲۔ صَدَرَتْ فِي الْمَدِينَةِ | صَحِيفَتَانِ اثْنَتَانِ |

مثنّٰی مرفوع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"شہر سے دو جرائد جاری ہوئے ہیں۔"
(یہاں اسم عدد اور اسم معدود دونوں مثنّٰی مونث ہیں اور دونوں مرفوع ہیں۔)

تین سے دس کے احکام اور مثالیں

۱۔ تین سے دس تک کا معدود اسم، جمع اور مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:

خَمْسَةُ رِجَالٍ (پانچ آدمی)

سِتَّةُ كَوَاكِبَ (چھ ستارے) یہ غیر منصرف مجرور ہے۔

(یہاں رِجَالٍ اور كَوَاكِبَ دونوں جمع ہیں، اور دونوں مجرور بھی ہیں۔)

۲۔ تین سے دس تک، معدود مذکر ہو تو عدد مؤنث آئے گا۔ جیسے:

أَرْبَعَةُ مُعَلِّمِيْنَ "چار استاد"
مونث عدد — مذکر معدود جمع مجرور

ثَمَانِيَةُ أَوْلَادٍ "آٹھ لڑکے"
مونث عدد — مذکر جمع، مجرور معدود

۳۔ تین سے دس تک معدود مؤنث ہو تو عدد مذکر آئے گا۔ جیسے:

ثَلٰثُ لَيَالٍ "تین راتیں" (ثَلٰثُ مذکر ہے اور لَيَالٍ مونث ہے)

سَبْعُ بَقَرَاتٍ "سات گائیں" (بقرة مونث ہے)

سَبْعُ لَيَالٍ "سات راتیں"

مذکر — مؤنث

۴۔ عَشْرَةٌ کا عدد بھی، تذکیر و تانیث میں معدود کے برعکس استعمال ہوتا ہے۔

عَشْرَةُ رَجُلٍ "دس آدمی"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَشْرُ نِسَاءٍ "دس عورتیں"

۱۔ (وَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ)

مونث عدد — مذکر معدود

"اور جو شخص قربانی نہ پائے، وہ حج کے ایام میں تین دن روزہ رکھے اور سات دن گھر پہنچ کر" (البقرہ:۱۹۶)

۲۔ (وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ) (الاسراء: ۱۰۱)

"اور یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو نو کھلی نشانیاں عطا کیں"

۳۔ (سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ)

مذکر عدد — مونث معدود — مونث عدد — مذکر معدود

(الحاقۃ: ۷)

"(آندھی کو اللہ نے) قوم عاد پر سات راتوں اور آٹھ دنوں تک مسلط رکھا"

۴۔ (قَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ) (یوسف: ۴۳)

"بادشاہ نے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں"

۵۔ سَافَرْنَا عَشَرَةَ أَيَّامٍ وَعَشْرَ لَيَالٍ

مونث عدد — مذکر معدود — مذکر عدد — مونث معدود

"ہم دس دن اور دس رات سفر کرتے رہے"

اوپر کی تمام مثالوں میں، اسم معدود جمع ہے اور مجرور ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۶۰

عدد مرکب کے احکام

مرکبّ اعداد کی دو قسمیں ہیں، اور دونوں کے احکام مختلف ہیں۔

۱۔ گیارہ اور بارہ کے احکام (۱۲ + ۱۱)

۲۔ تیرہ سے انیس کے احکام (۱۹ تا ۱۳)

۱۔ مرکب اعداد، گیارہ سے انیس تک ہیں۔ ان کے درمیان حرف عطف نہیں آتا۔ یہ معطوف نہیں ہیں۔ یہ مرکبات **اعدادی** یا **بنائی** کہلاتے ہیں۔

۲۔ گیارہ اور بارہ کے اعداد کے لیے اسم عدد، مرکب ہوتا ہے، اور دو اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے۔ بارہ کا پہلا حصہ معرب ہوتا ہے اور دوسرا مبنی۔

۳۔ گیارہ کے لیے، وَاحِدٌ کے بجائے أَحَدَ اور وَاحِدَةٌ کے بجائے إِحْدٰی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ مذکر : **أَحَدَ عَشَرَ** شَهْرًا "گیارہ مہینے"

۲۔ مؤنث **إِحْدٰی عَشْرَةَ** سَنَةً "گیارہ سال"

گیارہ اور بارہ کے احکام اور مثالیں

۱۔ گیارہ اور بارہ کے اعداد، تذکیر و تانیث میں، معدود کے مطابق ہوتے ہیں۔

۲۔ گیارہ اور بارہ کے اعداد میں، اسم عدد کے دونوں حصے مونث ہوتے ہیں۔ (جیسے: اِثْنَتَا عَشْرَةَ)، یا دونوں حصے مذکر (جیسے: أَحَدَ عَشَرَ)۔

بارہ کا پہلا حصہ معرب ہوتا ہے اور دوسرا حصہ مبنی ہوتا ہے۔

۳۔ رفعی حالت میں، مذکر کو اِثْنَا عَشَرَ اور مونث کو اِثْنَتَا عَشْرَةَ کہا جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ نصبی اور جری حالت میں، اِثْنَيْ عَشَرَ اور اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ کہا جاتا ہے۔

درج ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ (اِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا) (یوسف: ۴)

مذکر — مذکر مبنی — مذکر معدود

"میں نے گیارہ ستارے دیکھے"

(یہاں معدود کوکب مذکر ہے، اس لیے عدد بھی مذکر أَحَدَ عَشَرَ استعمال کیا گیا ہے۔)

۲۔ قَرَأْتُ إِحْدٰى عَشْرَةَ صَحِيفَةً

مؤنث — مونث — مونث معدود

"میں نے گیارہ اخبارات پڑھے"

۳۔ (اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا)

مذکر مرفوع — مذکر — واحد منصوب

"اللہ کے نزدیک، مہینوں کی تعداد بارہ رہی ہے" (التوبہ: ۳۶)

۴۔ (وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا) (المائدۃ: ۱۲)

مذکر منصوب — مذکر — واحد منصوب

"اور ہم نے، ان لوگوں کے اندر، بارہ نقیب مقرر کیے"

۵۔ (فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا) (البقرۃ: ۶۰)

مونث منصوب — مونث — واحد منصوب

"چنانچہ اس چٹان سے، بارہ چشمے پھوٹ نکلے"

(یہاں اسم معدود عین مؤنث ہے، اس لیے اسم عدد اِثْنَتَا عَشْرَةَ بھی مونث استعمال کیا گیا ہے۔)

اوپر کی تمام مثالوں میں، اسم معدود، واحد ہے اور منصوب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرہ سے انیس کی مثالیں

۱۔ تیرہ سے انیس کے اعداد، ذرا مشکل ہیں یہاں آپ کی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ یہاں معدود سے متصل عدد کا جز، معدود کے مطابق ہوتا ہے۔ اور پہلا جز، معدود کے مخالف ہوتا ہے۔

۲۔ اس عددی مرکب کا دوسرا حصہ، معدود کے مطابق، مذکر یا مونث ہوتا ہے۔

۳۔ لیکن پہلا حصہ، تذکیر و تانیث میں معدود کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ سَبْعَ | عَشْرَةَ | لَيْلَةً | "سترہ راتیں"

پہلا حصہ مذکر | دوسرا مونث | معدود مونث

۲۔ سَبْعَةَ | عَشَرَ | كِتَابًا | "سترہ کتابیں"

پہلا حصہ مؤنث | دوسرا مذکر | معدود مذکر

۳۔ خَمْسَةَ | عَشَرَ | طِفْلًا | (پندرہ لڑکے)

(یہاں معدود طِفْلًا مذکر ہے۔ اس لیے عدد کا دوسرا حصہ، عَشَرَ مذکر استعمال ہوا ہے۔ لیکن پہلا حصہ خَمْسَةَ مؤنث استعمال ہوا ہے۔)

۴۔ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ | بِنْتًا | (اٹھارہ لڑکیاں)

یہاں اسم معدود بِنْتًا مونث ہے، اس لیے اسم عدد کا دوسرا حصہ "عَشْرَةَ" بھی مونث استعمال ہوا ہے۔ جبکہ پہلا حصہ "سِتَّ" مذکر ہے۔)

درج ذیل مثالوں کی اعرابی حالت پر غور کیجیے۔

۵۔ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ

ثَلَاثَ | عَشْرَةَ | رَكْعَةً | يُوتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ (رکعات)

مذکر | مونث | مونث

"رسول ﷺ رات میں، تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے، جن میں سے پانچ وتر کی ہوتی تھیں"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ قَادَ الْجُيُوْشَ [لِسَبْعَ] عَشْرَةَ حِجَّةً

مذکر مجرور — مونث — واحد منصوب مؤنث

"فوجوں نے سترہ (۱۷) سال تک قیادت کی۔"

۷۔ قَرَأْتُ [ثَمَانِيَةَ] عَشَرَ كِتَابًا

مؤنث منصوب — مذکر — واحد منصوب مذکر

"میں نے اٹھارہ (۱۸) کتابیں پڑھیں۔"

۸۔ عَلَيْهَا [تِسْعَةَ] عَشَرَ (مَلَكًا) (المدثر ۳۰)

مونث — مذکر — محذوف

"اور اس پر انیس (۱۹) (نگران فرشتے) مقرر ہیں۔"

۹۔ كَمْ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ غَزَا [تِسْعَ] عَشْرَةَ غَزْوَةً

مذکر — مونث — مونث

"اللہ کے رسول ﷺ نے کتنے غزوات میں، شرکت کی؟ انیس (۱۹) غزوات میں۔"

اوپر کی تمام مثالوں میں، اسم معدود، واحد ہے، منصوب ہے۔
اسم عدد مرکب ہے۔ اسم عدد کا دوسرا حصہ تذکیر و تانیث میں اسم معدود کے مطابق ہے۔
اسم عدد کا پہلا حصہ، تذکیر و تانیث میں اسم معدود کے بالکل برعکس ہے۔

مونث عدد		مذکر عدد
إِحْدَىٰ عَشْرَةَ بِنْتًا	۱۱	أَحَدَ عَشَرَ وَلَدًا
اِثْنَتَا عَشْرَةَ اِمْرَأَةً	۱۲	اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا
تیرہ سے انیس تک احکام مختلف ہیں		
ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً	۱۳	ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَرْبَعَةَ عَشَرَ مُعَلِّمًا	۱۴	اَرْبَعَ عَشْرَةَ جَرِيْدَةً
خَمْسَةَ عَشَرَ مَكْتُوْبًا	۱۵	خَمْسَ عَشْرَةَ وَرَقَةً
سِتَّةَ عَشَرَ كَوْكَبًا	۱۶	سِتَّ عَشْرَةَ دَرَجَةً
سَبْعَةَ عَشَرَ قَلَمًا	۱۷	سَبْعَ عَشْرَةَ شَجَرَةً
ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَيْتًا	۱۸	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً
تِسْعَةَ عَشَرَ بَلَدًا	۱۹	تِسْعَ عَشْرَةَ بَقَرَةً

اوپر کی مثالوں میں، دو چیزیں ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ پہلے کالم میں، عدد کا پہلا حصہ مونث ہے، دوسرا حصہ مذکر ہے۔

۲۔ دوسرے کالم میں، عدد کا پہلا حصہ مذکر ہے، دوسرا حصہ مونث ہے۔

۳۔ اسم معدود، پہلے کالم میں مذکر ہے، اور دوسرے کالم میں مؤنث۔

مرکب اضافی کی شکل میں عدد اور معدود

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔ یہاں معدود، مجرور ہے۔ مِائَةٌ اور اَلْفٌ دونوں مفرد ہیں لیکن یہ مرکب اضافی کی شکل میں اپنے اسم معدود کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ (فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ) (النور: ۲)

"دونوں میں سے ہر ایک کو، سو کوڑے مارو۔"

۲۔ (لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ) (القدر: ۳)

"شب قدر، ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔"

۳۔ (فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا) (العنکبوت: ۱۴)

"اور حضرت نوحؑ، پچاس کم ایک ہزار سال، اُن کے درمیان رہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۶

عدد معطوف کے احکام

۱۔ اکیس سے ننانوے تک کے اعداد، مرکب عطفی کی صورت میں، حرفِ عطف واؤ (و) کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ وَلَدًا "اکیس لڑکے"

۲۔ (تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً) (ص: ۲۳) "ننانوے بھیڑیں"

۲۔ گیارہ سے ننانوے تک کا معدود اسم، واحد اور منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ اِحْدٰی عَشْرَةَ طَيَّارَةً "گیارہ ہوائی جہاز"

۲۔ عِشْرُوْنَ رَجُلًا "بیس (۲۰) آدمی"

۳۔ سَبْعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ بُسْتَانًا "ستائیس باغات"

(یہاں اسم معدود "رَجُلًا" ہے، اور واحد استعمال ہوا ہے، اور منصوب ہے)

۳۔ دہائیاں رفعی حالت میں، عِشْرُوْنَ، ثَلَاثُوْنَ، اَرْبَعُوْنَ وغیرہ استعمال ہوتی ہے۔

۴۔ دہائیاں نصبی اور جری حالت میں، عِشْرِيْنَ، ثَلَاثِيْنَ، اَرْبَعِيْنَ وغیرہ استعمال ہوتی ہے۔

۱۔ حَضَرَ وَاحِدٌ وَّ عِشْرُوْنَ طَالِبًا

مذکر مرفوع — مرفوع — واحد منصوب مذکر

"اکیس طالب علم حاضر ہو گئے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ قَرَأْتُ إِحْدٰى وَ عِشْرِيْنَ صَحِيْفَةً

مونث منصوب — منصوب — واحد منصوب مونث

"میں نے اکیس (۲۱) صحیفوں کا مطالعہ کیا۔"

۳۔ مَضٰى اثْنَتَانِ وَ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً

مونث مرفوع — مرفوع — واحد منصوب مونث

"بائیس (۲۲) راتیں گزر چکی ہیں۔"

۴۔ قَرَأْتُ اثْنَتَيْنِ وَ عِشْرِيْنَ صَحِيْفَةً

مونث منصوب — منصوب — واحد منصوب مونث

"میں نے بائیس صحیفوں کا مطالعہ کیا۔"

۵۔ صَلَّيْنَا الْفَجْرَ وَصَلّٰى مَعَنَا ثَلَاثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلًا

"ہم نے فجر کی نماز پڑھی اور ہمارے ساتھ تئیس (۲۳) اور لوگوں نے بھی۔"

۶۔ قَرَأَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى خَمْسًا وَّ ثَلَاثِيْنَ آيَةً

"امام نے پہلی رکعت میں پینتیس (۳۵) آیتیں تلاوت کیں۔"

۷۔ دَرَّسْتُ خَمْسَةً وَّ سَبْعِيْنَ طَالِبًا

"میں نے پچھتر طلبہ کو پڑھایا۔"

۸۔ اِشْتَرَيْتُ الْكِتَابَ بِخَمْسٍ وَّ عِشْرِيْنَ رُوْبِيَةً

"میں نے پچیس روپے میں کتاب خریدی۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجئے یہ معطوف اعداد ہیں۔

نوٹ کیجئے اسم معدود واحد ہے اور بطور تمیز منصوب ہے۔

مذکر عدد		مونث عدد
أَحَدٌ وَّعِشْرُونَ وَلَدًا	۲۱	إِحْدٰى وَعِشْرُونَ بِنْتًا
اِثْنَانِ وَّعِشْرُونَ بَيْتًا	۲۲	اِثْنَتَانِ وَّعِشْرُونَ امْرَأَةً
ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرُونَ بَابًا	۲۳	ثَلَاثٌ وَّعِشْرُونَ طَاوِلَةً
أَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُونَ بَلَدًا	۲۴	أَرْبَعٌ وَّعِشْرُونَ لَيْلَةً
خَمْسَةٌ وَّعِشْرُونَ شَهْرًا	۲۵	خَمْسٌ وَّعِشْرُونَ مَدْرَسَةً
سِتَّةٌ وَّعِشْرُونَ يَوْمًا	۲۶	سِتٌّ وَّعِشْرُونَ سَنَةً
سَبْعَةٌ وَّعِشْرُونَ رَجُلًا	۲۷	سَبْعٌ وَّعِشْرُونَ رِسَالَةً
ثَمَانِيَةٌ وَّعِشْرُونَ كِتَابًا	۲۸	ثَمَانٍ وَّعِشْرُونَ جَرِيْدَةً
تِسْعَةٌ وَّعِشْرُونَ قَلَمًا		تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ طَالِبَةً
ثَلَاثُونَ وَلَدًا		ثَلَاثُونَ بِنْتًا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۶۲

عقود کے احکام

۱۔ سو (مِائَةٌ) اور ہزار (اَلْفٌ) کے اعداد کا "معدود اسم" واحد اور مجرور استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: مِائَةُ رَجُلٍ (سو آدمی)۔ یہ مرکب اضافی کی طرح ہے۔

(یہاں اسم معدود رَجُلٍ واحد ہے، مجرور ہے۔)

۲۔ دہائیوں، سو اور ہزار کے اعداد، مذکر اور مونث دونوں کے لیے یکساں رہتے ہیں۔

جیسے:

۱۔ عِشْرُوْنَ وَلَدًا	عِشْرُوْنَ بِنْتًا
۲۔ مِائَةُ وَلَدٍ	مِائَةُ بِنْتٍ
۳۔ اَلْفُ وَلَدٍ	اَلْفُ بِنْتٍ

۳۔ بیس اور دوسری دہائیوں کے ساتھ جب اکائیاں ملائی جائیں تو ایک اور دو کے اعداد اور تذکیر و تانیث میں، معدود کے موافق ہوتے ہیں۔

۱۔ إِحْدَى	وَعِشْرُوْنَ	بِنْتًا	"اکیس لڑکیاں"
۲۔ إِثْنَانِ	وَ ثَلٰثُوْنَ	طِفْلًا	"بتیس لڑکے"

۴۔ بیس اور دوسری دہائیوں کے ساتھ جب اکائیاں ملائی جائیں تو ایک اور دو کے اعداد، تذکیر و تانیث میں مطابق، تین سے نو کے اعداد اس کے برعکس ہوتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے:

۱۔ خَمْسَةٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ دِيْنَارًا "پینتالیس دینار"

(دینار مذکر ہے اور خمسةٌ مونث)

۲۔ سَبْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ رُوْبِيَةً "ستتر روپے"

(روبية مونث ہے اور سَبْعٌ مذکر)

درج ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

مذکر عدد		مونث عدد
اَحَدٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ وَلَدًا	۳۱	اِحْدٰى وَ ثَلَاثُوْنَ بِنْتًا
اِثْنَانِ وَ ثَلَاثُوْنَ رَجُلًا	۳۲	اِثْنَتَانِ وَ ثَلَاثُوْنَ امْرَاَةً
ثَلَاثَةٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ قَلَمًا	۳۳	ثَلَاثٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ جَرِيْدَةً
اَرْبَعُوْنَ بَابًا	۴۰	اَرْبَعُوْنَ وَرَقَةً
اِثْنَانِ وَ اَرْبَعُوْنَ بَيْتًا	۴۲	اِثْنَتَانِ وَ اَرْبَعُوْنَ صَحِيْفَةً
ثَلَاثَةٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ سَبِيْلًا	۴۳	ثَلَاثٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ حَدِيْقَةً
اَحَدٌ وَّ تِسْعُوْنَ سَارِقًا	۹۱	اِحْدٰى وَ تِسْعُوْنَ قَرْيَةً
اِثْنَانِ وَ تِسْعُوْنَ يَوْمًا	۹۲	اِثْنَتَانِ وَ تِسْعُوْنَ آيَةً
ثَلَاثَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ شَهْرًا	۹۳	ثَلَاثٌ وَّ تِسْعُوْنَ سَنَةً
مِائَةُ وَلَدٍ	۱۰۰	مِائَةُ بِنْتٍ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدد عقود کی مثالیں

۱۔ (وَوٰعَدْنَا مُوسٰی **ثَلٰثِیْنَ** لَیْلَةً) (الاعراف:۱۴۲)

منصوب　　واحد منصوب مونث

"اور ہم نے موسیٰؑ کو تیس (۳۰) راتوں کے لیے طلب کیا (کوہ سینا پر)۔"

۲۔ (وَاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ **اَرْبَعِيْنَ** لَيْلَةً)

مذکر مجرور　　منصوب　　واحد منصوب مونث

"اور پھر دس (۱۰) کا اور اضافہ کر دیا، چنانچہ ان کے رب کی مقرر کردہ میقات چالیس (۴۰) دن پوری ہو گئی۔"

۳۔ (فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا **سَبْعُوْنَ** ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ)

مرفوع　　واحد منصوب مذکر

(الحاقۃ:۳۲)

"پھر اسے ستر (۷۰) ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو۔"

۴۔ (وَاخْتَارَ مُوسٰی قَوْمَهٗ **سَبْعِيْنَ** رَجُلًا)

مرفوع　　واحد منصوب مذکر (الاعراف:۱۵۵)

"حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کے ستر (۷۰) آدمیوں کو منتخب کیا۔"

۵۔ (اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ، لَهٗ تِسْعٌ وَّ **تِسْعُوْنَ** نَعْجَةً

مذکر مرفوع　　مرفوع　　واحد منصوب مونث

(ص:۲۳)

"یقیناً یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے (۹۹) دنبیاں ہیں۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ إِنَّ لِلّٰهِ   تِسْعَةً   وَّتِسْعِيْنَ   اِسْمًا

مونث منصوب   منصوب   واحد منصوب مذکر

(ترمذی)

"یقیناً اللہ کے لیے ننانوے نام ہیں"

اَلْفٌ، اٰلَافٌ اور اُلُوفٌ

اَلْفٌ کی جمع ، اٰلَافٌ بھی ہے، اور اُلُوفٌ بھی۔

ان دونوں کے، استعمالات مختلف ہیں۔ درج ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ اَلْفٌ (ہزار) کے ساتھ اگر عدد بھی ہو تو اس کی جمع اٰلَافٌ ہوتی ہے۔

جیسے :

۱۔ (اَلَنْ یَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ) (آل عمران: ۱۲۴)

"کیا یہ بات تمہارے لیے کافی نہیں ؟ کہ اللہ تین ہزار فرشتے اتار کر، تمہاری مدد کرے"

۲۔ خَمْسَةُ اٰلَافٍ   "پانچ ہزار"

۲۔ الف کی جمع، (بمعنی ہزارہا) استعمال کی جاتی ہے، جب ہزاروں کا مفہوم دینا مطلوب ہو۔ جیسے :

(وَهُمْ اُلُوْفٌ) (البقرۃ: ۲۴۳)

"اور وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۶۳

ترتیبی اعداد یا وصفی اعداد

۱۔ ترتیب کے اظہار کے لیے، پہلے کو اَوَّلٌ کہا جاتا ہے۔

۲۔ ترتیب کے اظہار کے لیے، دو سے دس تک اعداد فَاعِلٌ کے وزن پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے:

ثَانٍ دوسرا — ثَالِثٌ تیسرا — رَابِعٌ چوتھا

۳۔ پہلی کو اُولٰی کہتے ہیں۔ یہ اَوَّلٌ کی تانیث ہے۔

۴۔ ترتیبی اعداد پر تائے تانیث لگا دینے سے وہ مونث بن جاتے ہیں، اور یہ فَاعِلَةٌ کے وزن پر آتے ہیں۔

ثَانِيَةٌ — ثَالِثَةٌ — رَابِعَةٌ — خَامِسَةٌ — سَادِسَةٌ — سَابِعَةٌ

۶۔ تمام ترتیبی اعداد (بجز اولٰی) مُعْرَب ہیں۔

۷۔ ترتیبی اعداد کی جمع، سالم استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے: الاَوَّلُوْنَ ، العَاشِرُوْنَ

۸۔ الاَوَّلُ کے مقابل، الآخِرُ آتا ہے۔ اَوَّلٌ کی جمع اَوَائِلُ ہے۔

۹۔ اُولٰی کی جمع اُوَلُ اور اُولَيَاتٌ ہے۔

۱۰۔ اعداد ترتیبی بعض اوقات بطور صفت استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے اَلْكِتَابُ الاَوَّلُ

۱۱۔ اعداد ترتیبی بعض اوقات، مضاف ہوتے ہیں۔ جیسے:

(رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ) (الکھف: ۲۲)

"(وہ تین تھے) ان کا چوتھا، ان کا کتا تھا۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترتیبی اعداد کے سلسلے میں، مندرجہ ذیل جدول پر غور کیجئے:

مؤنث عدد	ترتیبی اعداد	مذکر عدد
اُولٰی	پہلا - پہلی	اَوَّلٌ
ثَانِیَۃٌ	دوسرا - دوسری	ثَانٍ یا اَلثَّانِی
ثَالِثَۃٌ	تیسرا - تیسری	ثَالِثٌ
رَابِعَۃٌ	چوتھا - چوتھی	رَابِعٌ
خَامِسَۃٌ	پانچواں - پانچویں	خَامِسٌ
سَادِسَۃٌ	چھٹا - چھٹی	سَادِسٌ
سَابِعَۃٌ	ساتواں - ساتویں	سَابِعٌ
ثَامِنَۃٌ	آٹھواں - آٹھویں	ثَامِنٌ
تَاسِعَۃٌ	نواں - نویں	تَاسِعٌ
عَاشِرَۃٌ	دسواں - دسویں	عَاشِرٌ
فَاعِلَۃٌ	وَزن	فَاعِلٌ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۶۴

ترکیبی اعداد۔ اجزاء کا مرکب

جب کسی چیز کے بارے میں، یہ بتانا مقصود ہو کہ یہ کتنے اجزاء سے مرکب ہے تو اس کے لیے فُعَالِیٌّ اور فُعَالِیَّةٌ کے اوزان استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے فعل ثُلاثی تین حروف کا مرکب ہے اور فعلِ رُباعی چار حروف کا مرکب ہے۔

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے:

مذکر		مونث
فُعَالِیٌّ	وزن	فُعَالِیَّةٌ
ثُنَائِیٌّ	دو سے مرکب	ثُنَائِیَّةٌ
ثُلَاثِیٌّ	تین سے مرکب	ثُلَاثِیَّةٌ
رُبَاعِیٌّ	چار سے مرکب	رُبَاعِیَّةٌ
خُمَاسِیٌّ	پانچ سے مرکب	خُمَاسِیَّةٌ
عُشَارِیٌّ	دس سے مرکب	عُشَارِیَّةٌ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۶۵

کسری اعداد

۱۔ کسری اعداد سے مراد، کسی چیز کا بٹا ہوا حصہ (Ratio) ہے۔

۲۔ آدھے (۱/۲) کے لیے، نِصْفٌ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

۳۔ دو سے دس تک کے لیے، فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر، الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے:

ثُلُثٌ : تیسرا حصہ ۱/۳

رُبُعٌ : چوتھا حصہ ۱/۴

خُمُسٌ : پانچواں حصہ ۱/۵

سُدُسٌ : چھٹا حصہ ۱/۶

سُبُعٌ : ساتواں حصہ ۱/۷

ثُمُنٌ : آٹھواں حصہ ۱/۸

۴۔ کسری اعداد کی جمع، افعال کے وزن پر استعمال ہوتی ہے۔

جیسے:

اَخْمَاسٌ : پانچویں حصے   اَسْدَاسٌ : چھٹے حصے

۵۔ دسویں حصے ۱/۱۰ کے لیے، عُشْرٌ یا مِعْشَارٌ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

جمع	کسری اعداد	مذکر عدد
اَنْصَافٌ	۱/۲	نِصْفٌ
اَثْلَاثٌ	۱/۳	ثُلُثٌ یا ثُلْثٌ
اَرْبَاعٌ	۱/۴	رُبُعٌ یا رُبْعٌ
اَخْمَاسٌ	۱/۵	خُمُسٌ یا خُمْسٌ
اَسْدَاسٌ	۱/۶	سُدُسٌ یا سُدْسٌ
اَسْبَاعٌ	۱/۷	سُبُعٌ یا سُبْعٌ
اَثْمَانٌ	۱/۸	ثُمُنٌ یا ثُمْنٌ
اَتْسَاعٌ	۱/۹	تُسُعٌ یا تُسْعٌ
اَعْشَارٌ	۱/۱۰	عَشْرٌ ، مِعْشَارٌ

حصوں کے مقررہ اجزاء بتانا مقصود ہو، جیسے : سات حصّوں میں سے چار (۴/۷) تو عربی میں "اَرْبَعَةُ اَسْبَاعٍ" کہتے ہیں۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے :

پانچ بٹے آٹھ	۵/۸	خَمْسَةُ اَثْمَانٍ
سات بٹے نو	۷/۹	سَبْعَةُ اَتْسَاعٍ
تین چوتھائی	۳/۴	ثَلَاثَةُ اَرْبَاعٍ
دو تہائی	۲/۳	ثُلُثَانِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۶۶

دوہری گنتی

۳۔ دوہری گنتی کے لیے، تین سے دس تک کے لیے، مَفْعَلُ یا فُعَالُ کے وزن پر الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ اسماء، معدول ہیں، جن کا بیان آپ غیر منصرف اسم کے سبق نمبر ۱۴۳ میں پڑھ چکے ہیں۔

درج ذیل چارٹ پر غور کیجیے:

مَفْعَلُ کے وزن پر		فُعَالُ کے وزن پر
مَوْحَدُ، فُرَادٰی	ایک ایک	اُحَادُ
مَثْنٰی	دو دو	ثُنَاءُ
مَثْلَثُ	تین تین	ثُلَاثُ
مَرْبَعُ	چار چار	رُبَاعُ
مَخْمَسُ	پانچ پانچ	خُمَاسُ
مَسْدَسُ	چھ چھ	سُدَاسُ
مَسْبَعُ	سات سات	سُبَاعُ
مَثْمَنُ	آٹھ آٹھ	ثُمَانُ
مَتْسَعُ	نو نو	تُسَاعُ
مَعْشَرُ	دس دس	عُشَارُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۶۷

عدد سے متعلق مختلف الفاظ

كِلَا اور كِلْتَا

۱۔ كِلَا، لفظ مفرد ہے، لیکن مُثنّٰی (دو) کا معنی دیتا ہے۔ حالت رفعی میں كِلَا، اور نصبی اور جری حالت میں كِلَيْ استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ كِلَا، اسم ظاہر اور اسم ضمیر دونوں صورتوں میں پہلے آتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ **كِلٰهُمَا**)

" اگر وہ (والدین) تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور دونوں میں سے کوئی ایک، یا دونوں ہی" (بنی اسرائیل : ۲۳)

۳۔ كِلَا کا مونث كِلْتَا ہے (جو حالت نصبی اور جری میں كِلْتَيْ آتا ہے) جیسے:

۲۔ (**كِلْتَا** الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا) (الکهف : ۳۳)

" دونوں باغ اپنا پھل دیتے تھے۔"

مَرَّةً، كَرَّةً

مَرَّةً اور كَرَّةً کے الفاظ، تعدد کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے:

مَرَّةً = ایک بار

اَوَّلَ مَرَّةٍ = پہلی بار = مَرَّةً اُولٰى

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَرَّةً أُخْرٰى : دوسری بار : مَرَّةً ثَانِيَةً : **تَارَةً أُخْرٰى**

مَرَّتَانِ : مَرَّتَيْنِ : دو بار

ثَلٰثُ مَرَّاتٍ : تین بار

مِرَارًا (جمع) : کئی بار، بارہا

اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً : گیارہ مرتبہ

مَرَّةً اور كَرَّةً کی کچھ قرآنی مثالیں ملاحظہ کیجیے۔

۱۔ (قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ **اَوَّلَ مَرَّةٍ**) (یس : ۷۹)

"اس سے کہو، انہیں وہی زندہ کرے گا، جس نے پہلی مرتبہ انہیں پیدا کیا تھا۔"

۲۔ (اَلطَّلَاقُ **مَرَّتٰنِ** فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ)

"طلاق دو بار ہے، پھر یا تو سیدھی طرح عورت کو روک لیا جائے،

یا بھلے طریقے سے اس کو رخصت کر دیا جائے۔"

(البقرۃ : ۲۲۹)

۳۔ (ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ **كَرَّتَيْنِ** يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ) (الملک : ۴)

"بار بار نگاہ دوڑاؤ۔ تمہاری نگاہ تھک کر نامراد پلٹ آئے گی۔"

۴۔ (مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ **تَارَةً اُخْرٰى**)

(طٰہٰ : ۵۵)

"اسی (زمین) سے ہم نے تم لوگوں کو، پیدا کیا ہے، اور اسی میں، ہم تمہیں لوٹائیں گے،

اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِضْعٌ اور بِضْعَةٌ

بِضْعٌ اور بِضْعَةٌ کے الفاظ بھی، تین سے نو (۳ تا ۹) کی تعداد بتانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ بِضْعَةُ رِجَالٍ (چند آدمی) ۲۔ بِضْعُ نِسَاءٍ (چند عورتیں)

۳۔ (غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ

وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ۝ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ) (الروم: ۴-۲)

"رومی قریب کی زمین میں، مغلوب ہو گئے ہیں۔ لیکن (یہ پیشگوئی کی جاتی ہے) کہ چند سالوں میں (تین سے نو میں) وہ پھر غالب آجائیں گے۔"

قرآن کی یہ پیش گوئی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی اور اے ڈی ۶۲۴ (سنہ ۲ھ) میں، رومیوں نے ایرانیوں پر فتح پائی۔

نَفَرٌ

نَفَرٌ کا لفظ، تین سے دس (۳ تا ۱۰) مردوں کی جماعت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

جیسے:

(قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا) (الجن: ۱)

"اے نبیؐ! کہو، میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے (تین سے دس پر مشتمل) ایک گروہ نے، غور سے سُنا، پھر (جا کر اپنی قوم کے لوگوں سے) کہا: "ہم نے ایک بڑا عجیب دلچسپ قرآن سُنا ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۶۸

اِسْمُ التَّصْغِیر — The Diminutive Noun

عرب، کسی اسم کے چھوٹے پن کے اظہار کے لیے، قلت کے اظہار کے لیے، یا حقارت کے اظہار کے لیے، یا قربت اور پیار کے اظہار کے لیے، اسم کے پہلے حرف پر پیش لگا کر اور دوسرے حرف پر زبر لگا کر اسم کو مُصَغَّر کر دیتے ہیں۔

یہ اسم، اسم مصغر کہلاتا ہے۔

جیسے: كَلْبٌ (کتے کو کہتے ہیں) اس سے كُلَيْبٌ (چھوٹا سا کتا) بنایا گیا۔

ابْنٌ سے اسم تصغیر، بُنَيَّ، قربت اور پیار کے اظہار کے لیے ہے۔

(قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ) (یوسف: ۵)

"حضرت یعقوبؑ نے فرمایا: بیٹا! اپنا یہ خواب، اپنے بھائیوں کو نہ سنانا"

اسمِ مُکَبَّر:

اسم مُکَبَّر، وہ اسم ہے، جس سے اسم مُصَغَّر بنا کر، اسے بڑا کر دیا گیا ہے۔

جیسے: كَلْبٌ، حَسَنٌ، فَهْدٌ

اسم مُصَغَّر:

اسم مُصَغَّر، وہ اسم ہے، جو اسم مُکَبَّر میں تبدیلی سے چھوٹا بنایا گیا ہے۔

جیسے: كُلَيْبٌ (چھوٹا سا کتا)، حُسَيْنٌ، فُهَيْدٌ

اسم مُصَغَّر، ایک معرب اسم ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم تصغیر کے پانچ (۵) اوزان

اسم تصغیر کے مندرجہ ذیل پانچ (۵) اوزان ہیں۔ان کی تانیث بھی استعمال ہوتی ہے۔

۱۔ فُعَیْلٌ	۲۔ فُعَیْعِلٌ	۳۔ فُعَیْعِیْلٌ	۴۔ فُعَیْلَالٌ	۵۔ فُعَیْعِلٌ
برائے ثلاثی مجرد	برائے ثلاثی مزید رباعی، خماسی	برائے ثلاثی مزید، رباعی، خماسی (جب چوتھا حرف علت ہو)	برائے صفت فَعْلَانُ اور برائے جمع مکسر افعال	برائے خماسی مجرد
حُسَیْنٌ	دُرَیْھِمٌ	سُلَیْطِیْنٌ	سُکَیْرَانٌ	سُفَیْرِجٌ
رُجَیْلٌ	مُضَیْرِبٌ	خُدَیْرِیْسٌ	غُضَیْبَانٌ	یہ شاذ ہے
عُبَیْدٌ	جُعَیْفِرٌ	قُرَیْطِیْسٌ		
خُبَیْبٌ	سُفَیْرِجٌ	مُفَیْعِیْلٌ	أُفَیْعَالٌ	
		مُضَیْرِیْبٌ	أُجَیْمَالٌ	
			أُصَیْحَابٌ	

۱۔ فُعَیْلٌ یا فُعَیْلَةٌ

ثلاثی مجرد کے اسماء سے تصغیر کے لیے، فُعَیْلٌ یا فُعَیْلَةٌ (مونث) کا وزن استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات اس میں معمولی تبدیلی بھی ہو جاتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درج ذیل مثالوں پر خصوصی توجہ دیجیے۔

اسم مُكَبَّر	اسم مُصَغَّر	مؤنث مُصَغَّر
كَلْبٌ	كُلَيْبٌ	كُلَيْبَةٌ
ظِلٌّ	ظُلَيْلٌ	
رَجُلٌ	رُجَيْلٌ	
عَبْدٌ	عُبَيْدٌ	عُبَيْدَةٌ
حَسَنٌ	حُسَيْنٌ	
نَهْدٌ	نُهَيْدٌ	
أَسَدٌ	أُسَيْدٌ	
حَضْرٌ	حُضَيْرٌ	

۱۔ مَقْطُوعُ الْآخِر (مُخَفَّف) اسماء کے آخر میں، یائے مشدد لگا کر نُحَيٌّ کے وزن پر اسم تصغیر بنایا جاتا ہے۔ دراصل یہ وزن فُعَيْلٌ ہی ہے۔ جیسے:

اسمِ مُكَبَّر	اسم مُصَغَّر
أَخٌ	أُخَيٌّ
أَبٌ	أُبَيٌّ
دَمٌ	دُمَيٌّ
اِبْنٌ	بُنَيٌّ

۲۔ مقطوع الاخر (مخفف) اسمائے مونث کے لیے، تصغیر میں فُعَيَّةٌ کا وزن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

اسم مُصَغَّر	اسم مُکَبَّر
اُخَیَّةٌ	اُخْتٌ
بُنَیَّةٌ	بِنْتٌ

۳۔ جن الفاظ کا درمیانی حرف، الف ہو اس کو تصغیر واؤ سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے:

اسم مُصَغَّر	اسم مُکَبَّر
بُوَیْبٌ	بَابٌ
نُوَیْبٌ	نَابٌ
عُوَیْجٌ	عَاجٌ

۴۔ جن الفاظ کا درمیانی حرف، واؤ یا یاء ہو، تصغیر میں وہ یائے اضافی کے ساتھ لائے جاتے ہیں۔ جیسے:

اسم مُصَغَّر	اسم مُکَبَّر
سُوَیْقٌ	سُوْقٌ
ثُوَیْبٌ	ثَوْبٌ
بُیَیْتٌ	بَیْتٌ

۵۔ مونث اسماء، یا ۃ پر ختم ہونے والے اسماء کی تصغیر فُعَیْلَة کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے:

اسم مُصَغَّر	اسم مُکَبَّر
تُمَیْرَةٌ	تَمْرَةٌ
بُشَیْرٰی	بُشْرٰی
طُلَیْحَةٌ	طَلْحَةٌ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔سماعی مونث اسماء، اور فعل مثال کے مصادر کی تصغیر، نُعَیْلَۃٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے:

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
عِدَۃٌ (وَعْدٌ)	وُعَیْدَۃٌ
زِنَۃٌ (وَزْنٌ)	وُزَیْنَۃٌ
اَرْضٌ	اُرَیْضَۃٌ
شَمْسٌ	شُمَیْسَۃٌ

۷۔جب تین حرفی اسم مکبر کا تیسرا حرف، حرف عِلّت ہو تو اسم مُصَغَّر، فُعَیٌّ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے:

اِسمِ مُکَبَّر	اِسمِ مُصَغَّر
عَصًا	عُصَیٌّ
دَلْوٌ	دُلَیٌّ

۲۔ فُعَیْلِلٌ یا فُعَیْلِلَۃٌ

۱۔رُباعی (چار حرفی اسماء)، اور فاعل کے وزن پر آنے والے اسماء کا اسم مصغر فُعَیْلِلٌ کا وزن آتا ہے۔ جیسے: عَقْرَبٌ سے عُقَیْرِبٌ

خُماسی (پانچ حرفی اسماء) میں، اگر حرف مَدّہ نہ ہو، تو اس کی تصغیر کے لیے بھی اسی فُعَیْلِلٌ کا وزن استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ (یہاں آخر کا حرف، لام حذف کر دیا گیا ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
عَقْرَبٌ	عُقَيْرِبٌ
دِرْهَمٌ	دُرَيْهِمٌ
جَعْفَرٌ	جُعَيْفِرٌ
سَفَرْجَلٌ	سُفَيْرِجٌ

فَاعِلٌ کے وزن پر آنے والے اسماء کی تصغیر

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر مذکر	مؤنث مُصَغَّر
عَالِمٌ	عُوَيْلِمٌ	عُوَيْلِمَةٌ
ضَارِبٌ	ضُوَيْرِبٌ	ضُوَيْرِبَةٌ
عَاقِلٌ	عُوَيْقِلٌ	عُوَيْقِلَةٌ
حَامِدٌ	حُوَيْمِدٌ	حُوَيْمِدَةٌ
خَالِدٌ	خُوَيْلِدٌ	خُوَيْلِدَةٌ

۲۔ جب چار حرفی اسم مکبر کا تیسرا حرف، حرفِ علت ہو تو اسم مصغر فُعَيِّلٌ (فُعَيْلِلٌ) کے وزن پر آتا ہے۔

(یہ دراصل فُعَيْلِلٌ ہی کی مدغم شکل ہے) جیسے:

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر	مؤنث مُصَغَّر
کَرِيْمٌ	کُرَيِّمٌ	کُرَيِّمَةٌ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَصِیْرٌ	نُصَیِّرٌ	نُصَیِّرَۃٌ
عَزِیْزٌ	عُزَیِّزٌ	عُزَیِّزَۃٌ
جَمِیْلٌ	جُمَیِّلٌ	جُمَیِّلَۃٌ
آنِیْسٌ	اُنَیِّسٌ	اُنَیِّسَۃٌ
مَرْیَمُ	مُرَیِّمٌ	
عَجُوْزٌ	عُجَیِّزٌ	
کِتَابٌ	کُتَیِّبٌ	

۳۔ فُعَیْلِیْلٌ یا فُعَیْلِیْلَۃٌ

خُماسی (پانچ حرفی اسماء) میں، اگر حرفِ مدّہ ہو، تو اس کی تصغیر کے لیے فُعَیْلِیْلٌ کا وزن لایا جاتا ہے۔

اسمِ مُکبَّر	اسمِ مُصغَّر	اوزان
مِضْرَابٌ	مُضَیْرِیْبٌ	مُفَیْعِیْلٌ
مِصْبَاحٌ	مُصَیْبِیْحٌ	مُفَیْعِیْلٌ
مَرْهُوْبٌ (خوفناک)	مُرَیْهِیْبٌ	مُفَیْعِیْلٌ
سُلْطَانٌ	سُلَیْطِیْنٌ	فُعَیْعِیْلٌ
دِیْنَارٌ	دُنَیْنِیْرٌ	فُعَیْعِیْلٌ
قِنْدِیْلٌ	قُنَیْدِیْلٌ	فُعَیْلِیْلٌ
خَنْدَرِیْسٌ	خُدَیْرِیْسٌ	فُعَیْلِیْلٌ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قِرْطَاسٌ	قُرَيْطِيْسٌ	نُعَيْلِيْلٌ
عُصْفُوْرٌ	عُصَيْفِيْرٌ	نُعَيْلِيْلٌ

۴۔ فُعَيْلَالٌ یا فُعَيْعَالٌ

فُعَيْلَالٌ : یہ وزن اسمائے صفت اور جمع مکسر پر مبنی اسماء کی تصغیر کے لیے خاص ہے۔

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر	اوزان
آصْحَابٌ	أُصَيْحَابٌ	أُفَيْعَالٌ
آوْقَاتٌ	أُوَيْقَاتٌ	أُفَيْعَالٌ
آجْمَالٌ	أُجَيْمَالٌ	أُفَيْعَالٌ
عُثْمَانُ	عُثَيْمَانُ	فُعَيْلَانُ
سَلْمَانُ	سُلَيْمَانُ	فُعَيْلَانُ
سُكْرَانُ	سُكَيْرَانُ	فُعَيْلَانُ

فُعَيْلَالٌ کا وزن، صفت مشبہ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اسم مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	اوزان
حَمْرَاءُ	حُمَيْرَاءُ	فُعَيْلَاءُ
سَمْرَاءُ	سُمَيْرَاءُ	فُعَيْلَاءُ
آسْمَاءُ	أُسَيْمَاءُ	أُفَيْعَالُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ فُعَیْلِلٌ

اسم مصغر کا یہ پانچواں وزن، شاذ ہے، خماسی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:
سَفَرْجَلٌ کا اسمِ تصغیر، سُفَیْرِجِلٌ

اسم مثنّٰی کی تصغیر

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	مونث مُصَغَّر
رَجُلَانِ	رُجَیْلَانِ	
مُسْلِمَانِ	مُسَیْلِمَانِ	مُسَیْلِمَتَانِ

جمع مذکر سالم کی تصغیر

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	مؤنث مُصَغَّر
مُؤْمِنُوْنَ	مُوَیْمِنُوْنَ	مُوَیْمِنَاتٌ
مُسْلِمُوْنَ	مُسَیْلِمُوْنَ	مُسَیْلِمَاتٌ

جمع مکسر کے بعض اسماء کی تصغیر بھی، اسی وزن پر آتی ہے۔ جیسے:

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	مؤنث مُصَغَّر
غِلْمَانٌ	غُلَیْمُوْنَ	غُلَیْمِنَاتٌ
عُلَمَاءُ	عُوَیْلِمُوْنَ	عُوَیْلِمَاتٌ
شُعَرَاءُ	شُوَیْعِرُوْنَ	شُوَیْعِرَاتٌ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم جمع مونث سالم کی تصغیر

اسمِ مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
حَامِدَاتٌ	حُوَيمِدَاتٌ
هِندَاتٌ	هُنَيدَاتٌ

مرکبات کی تصغیر

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر
عَبدُ اللهِ	عُبَيدُ اللهِ
خَمسَةَ عَشَرَ	خُمَيسَةَ عَشَرَ
مَعدِی کَرِبُ	مُعَيدِی کَرِبُ
حَضرَمَوتُ	حُضَيرَمَوتُ
نَفطَوَيهِ	نُفَيطَوَيهِ

اسمائے نسبت کی تصغیر

نِسبَت	اسم مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	مونث مُصَغَّر
هِندٌ	هِندِیٌّ	هُنَيدِیٌّ	هُنَيدِيَّةٌ
بَصرَةٌ	بَصرِیٌّ	بُصَيرِیٌّ	بُصَيرِيَّةٌ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفرق اسماء کی تصغیر

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	مؤنث مُصَغَّر
حَيٌّ	حُيَيٌّ	حُيَيَّةٌ

اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر	اسمِ مُکَبَّر	اسمِ مُصَغَّر
	حُذَيْفَةٌ	زَعْفَرَانٌ	زُعَيْفِرَانٌ
هِرَّةٌ	هُرَيْرَةٌ	ضُحًى	ضُحَيًّا
فَتًى	فُتَيٌّ	شَيْءٌ	شُوَيَّةٌ
اسم اشارہ ذَاكَ	ذَيَّاكَ	اسم موصول الَّذِي	اللَّذَيَّا
الَّتِي	اللَّتَيَّا	دَرَاهِمُ	دُرَيْهِمَاتٌ
حِمَارٌ	حُمَيِّرٌ	أَمَةٌ	أُمَيْمَةٌ
حَمِيْدَةٌ	حُمَيْدَةٌ	أَنِيْسَةٌ	أُنَيْسَةٌ
رَمِيْثَةٌ	رُمَيْثَةٌ	هِنْدَةٌ	هُنَيْدَةٌ
			سُمَيَّةٌ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۶۹

اَلْاِسْمُ الْمَنْسُوْب　The related Adjective

۱۔ اسم کے آخر میں، یائے مُشَدَّد (یّ) لگا کر، نسبت اور تعلق کا مفہوم لیا جاتا ہے
ایسے اسم کو، اسمِ منسوب یا اسم لِلنِّسْبَة
(The affiliated The Related Adjective Noun) کہتے ہیں۔ جیسے:

مِصْرِیٌّ	(مصر کا باشندہ)	عِلْمِیٌّ	(علم سے تعلق رکھنے والا)۔

۲۔ اسم منسوب، عموماً اسم جامد ہوتا ہے، لیکن یائے نسبت لگا دینے سے،
اس میں ایک وصفی معنی پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ بھی اسم صفت کی طرح کسی اسم کا
وصف بن جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ هٰذَا الرَّجُلُ　مِصْرِیٌّ

(یہاں مِصْرِیٌّ اسم نسبت ہے، لیکن یہ اسم صفت بھی بن گیا ہے۔)

۲۔ هٰذِهٖ جَرِیْدَةٌ　یَوْمِیَّةٌ　"یہ ایک روزنامہ اخبار ہے"

اسم نسبت بعض اوقات، مبتداء کی خبر بن جاتا ہے۔ جیسے:

هٰذَا　مِصْرِیٌّ　"یہ ایک مصری آدمی ہے" (مونث: مِصْرِیَّةٌ)

اسم منسوب بنانے کے طریقے

۱۔ اگر اسم کے آخر میں، تائے تانیث ۃ موجود ہو تو اسم منسوب میں، اس کو حذف کر دیا
جاتا ہے۔ جیسے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ مَكَّةٌ سے اسم نسبت **مَكِّيٌّ** (مونث : مَكِّيَّةٌ)

۲۔ صِنَاعَةٌ سے اسم نسبت صِنَاعِيٌّ

۳۔ كُوْفَةٌ سے اسم نسبت **كُوفِيٌّ** (مونث : كُوفِيَّةٌ)

۴۔ خَلْوَةٌ سے اسم نسبت خَلْوِيٌّ

۲۔ اگر اسم مکبر کے آخر میں تائے مربوط ہو، تو اس کو واؤ سے بدل دیا جاتا ہے۔

جیسے : ۱۔ سَنَةٌ سے اسم نسبت **سَنَوِيٌّ** (مونث : سَنَوِيَّةٌ)

۲۔ لُغَةٌ سے اسم نسبت لُغَوِيٌّ

۳۔ لفظ کے درمیان میں جو حروف زائدہ ہوں، وہ عموماً حذف کر دیے جاتے ہیں۔

۱۔ مَدِيْنَةٌ سے اسم نسبت **مَدَنِيٌّ** (مونث : مَدَنِيَّةٌ)

۲۔ جُهَيْنَةٌ سے اسم نسبت جُهَنِيٌّ

۴۔ بعض اسم مقطوع الآخر (مخفف) ہوتے ہیں، اسم نسبت بنانے کے بعد، ان کا اصلی آخری حصہ واپس آجاتا ہے۔ جیسے :

۱۔ اَبٌ (دراصل اَبَوٌ) سے اسم نسبت اَبَوِيٌّ

۲۔ دَمٌ (دراصل دَمْوٌ) سے اسم نسبت **دَمَوِيٌّ**

۳۔ اَخٌ (دراصل اَخَوٌ) سے اسم نسبت اَخَوِيٌّ

۵۔ اگر اسم، واؤ پر ختم ہوتا ہو، تو اسم نسبت کو مکسور کر لیا جاتا ہے۔ جیسے :

۱۔ عَدُوٌّ (دشمن) سے اسم نسبت **عَدُوِّيٌّ**

۲۔ دَلْوٌ (ڈول) سے اسم نسبت دَلْوِيٌّ

۶۔ جو الفاظ الف مقصورۃ پر ختم ہوتے ہیں، ان سے اسمائے نسبت واؤ اور یائے مشدد لگا کر بناتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ عصاؔ سے اسم نسبت **عَصَوِیٌّ**

۲۔ عِیْسٰی سے اسم نسبت **عِیْسَوِیٌّ**

۳۔ مَوْلٰی سے اسم نسبت **مَوْلَوِیٌّ**

۴۔ مُصْطَفٰی سے اسم نسبت مُصْطَفِیٌّ (مُصْطَفَوِیٌّ بھی جائز ہے)

۷۔ الف ممدودہ پر ختم ہونے والے الفاظ سے، اسمائے نسبت واؤ اور یائے مشدد زیادہ لگا کر بناتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ یہ ہمزہ زائدہ ہو۔ جیسے :

۱۔ صَفْرَاءُ سے اسم نسبت **صَفْرَاوِیٌّ**

۲۔ سَمَاءٌ سے اسم نسبت سَمَاوِیٌّ (سَمَائِیٌّ بھی جائز ہے)

۳۔ رِدَاءٌ سے اسم نسبت **رِدَاوِیٌّ** (رِدَائِیٌّ بھی جائز ہے)

۴۔ بَیْضَاءُ سے اسم نسبت بیضاوِیٌّ

۸۔ اگر لفظ کے آخر میں الف ممدودہ کا ھمزہ اصلی ہو، تو اسم نسبت میں بھی ہمزہ کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ جیسے :

۱۔ اِبْتِدَاءٌ سے اسم نسبت **ابتدائِیٌّ** (مؤنث : اِبْتِدَائِیَّۃٌ)

۲۔ اِنْتِهَاءٌ سے اسم نسبت اِنْتِهَائِیٌّ

۳۔ قُرَّاءٌ سے اسم نسبت قُرَّائِیٌّ

۹۔ اسمِ نسبت کی جمع، عموماً سالم استعمال ہوتی ہے۔ جیسے :

مِصْرِیٌّ کی جمع مِصْرِیُّوْنَ اور اسی طرح **عِرَاقِیُّوْنَ**، فَلَسْطِیْنِیُّوْنَ، سُعُوْدِیُّوْنَ، مَغْرِبِیُّوْنَ وغیرہ

۱۰۔ اسم مکبر مَکْسُوْرُ العین کو، تصغیر میں مفتوح العین کر دیا جاتا ہے۔ جیسے :

۱۔ مَلِكٌ سے اسم نسبت **مَلَکِیٌّ** (مؤنث : مَلَکِیَّۃٌ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ ظَبْیٌ سے اسم نسبت ظَبْیِیٌّ (غزال)

۱۱۔ بعض اوقات اسم نسبت کی جمع، مکسّر بھی استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

۱۔ فَلْسَفِیٌّ کی جمع فَلاسِفَۃٌ

۲۔ مَغْرِبِیٌّ کی جمع مَغَارِبَۃٌ

۳۔ تَبْرَصِیٌّ کی جمع تَبَارِصَۃٌ

۱۲۔ اَفْعَالٌ کے وزن پر آنے والی جمع مکسر سے، اسم نسبت حسب ذیل ہوگی۔

۱۔ اَنْصَارٌ سے اسم نسبت اَنْصَارِیٌّ (مونث: اَنْصَارِیَّۃٌ)

۲۔ اَنْبَارٌ سے اسم نسبت اَنْبَارِیٌّ

۳۔ اَھْوَازٌ سے اسم نسبت اَھْوَازِیٌّ

۱۳۔ مرکبات سے اسم نسبت کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ مَعْدِی کَرِبٌ سے اسم نسبت مَعْدِیٌّ (مَعْدِی کَرِبِیٌّ بھی جائز ہے)۔

۲۔ بَعْلَ بَکٌّ سے اسم نسبت بَعْلِیٌّ (بَعْلَبَکِّیٌّ بھی جائز ہے)۔

۱۴۔ بعض الفاظ کے آخر میں، الف نون اور یائے مشدد لگا کر اسمائے نسبت بنائے جاتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ حَقٌّ سے اسم نسبت حَقَّانِیٌّ (مونث: حَقَّانِیَّۃٌ)

۲۔ تَحْتَ سے اسم نسبت تَحْتَانِیٌّ (مونث: تَحْتَانِیَّۃٌ)

۱۵۔ متفرق اسماء سے اسمائے نسبت حسب ذیل ہیں۔

طَبِیْعَۃٌ سے طَبِیْعِیٌّ

مصر کے (ایک گاؤں کا نام) طحا سے اسم نسبت طَحَاوِیٌّ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ شہروں کی نسبت

اسمِ منسوب	شہر کا نام	اسم منسوب	شہر کا نام
جَلُولِیؒ	جَلُولَاء	رازیؒ	رے
مُوصِلیؒ	مُوصِل	مَروَزِیؒ	مَرُوالشاہ جہان
دِمشقیؒ	دَمِشق	بَصرِیؒ	بَصرَۃ
حَلَبِیؒ	حَلَب	صَنعَانیؒ	صَنعَاء
بَیُّومِیؒ	بَیُّوم	سُیُوطِیؒ	اَسیُوط
اسکَندَرِیؒ	اسکندریۃ	طنطاوِیؒ	طَنطَۃ
لَاھورِیؒ	لَاھور	قُرطُبِیؒ	قُرطُبۃ

۲۔ ملکوں سے نسبت

اسم منسوب	ملک کا نام	اسم منسوب	ملک کا نام
بَحرَانیؒ	بَحرَین	ھِندِیؒ	ھِندُ
فَارِسیؒ	فَارِس	بُخَارِیؒ	بُخَارَا
سَعُودِیؒ	سَعُودِیَّۃ	کُوَیتِیؒ	کُوَیت
مَغرِبِیؒ	مغرب (مراکش)	عُمَانیؒ	عُمَان
اُردُنِیؒ	اردن	تُونِسیؒ	تونس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان	پاکستانیٌّ	افغانستان	اَفغَانِیٌّ
فلسطین	فَلَسطِینِیٌّ	شام	شَامٍ (شامی)
یمن	یَمَانٍ	حضرموت	حَضرَمِیٌّ
طبرستان	طَبَرِیٌّ	تِہَامَۃ	تِہَامِیٌّ
عَرَبٌ	عَرَبِیٌّ	اَلمَانُ	اَلمَانِیٌّ

٣۔ قبیلوں سے نسبت

قبیلے کا نام	اسم منسوب	قبیلے کا نام	اسم منسوب
قریش	قُرَیشِیٌّ	بَنُو اُمَیَّۃ	اُمَوِیٌّ
ثقیف	ثَقَفِیٌّ	طے	طَائِی
قحطان	قَحطَانِیٌّ	رَبِیعٌ	رَبَعِیٌّ

٤۔ افراد سے نسبت

افراد کا نام	اسم منسوب	افراد کا نام	اسم منسوب
عبداللہ	عَبدَلِیٌّ	عبد قیس	عَبقَسِیٌّ
عبد الدار	عَبدَرِیٌّ	عبد شمس	عَبشَمِیٌّ
شَافِعٌ	شَافِعِیٌّ	امراۃ قیس	مَرقَسِی
عبد مناف	عَبدمُنَافِیٌّ	جعفر	جَعفَرِیٌّ
زَیدٌ	زَیدِیٌّ	فاروق	فَارُوقِیٌّ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ علم سے نسبت

علم کا نام	اسم منسوب
علم صرف	صَرْفِيٌّ
علم نحو	نَحوِیٌّ
عِلْمٌ (سائنس)	عِلْمِيٌّ

۶۔ فقہ و کلام سے نسبت

صاحب نسبت	اسم منسوب	صاحب نسبت	اسم منسوب
فقہ حنفی	حَنَفِيٌّ	امام شافعی	شَافِعِيٌّ
امام مالك	مَالِكِيٌّ	احمد بن حنبل	حَنْبَلِيٌّ
داؤد ظاھری	ظَاهِرِيٌّ	سَلَفٌ	سَلَفِيٌّ

۷۔ اسم نسبت بنانے کے لیے
واوٗ اور یائے مشدد کا اضافہ

اسم اصلی	اسم منسوب	اسم اصلی	اسم منسوب
جس کا آخری ہو عَلِيٌّ	عَلَوِيٌّ	نَبِيٌّ	نَبَوِيٌّ
صَفِيٌّ	صَفَوِيٌّ	دِهْلِيٌّ	دِهْلَوِيٌّ
غَزْنِي	غَزْنَوِيٌّ	تَقِيٌّ	تَقَوِيٌّ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الف مقصورہ عِیسیٰ	عِیسَوِیٌّ	مُوسیٰ	مُوسَوِیٌّ
رِضیٰ	رِضَوِیٌّ	عَمٍ	عَمَوِیٌّ
فَتیً	فَتَوِیٌّ	دُنْیَا	دُنْیَوِیٌّ
الف ممدودہ سَمَاءٌ	سَمَاوِیٌّ	بَیْضَاءُ	بَیْضَاوِیٌّ
صَفْرَاءُ	صَفْرَاوِیٌّ	خَضْرَاءُ	خَضْرَاوِیٌّ
آخر میں ۃ تُونِیَۃ	تُونُوِیٌّ	ثَوْرَۃٌ	ثَوْرَوِیٌّ
بَادِیَۃٌ	بَدَوِیٌّ (دیہاتی)		

۸۔ اسم نسبت بنانے کے لیے
الف نون اور یائے مشدد کا اضافہ

اسمِ اصلی	اسمِ منصوب	اسمِ اصلی	اسمِ منصوب
حَقٌّ	حَقَّانِیٌّ	نورٌ	نُورَانِیٌّ
حُلْوان	حُلْوَانِیٌّ	نَاصِرَۃٌ	نَصْرَانِیٌّ
رَبٌّ	رَبَّانِیٌّ	تَحْتَ	تَحْتَانِیٌّ
فَوْقَ	فَوْقَانِیٌّ	کَثِیرُ الشَّعْرِ زیادہ بالوں والا	شَعْرَانِیٌّ
رُوْحٌ	رُوْحَانِیٌّ	طَبَرِیٌّ	طَبْرَانِیٌّ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۷

اَسْمَاءُ الْأَصْوَاتِ Onomatopoeia

یہ وہ اسماء ہیں جن کے ذریعہ کسی جانور کی آواز کا تذکرہ کیا جاتا ہے، یا کسی جانور کی حکایت بیان کی جاتی ہے۔ جیسے:

۱۔ غَاقِ غَاقِ (کوے کی آواز کی نقل) کائیں کائیں
اَزْعَجْنَا غَاقٌ "ہم کائیں کائیں سے تنگ آ گئے"

۲۔ نَخٍّ نَخٍّ (وہ آواز، جس سے اونٹ کو بٹھاتے ہیں)

۳۔ شِيْبِ (اونٹ کے پانی پلانے کے لیے آواز)

۴۔ بَخٍّ (اونٹ کو بٹھانے کی آواز)

۵۔ اُحْ اُحْ (کھانسی کی آواز کی نقل)

۶۔ مَاءِ (ہرن کی آواز)

اصوات کے لیے اسم فعل

جانوروں سے گفتگو کے لیے اسماء الفعل پر مشتمل آوازیں استعمال کی جاتی ہیں۔

جیسے:

۱۔ هِيدَ، حَلْ اونٹ کے لیے　　۲۔ إِسَّ، سَعْ مویشیوں کے لیے

۳۔ هَجَا، هج کتے کے لیے　　۴۔ هلا، هال گھوڑوں کے لیے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۷

اَسْمَاءُ الْاَفْعَالِ Verbal Nouns

بعض الفاظ، فعل کے معنی دیتے ہیں۔ یہ مختلف کاموں کے نام ہیں۔

یہ اَسْمَاءُ الْاَفْعَالِ کہلاتے ہیں۔ ان کی دو (۲) بڑی قسمیں ہیں۔

۱۔ بعض اسماء الافعال "امر" کے معنی کے لیے ہیں۔

۲۔ بعض اسماء الافعال "ماضی" کے لیے ہیں، جو گزشتہ واقعہ کی خبر دیتے ہیں۔

اَمر کے معنی میں اَسْمَاءُ الْأَفْعَالِ

امر کے معنی میں، جو اسماء الافعال استعمال ہوتے ہیں۔ وہ اپنے اسم کو منصوب کرتے ہیں۔

ان میں سے زیادہ اہم، مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ عَلَيْكَ Hold Fast

عَلَيْكَ (بمعنی اَلْزِمْ) "لازم کرلو، اختیار کرلو" کے معنی میں، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا **عَلَيْكُمْ** اَنْفُسَكُمْ) (المائدۃ: ۱۰۵)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اپنی فکر کرو۔"

۲۔ **عَلَيْكَ** بِالسُّنَّةِ "سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھ!"

۳۔ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ "اللہ کے تقویٰ کو اختیار کرو!"

۴۔ **عَلَيْكُمْ** بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ (ابوداؤد)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میری سنت اور ہدایت یافتہ راشد خلفاء کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو"

۵۔ عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ "ہمیشہ نرمی اختیار کر"

۲۔ دُوْنَكَ Take

دُوْنَكَ (بمعنی خُذْ) یہ لفظ، پکڑ لے، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

۱۔ دُوْنَكَ زَيْدًا (زید کو پکڑ لے) ۲۔ دُوْنَكَ التَّمْرَ (کھجور لے)

۳۔ دُوْنَكَ اللَّبَنَ (دودھ لے)

(یہاں زیدًا، التَّمْرَ اور اللَّبَنَ تینوں منصوب ہیں)

۳۔ اٰمِيْن Amen

اٰمِيْن (بمعنی اِسْتَجِبْ) "دعا قبول کر" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ رُوَيْدًا Leave it, for a while, slowly,

رُوَيْدَ (بمعنی اَمْهِلْ) "چھوڑ دے، ٹھہر جا، جانے دے" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ رُوَيْدًا زَيْدًا (زید کو جانے دے)

۲۔ رُوَيْدًا بعض اوقات، بطور مصدر بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا) (الطارق: ۱۷) "ذرا ان کافروں کو، ان کے حال پر چھوڑ دو"

۵۔ هَا Take, Hold

هَا (بمعنی خُذْ) "لے، پکڑ لے" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ هَا زَيْدًا "زید کو پکڑو"

۲۔ هَا بھی دُوْنَ کی مانند استعمال ہوتا ہے۔

هَا کی جمع هَاءُمُ ہے (بعض علماء کے نزدیک یہ هَا + ءُمُ سے مرکب ہے۔ ءُمُ کا مطلب ہے، او! جناب!)

(هَاءُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ) (الحاقة: ۱۹) "لو! میرا اعمال نامہ پڑھو!"

۶۔ هَيْتَ Come on

هَيْتَ کا مطلب ہے "جلدی آ"

۱۔ هَيْتَ، هَلُمَّ کا معنی دیتا ہے۔

مثلاً (قَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللهِ) (یوسف: ۲۳)

"وہ بولی! تو جلدی سے آجا، یوسفؑ نے کہا: خدا کی پناہ"

۲۔ مثنیٰ اور جمع کے لیے، هَيْتَ لَكُمَا اور هَيْتَ لَكُمْ استعمال ہوتے ہیں۔

۷۔ هَلُمَّ come , Bring

۱۔ هَلُمَّ (لا، آجا، لے آ، چلے چل) کے معنی میں متعدی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ) (الانعام: ۱۵۰)

"ان سے کہو" لاؤ اپنے وہ گواہ، جو شہادت دیں"

(یہاں اسم شُهَدَاءَ منصوب ہے)

۲۔ (وَالْقَائِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا) (الاحزاب: ۱۸)

"(منافقین) جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ آؤ! ہماری طرف"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ هَلُمَّ جَرًّا (کھینچتا ہوا آگے چل، اسی طرح آگے سمجھتے جاؤ)

۴۔ هَلُمَّ فعل لازم کے معنی میں بھی، استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ هَلُمَّ (هَا + لُمَّ) سے مرکب ہے (دیکھو + تیار ہو جاؤ)

۸۔ تَعَالَ Come

تَعَالَ (بمعنی اِیتِ) کا مطلب ہے "آجا" جیسے:

(قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ) (آل عمران: ۶۴)

"اے نبی کہو! "اے اہلِ کتاب! آؤ! ایک ایسی بات کی طرف، جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے"

۹۔ هَاتِ Bring up, Give me, Produce

هَاتِ (بمعنی اَعْطِنِیْ)، مجھے دے دو، لے آؤ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ) (البقرة: ۱۱۱)

"ان سے کہو، اپنی دلیل پیش کرو، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو"

(یہاں بُرْهَانَ منصوب ہے۔)

۱۰۔ حَیَّ Quick, Come on

حَیَّ حَیَّهَلًا (بمعنی عَجِّلْ، اَقْبِلْ) کا مطلب ہے۔" جلدی کرو، دوڑو"

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ

"نماز کی طرف دوڑو، جلدی کرو"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ إِلَيْكَ Take

إِلَيْكَ : خُذْ : "لے لو" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

۱۔ إِلَيْكَ هٰذَا (بمعنی خُذْ هٰذَا) مطلب ہے "اسے لے لو"

۲۔ إِلَيْكَ عَنِّیْ (بمعنی تَبَعَّدْ عَنِّیْ) مطلب ہے "مجھ سے، دور ہو جاؤ"

فعل ماضی کے معنی میں اَسْمَاءُ الْأَفْعَال

خبر کے معنی رکھنے والے، اہم آسْمَاءُ الْأَفْعَال مندرجہ ذیل ہیں۔

یہ ماضی کے معانی میں آتے ہیں۔ ان کے بعد آنے والا اسم، مرفوع ہوتا ہے۔

۱۲۔ هَيْهَاتَ Away

هَيْهَاتَ : بَعُدَ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

۱۔ هَيْهَاتَ زَيْدٌ "زید دور ہوا"

۲۔ ﴿ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُوْنَ ﴾ (المومنون: ۳۶)

"بعید! بالکل بعید! یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے"

۱۳۔ شَتَّانَ Seperated

شَتَّانَ ، إِفْتَرَقَ (جدا ہوا) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

۱۔ شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو الگ ہو گئے۔)

(یہاں زید اور عمرو دونوں مرفوع ہیں۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا (ان دونوں میں بڑا فرق ہے)

۳۔ شَتَّانَ مَا بَيْنَ خَمْرٍ وَ خَلٍّ (شراب اور سرکے میں بہت بڑا فرق ہے۔)

(اس مثال میں، فعل کی بہ نسبت زیادہ مبالغہ ہے۔)

۴۔ شَتَّانَ بَيْنَ الْعَالِمِ وَالْجَاهِلِ (عالم اور جاہل کے درمیان بہت فرق ہوتا ہے۔)

۱۴۔ سَرْعَانَ Hasted

سَرْعَانَ، (أَسْرَعَ) اس نے جلدی کی، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ سَرْعَانَ زَيْدٌ "زید نے جلدی کی۔"

۲۔ سَرْعَانَ الشَّيْبُ إِلَى ذَوِي الْهُمُوْمِ

متفکر لوگوں پر، بڑھاپا بہت جلد آجاتا ہے۔ (یہاں شیب مرفوع ہے۔)

۱۵۔ أُفٍّ Fie, Oh

أُفٍّ (میں تو تنگ آگیا) کلمہ بیزاری ہے۔ جیسے:

(وَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ) (بنی اسرائیل: ۲۳)

"اور ان دونوں کو اُفّ تک نہ کہو۔"

۱۶۔ وَيْ Woe

وَيْ (تعجب ہے، افسوس ہے) کلمۂ تعجب و افسوس ہے۔ بیضاوی نے اسے وَيْلٌ کا مخفف قرار دیا ہے اور بعض علماء، اس کو اِعْلَمْ کے معنی میں، استعمال کرتے ہیں۔

وَيْكَأَنَّ، دراصل دو لفظوں سے مرکب ہے۔ وَيْ + كَأَنَّ : وَيْكَأَنَّ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ) (القصص:۸۲)

"افسوس! ہم کو یاد نہ رہا، کہ کافر لوگ فلاح نہیں پایا کرتے"

۱۷۔ مَكَانَكُمْ Stay where you are

مَكَانَكُمْ "اپنی جگہ پر رہو" کے معنی میں، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَاۗؤُكُمْ) (یونس: ۲۸)

"قیامت کے دن ہم، اُن لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا ہے، کہیں گے کہ ٹھہر جاؤ! تم بھی اور تمہارے بنائے ہوئے شریک بھی"

متفرق أسماءُ الأفعال

۱۸۔ بله = دَعْ = "چھوڑ دو" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

بَلْه التَّفَكُّرُ فِيْمَا لَا يَعْنِيْكَ "بے فائدہ چیزوں میں، فکر کرنا چھوڑ دو"

۱۹۔ حَيَّهَلَ = اِيْتِ = "لے آؤ" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

حَيَّهَلَ الثَّرِيْدَ "ثرید لاؤ"

۲۰۔ مَهْ = اُكْفُفْ = "رک جاؤ" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۱۔ صَهْ = اُسْكُتْ = "خاموش ہو جاؤ" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۲۔ فَقَطْ = اِكْتَفِ = بس کرو (اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

۲۳۔ عَلَيَّ بِهٖ = جِئْ بِهٖ = "اس کو بھی ساتھ لاؤ" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۴۔ حَذَارِ = اِحْذَرْ = بچ۔

۲۵۔ نَزَالِ = اَنْزِلْ = نیچے اتر جا، اتر کر آجا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۷۲

اَسماءُ الکِنایۃِ (Allusive Nouns)

۱۔ یہ وہ اسماء ہیں، جن سے کسی مبہم چیز کی تعبیر کی جاتی ہے۔ یہ چار (۴) ہیں۔

کنایہ عدد مبہم	کنایہ امر مبہم
۱۔ کم	۳۔ کَیْتَ
۲۔ کذا	۴۔ ذَیْتَ

۲۔ کَیْتَ اور ذَیْتَ کا استعمال قرآن مجید میں نہیں ہوا۔ یہ بات چیت سے کنایہ (Metonym) کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ کَیْتَ وکَیْتَ "ایسا ایسا ہوا، ایسا ایسا کہا"

کسی واقعے یا حادثے کو، کنایہ اور اشاروں سے بیان کرنے کے لیے، کَیْتَ وکَیْتَ اور ذَیْتَ و ذَیْتَ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے:

۲۔ فَعَلْتُ ذَیْتَ وَ ذَیْتَ "میں نے ایسا ایسا کیا"

۳۔ قُلْتُ لَہٗ ذَیْتَ وَ ذَیْتَ "میں نے، اس سے، ایسا ایسا کہا"

۳۔ کم کے لیے ضروری ہے کہ وہ صدر کلام ہو، یعنی جملے میں پہلے آئے۔

کم استفہامیہ How Many?

۱۔ کم استفہامیہ کا اسم تمییز، مفرد ہوتا ہے اور منصوب جیسے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ كَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ ؟ (آپ کے پاس کتنی کتابیں ہیں؟)

۲۔ كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ ؟ (آپ کے پاس کتنے درہم ہیں؟)

۳۔ كَمْ يَوْمًا فِي الْأُسْبُوعِ ؟ (ہفتے میں کتنے دن ہوتے ہیں؟)

۴۔ كَمْ سَاعَةً نِمْتَ فِي اللَّيْلِ (آپ نے رات میں کتنے گھنٹے نیند کی؟)

۵۔ فِي كَمْ عَامٍ تَعَلَّمْتَ الْعَرَبِيَّةَ ؟ آپ نے کتنے سال میں عربی سیکھی؟

۲۔ بعض اوقات كَمْ کا اسم تمییز محذوف ہوتا ہے۔ جیسے:

كَمْ مَالُكَ (یہ دراصل كَمْ دِيْنَارًا مَالُكَ ہے) یہاں دِيْنَارًا محذوف ہے۔

كَمْ ضَرَبْتُ (یہ دراصل كَمْ ضَرْبَةً ضَرَبْتُ ہے) یہاں ضَرْبَةً محذوف ہے۔

کم خبریہ Lot of

۱۔ کم خبریہ کے بعد کا اسم مجرور استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۲۔ کم خبریہ ، "بہت اور کئی" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں کم کے بعد آنے والا اسم، واحد یا جمع ہوتا ہے، لیکن ال کے بغیر۔ جیسے:

۱۔ كَمْ رُوْبِيَةٍ عِنْدَهُ "اس کے پاس بہت سا روپیہ ہے"

۲۔ كَمْ دِيْنَارٍ عِنْدِي "میرے پاس بہت سے دینار ہیں"

۳۔ كَمْ رِجَالٍ لَقِيْتُهُمْ "میں نے بہت سے لوگوں سے ملاقات کی"

۳۔ کَمْ خبریہ میں تعداد کی بہتات کے اظہار کے لیے مِنْ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے:

۱۔ كَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ "آسمان میں بہت سے فرشتے ہیں"

۲۔ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِإِذْنِ اللهِ (اللہ کے حکم سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئی مرتبہ چھوٹی چھوٹی جماعتیں، بڑے بڑے گروہوں پر غالب آگئیں۔)

۳۔ كَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا (بہت سی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا)

۴۔ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ

(بہت سے لوگوں کو ہم نے ان سے پہلے مختلف ادوار میں ہلاک کیا)

۵۔ كَمْ مِنْ خَادِمٍ لِشُعَيْبٍ (شعیب کے پاس بہت نوکر ہیں)

۶۔ كَمْ مِنْ عَالِمٍ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ (بے شمار عالم ایسے ہیں، جو ایسی باتیں کرتے ہیں، جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے)

كَذَا وَكَذَا So & So

۱۔ کنایہ کی صورت میں، كَذَا ہمیشہ مکرر آتا ہے۔ اس کے ذریعے نامعلوم شے کا کنایہ کیا جاتا ہے۔ اس کا اسم تمییز بھی، مفرد اور منصوب آتا ہے۔ جیسے:

۱۔ قَبَضْتُ كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا (میں نے اتنے اتنے درہم لے لیے۔)

۲۔ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا (میں نے یہ اور یہ کیا، میں نے ایسے ایسے کیا۔)

۲۔ كَذَا عدد قلیل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ غیر عدد کے لیے بھی بطور کنایہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا "فلاں اور فلاں کے مکان پر"

أَهٰكَذَا = أَ + هَا + كَ + ذَا

أَهٰكَذَا، كَذَا سے ایک مختلف چیز ہے۔ یہ چار لفظوں سے مرکب ہے۔

أَ: حرف استفہام ہے هَا: حرف تنبیہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَ : حرف تشبیہ ہے۔ ذَا : اسم اشارہ ہے۔

جیسے :

۱۔ (قِيْلَ أَهٰكَذَا عَرْشُكِ) (النمل : ۴۲)

"ملکہ سے کہا گیا : کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے"؟

۲۔ رَأَيْتُ زَيْدًا فَاضِلًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا كَذَا "

"میں نے زید کو فاضل پایا اور اسی طرح عمرو کو بھی"

اسی طرح كَذٰلِكَ اور كَذَالِكُمْ بھی مستعمل ہیں۔

ان کے آخر میں كَ اور كُمْ زائدہ ہیں۔ یہ دونوں جملے میں فاعل کے مطابق، تاکید اور تنبیہ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

كَأَيِّنْ : كَ + أَيِّ

كَمْ خبریہ کے معنی میں، ایک اور لفظ كَأَيِّنْ بھی استعمال ہوتا ہے۔

(یہ دراصل كَ + أَيِّ ہے) جیسے :

(وَ كَأَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ) (آل عمران ۱۴۶)

" اس سے پہلے، کتنے ہی نبی ایسے گزر چکے ہیں،

جن کے ساتھ مل کر بہت سے خدا پرستوں نے جنگ کی "

(یعنی بے شمار انبیاء اور متقی افراد نے جہاد میں حصّہ لیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۷۳

اسمائے جامدہ اور ان کے اوزان

اسم جامد، اسم مشتق سے مختلف ہوتا ہے۔ جامد وہ اسم ہے، جس سے کوئی لفظ برآمد نہ ہو، اور نہ وہ خود، کسی اسم سے برآمد کیا گیا ہے۔ جیسے : فَرَسٌ (گھوڑا)،
اسم جامد کی تین قسمیں ہیں۔ ثلاثی، رباعی اور خماسی۔ ذیل کے اوزان پر آتے ہیں۔

اسم جامد ثلاثی دس (۱۰) اوزان	اسم جامد رُباعی پانچ (۵) اوزان	اسم جامد خماسی چار (۴) اوزان
فَلْسٌ (سکے)	جَعْفَرٌ (نام)	سَفَرْجَلٌ (بہی)
كَتِفٌ (کندھا)	زِبْرِجٌ (آرائش)	قُذَعْمِلٌ (موٹا اونٹ)
عَضُدٌ (بازو)	بُرْثُنٌ (شکاری جانور کا پنجہ)	جَحْمَرِش (بڑھیا)
حِبْرٌ (عقل مند عالم)	دِرْهَمٌ (چاندی کا سکہ)	قِرْطَعْبٌ (تھوڑی چیز)
عِنَبٌ (انگور)	قِمَطْرٌ (صندوق)	اسم خماسی مزید
اِبِلٌ (اونٹ)		عَضْرَفُوطٌ (بامنی)
قُفْلٌ (تالا)		خَزَعْبِيلٌ (باطل)
صُرَدٌ (کٹورا)		قِرْطَبُوسٌ (تیز اونٹنی)
عُنُقٌ (گردن)		قَبَعْثَرَى (موٹا اونٹ)
فَرَسٌ (گھوڑا)		خَنْدَرِيسٌ (شراب کہنہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۷

آٹھ الفاظ استثناء

The Words of Exclustion

الفاظ استثناء آٹھ (۸) ہیں۔

اِلَّا ، غَیْرُ ، سِوٰی ، حَاشَا ، عَدَا ، خَلَا ، مَا عَدَا اور مَا خَلَا

۱۔ اِلَّا

۱۔ اِلَّا حرف ہے، زیادہ تر استثناء ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات، اسے بطور صفت بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل دو مثالوں پر غور کیجیے۔

(یہاں اِلَّا سے مراد بجز Except نہیں ہے، بلکہ علاوہ Other than ہے۔)

۱۔ (لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ اِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا) (الانبیاء: ۲۲)

"اگر زمین اور آسمان میں، اللہ کے علاوہ دوسرے خدا ہوتے، تو ان دونوں کا نظام بگڑ جاتا"

۲۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ای لَا اِلٰهَ غَيْرُ اللهِ

"اللہ کے علاوہ، کوئی اور الٰہ نہیں ہے"

۲۔ اِلَّا کے بعد آنے والا اسم مستثنیٰ، دو شرطوں کے ساتھ منصوب ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اولاً جب جملہ مثبت ہو (منفی نہ ہو)

۲۔ ثانیاً مستثنیٰ منہ موجود ہو۔ جیسے:

(کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ | اِلَّا | وَجْهَهٗ) (القصص: ۸۸)

مستثنیٰ منہ — حرف استثناء — اسم مستثنیٰ منصوب

"ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، سوائے اس ذات (اللہ) کے"

حروف استثناء میں سے، اِلَّا کا ذکر جلد اول سبق نمبر ۵۷ میں ہو چکا ہے۔

۲۔ غَیْرُ (اسم)

۱۔ غَیْرُ اسم ہے، زیادہ تر صفت ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات استثناء کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ غیر کے بعد آنے والا مستثنیٰ، غیر کا مضاف الیہ ہو کر مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ جَاءَنِیْ الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ

"میرے پاس سب لوگ آئے، سوائے زید کے"

۲۔ (فَمَا وَجَدْنَا فِیْهَا غَیْرَ بَیْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ) (الذاریات: ۳۶)

"پھر ہم نے اس بستی میں، ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا"

۳۔ هٰؤُلَاءِ نَاسٌ غَیْرُ مُهَذَّبِیْنَ "یہ غیر مہذب لوگ ہیں"

۳۔ بعض اوقات غَیْرُ، مخفف ہو کر، مبنی ہوتا ہے، جب اس کا مضاف الیہ محذوف ہو۔ جیسے:

مَعِیْ دِرْهَمٌ لَیْسَ غَیْرُ

"میرے پاس ایک درہم کے علاوہ کچھ نہیں"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر کا اعراب

لفظ غیر کا اعراب، اِلّا کی طرح، تین طور سے ہوگا۔

۱۔ اَوْقَدْتُ الْمَصَابِيحَ **غَيْرَ** وَاحِدٍ

"میں نے ایک کے علاوہ، سارے چراغ جلادیے۔"

۲۔ سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِينَ **غَيْرَ** سَعِيدٍ

"میں نے، سعید کے علاوہ، تمام آنے والوں کو سلام کیا۔"

۳۔ مَا عَادَ الْمَرِيضَ عَائِدٌ **غَيْرَ** الطَّبِيبِ یا **غَيْرُ** الطَّبِيبِ

(یہاں نوٹ کیجیے کہ غیرَ اور غیرُ دونوں جائز ہیں)

"ڈاکٹر کے علاوہ، کسی اور نے، مریض کی عیادت نہیں کی۔"

۴۔ لَا تَعْتَمِدْ عَلَى اَحَدٍ **غَيْرَ اللّٰهِ** یا **غَيْرِ اللّٰهِ**

"اللہ کے علاوہ، کسی اور ہستی پر اعتماد مت کیا کرو۔"

۵۔ لَا يَنَالُ الْمَجْدَ **غَيْرُ الْعَامِلِينَ**

"محنت کرنے والے بنے بغیر، بلندی تک پہنچا نہیں جا سکتا۔"

۶۔ لَمْ يَفْتَرِسِ الذِّئْبُ **غَيْرَ شَاذَّةٍ**

"بھیڑیا (ریوڑ سے الگ کی گئی) تنہا بکری کے علاوہ، کسی اور کا شکار نہیں کرتا۔"

غَيْرُ، غَيْرَ اور غَيْرِ

مندرجہ ذیل تین مثالوں میں، غیر کے تینوں اعراب پر غور کیجیے۔

۱۔ مَا جَاءَنِي **غَيْرُ زَيْدٍ**

"میرے پاس زید کے علاوہ کوئی اور نہیں آیا۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یہاں غیر فاعل استعمال ہوا ہے، اس لیے مرفوع ہے۔)

۲۔ مَارَأَیْتُ | غَیْرَ زَیْدٍ |

"میں نے زید کے علاوہ، کسی اور کو نہیں دیکھا"

(یہاں غیر مفعول بہ استعمال ہوا ہے۔ اس لیے منصوب ہے۔)

۳۔ مَا مَرَرْتُ | بِغَیْرِ زَیْدٍ | "میں زید کے بغیر، نہیں گزرا"

(یہاں غیر حرفِ جر کے بعد آیا ہے، اور مجرور ہے۔

۳۔ سِوٰی (اسم) Other Than

| سِوٰی | بھی اسم ہے، سِوٰی کے بعد آنے والا مستثنیٰ، غَیْرُ کی طرح، مضاف الیہ ہو کر مجرور ہوتا ہے۔

| سِوٰی | کو سِوَاءَ بھی لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ جَاءَنِی الْقَوْمُ | سِوٰی زَیْدٍ |

"میرے پاس سب آئے، سوائے زید کے"

۲۔ جَاءَنِی الْقَوْمُ | سِوَاءَ زَیْدٍ |

"میرے پاس سب آئے، سوائے زید کے"

۴۔ حَاشَا (حرفِ جر یا فعل)

| حَاشَا | حرفِ جر بھی ہے، اور فعل بھی۔ استثناء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

حَاشَا، کے بعد آنے والا مستثنیٰ، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ جَاءَنِی الْقَوْمُ | حَاشَا زَیْدًا |

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میرے پاس سب آئے، سوائے زید کے۔"

۲۔ قَطَعْتُ الْاَشْجَارَ | حَاشَا النَّخِيْلَ | یا | حَاشَا النَّخِيْلِ

"میں نے سارے درخت کاٹ دیے، سوائے کھجور کے درختوں کے۔"

۵۔ خَلَا (حرفِ جر یا فعلِ ماضی)

خَلَا حرفِ جر ہے، یا فعلِ ماضی ہے۔ استثناء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

خلا، کے بعد آنے والا مستثنیٰ، منصوب یا مجرور ہوتا ہے، لیکن علماء کی اکثریت منصوب کو ترجیح دیتی ہے۔ جیسے:

قَطَفْتُ الْاَزْهَارَ | خَلَا الْوَرْدَ | یا | خَلَا الْوَرْدِ

"میں نے پھولوں کو توڑا، بجز گلاب کے۔"

۶۔ عَدَا (حرفِ جر یا فعلِ ماضی)

عَدَا حرفِ جر ہے یا فعل ماضی۔ استثناء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

عَدَا، کے بعد آنے والا مستثنیٰ، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ زُرْتُ مَسَاجِدَ الْمَدِيْنَةِ | عَدَا وَاحِدًا | یا | عَدَا وَاحِدٍ

"میں نے سوائے ایک کے، مدینہ منورہ کی تمام مسجدوں کی زیارت کی۔"

۲۔ نَجَحَ الطُّلَّابُ مَا | عَدَا سَمِيْرٍ

"سمیر کے علاوہ، سارے طالب علم کامیاب ہو گئے۔"

۳۔ تَمَرَّدَ الْجُنُوْدُ | عَدَا الْقَائِدِ

"قائدِ لشکر کے علاوہ، ساری فوج باغی ہو گئی۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ مَا خَلَا (فعل)

مَا خَلَا فعل ہے مَا خَلَا کے بعد آنے والا، اسم مستثنٰی، مفعول بہ ہوتا ہے اور لازمًا منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ قَرَأْتُ الْكِتَبَ مَا خَلَا صَفْحَةً

"میں نے ایک صفحے کے علاوہ، ساری کتاب پڑھ لی۔"

۲۔ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ

"سن لو! اللہ کے علاوہ، ہر چیز باطل ہے (اللہ ہی حق ہے)۔"

۸۔ مَا عَدَا (فعل)

مَا عَدَا فعل ہے، مَا عَدَا کے بعد آنے والا اسم مستثنٰی، مفعول بہ ہوتا ہے اور لازمًا منصوب ہوتا ہے۔

۱۔ قَرَأْتُ الْكِتَبَ مَا عَدَا صَفْحَةً

"میں نے ساری کتاب پڑھ ڈالی، سوائے ایک صفحے کے۔"

۲۔ نَجَحَ الطُّلَّابُ مَا عَدَا سَمِيْرًا

"سمیر کے علاوہ، سارے طالب علم کامیاب ہو گئے۔"

مستثنٰی کی قسمیں

مستثنٰی کی تقسیم تین طرح کی گئی ہے۔

۱۔ متصل اور منقطع ۲۔ مُفَرَّغ اور غیر مُفَرَّغ

۳۔ مُوجَب اور غیرُ مُوجَب (باعتبار کلام جملہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسْتَثْنٰی مُتَّصِل Attached Exclusion

مستثنیٰ متصل وہ ہے، جو استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو، پھر حرف استثناء لاکر خارج کیا گیا ہو۔ جیسے:

جَاءَ	اَلْقَوْمُ	اِلَّا	زَیْدًا
	مستثنیٰ منہ	حرف استثناء	اسم مستثنیٰ منصوب متصل

"سارے لوگ آ گئے، سوائے زید کے۔"

اوپر کے جملے میں، زید، استثناء سے پہلے، قوم میں داخل تھا، لیکن آنے کے حکم سے، بذریعہ حرفِ استثناء اِلَّا خارج کر دیا گیا ہے۔

مُسْتَثْنٰی مُنْقَطِع Detached Exclusion

مستثنیٰ منقطع وہ ہے، جو نہ استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہوا، اور نہ استثنیٰ کے بعد۔ جیسے:

(فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ **اِلَّآ اِبْلِيْسَ**) (الحجر: ۳۰،۳۱)

"چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔"

اوپر کی مثال میں، ابلیس نہ تو استثناء سے پہلے، فرشتوں میں داخل تھا، اور نہ بعد، بلکہ وہ تو ایک جن ہے۔ (الکہف: ۵۰) یہ مستثنیٰ منقطع کی مثال ہے۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں

پھر ایک دوسرے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ مُفَرَّغ اور غَیْرُ مُفَرَّغ

مُسْتَثْنٰی مُفَرَّغ The Emptied Exclusion

مُفَرَّغ وہ اسم مستثنیٰ ہے، جس کا مستثنیٰ مِنْهُ مذکور نہ ہو۔ جیسے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ مَا جَاءَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ "میرے پاس زید کے علاوہ کوئی نہیں آیا۔"

۲۔ (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ) (آلِ عمران: ۱۴۴)

"اور نہیں ہیں محمدؐ، مگر ایک رسول"

مُسْتَثْنٰی غَیْرُ مُفَرَّغ

غَیْرُ مُفَرَّغ وہ مستثنیٰ ہے، جس کا مُسْتَثْنٰی مِنْہُ مذکور ہو۔ جیسے:

۱۔ جَاءَنِیْ اَلْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

مُسْتَثْنٰی مِنْہُ

۲۔ (کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ) (القصص: ۸۸)

مستثنیٰ منہ حرف استثنا اسم مستثنیٰ منصوب

"ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، سوائے اس ذات (اللہ) کے۔"

مستثنیٰ پر مشتمل جملوں کی دو قسمیں

جس جملے میں، استثناء موجود ہو، اس کی دو قسمیں ہیں۔

موجب اور غیر موجب

موجب The Certified Exclusion

موجب، مستثنیٰ پر مشتمل وہ جملہ ہے، جس میں حرف نفی، نہی یا استفہام موجود نہ ہو۔ جیسے:

(کُلُّ الطَّعَامِ کَانَ حِلًّا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ) (آلِ عمران: ۳۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کھانے کی یہ ساری چیزیں، (جو شریعتِ محمدیؐ میں حلال ہیں)، بنی اسرائیل کے لیے بھی حلال تھیں، البتہ بعض چیزیں ایسی تھیں، جنہیں نزولِ تورات سے پہلے، حضرت یعقوبؑ نے اپنے اوپر حرام کرلیا تھا۔"

غَیرُ مُوجب — The Non- Certified Exclusion

غَیرُ مُوجب، مستثنیٰ پر مشتمل وہ جملہ ہے، جس میں حرف نفی، نہی یا استفہام موجود ہو، جیسے:

۱۔ مَا جَاءَنِیْ غَیْرَ زَیْدٍ نِ الْقَوْمُ

"اوپر کا جملہ، غیر موجب ہے، یہاں حرفِ نفی مَا موجود ہے۔

۲۔ مَا جَاءَنِیْ اَحَدٌ غَیْرَ زَیْدٍ و غَیْرُ زَیْدٍ

اوپر کا جملہ بھی غیر موجب ہے اور حرف نفی مَا موجود ہے۔ اس جملے میں، مستثنیٰ منہ مذکور ہے، اس کو دو طرح ادا کیا جاسکتا ہے۔

غَیْرَ زَیْدٍ کے ساتھ، اس صورت میں یہ استثناء ہوگا۔

غَیْرُ زَیْدٍ کے ساتھ، اس صورت میں یہ بدل ہوگا۔

۳۔ (مَا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِیْلٌ مِّنْهُمْ) (النساء: ۶۶)

حرف نفی — حرف استثناء

"ان لوگوں میں سے، چند لوگوں کے سوا، کسی نے اسے نہ کیا۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۷۵

محذُوفات Omissions

محذوفات کی کئی قسمیں ہیں۔ مضاف کا حذف، مضاف الیہ کا حذف، موصوف کا حذف، صفت کا حذف، حروف کا حذف وغیرہ۔ یہاں زیادہ تر مثالیں حضرت شاہ ولی اللہؒ کی مشہور کتاب "الفوز الکبیر" سے دی جا رہی ہیں۔

مضاف کا حذف

۱۔ (لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ)

(البقرۃ : ۱۷۷)

"نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے۔"

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ اَیْ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ **بِرُّ** مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ۔
یعنی صحیح نیکی کا اعتبار تو، اس شخص کی نیکی کا ہے، جو ایمان لایا۔ (اس مثال میں، مَنْ کا مضاف **بِرُّ** محذوف ہے)

۲۔ (قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ **الْعِجْلَ** بِكُفْرِهِمْ)

(البقرۃ : ۹۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تمہارے اسلاف نے کہا کہ ہم نے سُن لیا، مگر مانیں گے نہیں۔ اور ان کی باطل پرستی کا یہ حال تھا کہ دلوں میں ان کے بچھڑا ہی بسا ہوا تھا۔"

فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ ای فِیْ قُلُوْبِهِمْ | حُبَّ الْعِجْلِ |

"یعنی ان کے دل میں بچھڑے کی محبت، بسی ہوئی تھی۔"

(اس مثال میں، الْعِجْلِ کا مضاف | حُبُّ | محذوف ہے۔)

۳۔ (وَسْئَلِ | الْقَرْيَةَ | الَّتِیْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِیْ أَقْبَلْنَا فِيْهَا) (یوسف: ۸۲)

"آپ اس بستی کے لوگوں سے پوچھ لیجیے، جہاں ہم تھے۔ اس قافلے سے دریافت کر لیجیے جس کے ساتھ ہم آئے ہیں۔"

وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ ای | وَسْئَلْ اَهْلَ الْقَرْيَةِ |

"بستی سے پوچھیے، کا مطلب ہے بستی کے لوگوں سے پوچھیے۔"

(اس مثال میں بھی، مضاف "اَهْل" محذوف ہے۔)

۴۔ (وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ) (البقرۃ: ۱۰۲)

"اور ان چیزوں کی پیروی کرنے لگے، جو شیاطین، سلیمانؑ کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے۔"

عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ای | عَلٰى عَهْدِ مُلْكِ سُلَيْمٰنَ |

"سلیمان کی حکومت میں"، کا مطلب ہے "حضرت سلیمانؑ کی حکومت کے زمانے میں۔"

(اس مثال میں مضاف | عَهْدِ | محذوف ہے۔)

مضاف الیہ کا حذف

بعض اوقات مرکبِ اضافی میں، مضاف الیہ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے:

۵۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ۔ رَبِّ کا مضاف الیہ | ی | محذوف ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ لِلّٰهِ الْاَمْرُ | مِنْ قَبْلُ | وَ | مِنْ بَعْدُ | میں قبل اور بعد کا | مضاف الیہ | محذوف ہے۔

یعنی مِنْ قَبْلِ (الْغَلْبِ) وَبَعْدِہٖ (کہ)۔

ایک سے زیادہ مضاف کا حذف

بعض اوقات مرکب اضافی میں، دو مضاف محذوف ہوتے ہیں۔ جیسے:

۷۔ (فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ) (طٰه: ۹۶)

یہاں مِنْ اَثَرِ کے بعد، دو لفظ محذوف ہیں۔

یعنی مِنْ اَثَرِ | (حَافِرِ فَرَسِ) | الرَّسُوْلِ۔ رسول کے گھوڑے کے کھر کا نقش۔

۸۔ بعض اوقات، دو سے زیادہ مضاف، محذوف ہوتے ہیں۔ جیسے:

(ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى) (النجم: ۹)

یہاں، کَانَ کے بعد کئی لفظ محذوف ہیں، جو ایک بڑی ترکیب کے مضاف ہیں۔

یعنی فَكَانَ | (مِقْدَارُ مُسَافَةِ قُرْبِهٖ مِثْلَ) | قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔

یعنی " دو کمانوں، یا اس سے کم کے برابر، قربت کی مقدارِ مسافت باقی رہ گئی"۔

موصوف کا حذف

۹۔ (وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ | مُبْصِرَةً | فَظَلَمُوْا بِهَا) (بنی اسرائیل: ۵۹)

" اور ثمود کو ہم نے، علانیہ اونٹنی لا کر دی، اور انہوں نے اس پر ظلم کیا"

مُبْصِرَةً | اى | آيَةً مُبْصِرَةً | لانها مُبْصِرَةً غَيْرَ عَمْيَاءَ

"اونٹنی لا کر دی، علانیہ (بطورِ معجزہ، یا بطورِ آیت یا نشانی)"

(اس مثال میں، مُبْصِرَةً صفت ہے، جس کا موصوف آيَةً محذوف ہے۔ یہاں مُبْصِرَةً النَّاقَةَ سے متعلق نہیں ہے۔ مطلب یہ نہیں ہے کہ دیکھنے والی اونٹنی قومِ ثمود کو دی گئی،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ مطلب یہ ہے کہ ثمود کو آنکھیں کھول دینے والی نشانی (آیۃ)، اونٹنی کی شکل میں دی گئی۔)

۱۰۔ (اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا **الْحُسْنٰى**) (الانبیاء: ۱۰۱)

"رہے وہ لوگ، جن کے لیے ہماری طرف سے، بھلائی کا پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہوگا"

مِنَّا الْحُسْنٰى اى مِنَّا **الْكَلِمَةُ الْحُسْنٰى** وَالْقُدْوَةُ الْحُسْنٰى

"اَلْحُسْنٰى، کا مطلب ہے، اَلْكَلِمَةُ الْحُسْنٰى" (یہاں موصوف محذوف ہے۔)

۱۱۔ (اِدْفَعْ **بِالَّتِيْ** هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ) (حم السجدة: ۳۴)

"تم بدی کو اس نیکی سے دفع کرو، جو بہترین ہو، تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی، وہ جگری دوست بن گیا ہے"

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اى **اِدْفَعْ بِالْخَصْلَةِ الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ**

"احسن (زیادہ بہتر) سے دفع کرو"، کا مطلب ہے "احسن صفات کے ساتھ دفع کرو"

متعلق کا حذف

۱۲۔ (اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ **مَنْ فِي** السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ) (آل عمران: ۸۳)

"اب کیا یہ لوگ، اللہ کی اطاعت کا طریقہ (دین اللہ) چھوڑ کر، کوئی اور طریقہ چاہتے ہیں حالانکہ آسمان و زمین کی ساری چیزیں، چار و ناچار، اللہ ہی کی تابع فرمان (مسلم) ہیں اور اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے"

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَيْ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ **وَمَنْ فِي الْاَرْضِ،**

لِاَنَّ شَيْئًا وَّاحِدًا هُوَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو آسمانوں اور زمین میں ہے"، مطلب ہے "جو آسمانوں اور جو زمین میں ہے"۔ کیونکہ شے واحد ہی آسمانوں اور زمین میں ہے۔

اسم ظاہر کا حذف

۱۳۔ (إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ) (القدر: ۱)

"ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے"

أَنزَلْنَاهُ اَيْ [اَنزَلنَا القرآن] وَاِنْ لَّمْ يَسْبِقْ لَهُ ذِكْرٌ

(یہاں اَنْزَلْنٰهُ کی ضمیر [ہُ] سے مراد [القرآن] ہے، اگرچہ قرآن کا ذکر پہلے نہیں کیا گیا، یہ تو پہلی آیت ہے۔)

۱۴۔ (وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا) (حٰم السجدۃ: ۳۵)

"یہ نصیب نہیں ہوتی، مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں"

يُلَقَّاهَا اَيْ [خَصلَةُ الصَّبْرِ] (یعنی یہ صفت، نصیب نہیں ہوتی، مگر.....)

(اس مثال میں، يُلَقَّاهَا کی مؤنث ضمیر [هَا] کا اسم ظاہر [خَصلَةُ الصَّبْرِ] ہے،

فاعل کا حذف

۱۵۔ (فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ [تَوَارَتْ] بِالْحِجَابِ) (ص: ۳۲)

"تو سلیمانؑ نے کہا: میں نے اس مال کی محبت، اپنے رب کی یاد کی وجہ سے اختیار کی ہے یہاں تک کہ وہ [(سورج)] پردے میں چھپ گیا (اور وہ گھوڑے، نگاہ سے اوجھل ہو گئے)۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ اى | تَوَارَتِ الشَّمْسُ بِالْحِجَابِ |

"یہاں تک کہ سورج، پردے میں چھپ گیا"

(یہاں تَوَارَتْ کا فاعل | الشَّمْسُ | محذوف ہے)۔

مفعول بہ کا حذف

۱۶۔ (اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا | الْعِجْلَ |) (الاعراف: ۱۵۲)

"جن لوگوں نے، بچھڑے کو بنا لیا (معبود)"

اَىْ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ | اِلٰهًا |

(اس مثال میں، دوسرا مفعول بہ 'اِلٰهًا' محذوف ہے۔)

۱۷۔ (وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ) (النحل: ۹)

"اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا" یعنی اگر تمہاری ہدایت، چاہتا، تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔"

اى وَلَوْ شَآءَ | هِدَايَتَكُمْ | لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ

(اس مثال میں، مفعول بہ | هِدَايَتَكُمْ | حذف کیا گیا ہے۔

معطوف کا حذف

۱۸۔ (قَالُوْا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا | عَنِ الْیَمِیْنِ |) (الصافات: ۲۸)

"ان کے پیرو کہیں گے "تم ہمارے پاس دائیں طرف سے، آیا کرتے تھے"

عَنِ الْیَمِیْنِ اَىْ عَنِ الْیَمِیْنِ | وَعَنِ الشِّمَالِ |

مطلب ہے، ہمارے پاس دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے آیا کرتے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یہ مثال حذف معطوف کی ہے۔ یہاں "وَعَنِ الشِّمَالِ" محذوف ہے۔)

حروفِ جار کا حذف

۱۹۔ (وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ) (المائدۃ: ۶۰)

"اور جن میں سے، بندر اور سور بنائے گئے، اور جنہوں نے طاغوت کی بندگی کی"

فِيمَن قَرَأَ بِالنَّصبِ اَیْ جَعَلَ مِنْهُم مَنْ عَبَدَ الطَّاغُوت

(یعنی ان میں سے کچھ، طاغوت کے بندے بنا دیے گئے)

اس مثال میں ظاہر کیا گیا ہے کہ حرفِ جار مِنْ محذوف ہے۔

۲۰۔ (خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا) (الفرقان: ۵۴)

"پھر اس نے پانی سے ایک بشر پیدا کیا، پھر اس سے نسب اور سسرال کے دو الگ سلسلے چلائے"

فَجَعَلَهُ اَیْ جَعَلَ لَهُ

اس مثال میں، جَعَلَ سے منتصل مفعول ضمیر ہُ سے پہلے لَ حرفِ جر محذوف ہے۔

۲۱۔ (وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا) (الاعراف: ۱۵۵)

"اور موسیٰؑ نے، اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو، منتخب کیا، تاکہ وہ ہمارے دیے ہوئے وقت پر حاضر ہو جائیں"

قَوْمَهُ اِی مِن قومِہٖ (یعنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب کیا)

یہ مثال بھی، نزع خافض یعنی حذفِ جر "مِنْ" کی ہے۔

۲۲۔ (أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ) (ھود: ۶۰)

"سنو! عاد نے اپنے رب سے کفر کیا۔ سنو! عاد دور پھینک دیے گئے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیْ کَفَرُوْا نِعْمَۃَ رَبِّهِمْ او کَفَرُوْا | بِرَبِّهِمْ | (بنزع الخافض)

"یعنی عاد نے اپنے رب کی نعمتوں کا کفر کیا۔ یا پھر اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔"

(یہاں، یا تو مضاف | نِعْمَۃَ | محذوف ہے، یا پھر حرفِ جر یعنی | بِ | محذوف ہے۔)

حرف نفی کا حذف

۲۳۔ (قَالُوْا تَاللّٰهِ | تَفْتَؤُا | تَذْكُرُ يُوْسُفَ) (یوسف: ۸۵)

"بیٹوں نے کہا۔ خدارا! آپ تو بس یوسف ہی کو یاد کیے جاتے ہیں۔"

اَیْ | لَا | تَفْتَؤُا وَمَعْنَاهُ لَا تَزَالُ

"فَتِئَ کے معنی بھولنے کے ہیں۔ اس مثال میں، حرف نفی | لَا | محذوف ہے۔

(یعنی آپ یوسفؑ کو بھولتے ہی نہیں۔ یعنی آپ تو یوسفؑ ہی کو یاد کیے جاتے ہیں۔)

فعل مضارع (یقولون) کا حذف

۲۴۔ (وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى) (الزمر: ۳)

"جنہوں نے اللہ کے سوا، دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں، (وہ اپنے اس فعل کی توجیہ، یہ کرتے ہیں کہ) ہم تو ان کی عبادت، صرف اس لیے کرتے ہیں کہ، وہ اللہ تک، ہماری رسائی کرا دیں۔"

مَا نَعْبُدُهُمْ اَیْ | يَقُوْلُوْنَ | مَا نَعْبُدُهُمْ

(اس مثال میں، يَقُوْلُوْنَ محذوف ہے۔ جس کا مطلب ہے "وہ کہتے ہیں"

یا وہ یہ توجیہ کرتے ہیں۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۔ (لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ إِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ) (الواقعه : ۶۵،۶۶)

"ہم چاہیں تو ان کھیتیوں کو، بھس بنا کر رکھ دیں، اور تم طرح طرح کی باتیں بناتے رہ جاؤ، کہ ہم پر تو الٹی چٹی پڑ گئی"

إِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ اِی | تَقُوْلُوْنَ | إِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ

(یہ مثال بھی، حذف قول کی ہے۔ یہاں "تقولون" محذوف ہے۔)

۲۶۔ (كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَارِهُوْنَ) (الانفال : ۵)

"(اس مالِ غنیمت کے معاملے میں بھی، ویسی ہی صورت پیش آ رہی ہے)، جس طرح آپ کا رب، آپ کو، حق کے ساتھ، آپ کے گھر سے نکال لایا تھا۔ اور (اس وقت بھی) مومنوں میں سے ایک گروہ کو یہ ناگوار تھا"

اِی كَمَا | (اَمِضَ) | أَخْرَجَكَ (لوگوں کی ناراضی کو، خاطر میں لائے بغیر، اے نبیؐ! جنگِ بدر کے مالِ غنیمت کی تقسیم کے سلسلے میں اپنا کام جاری رکھیے۔)

(دراصل یہاں، اَخْرَجَكَ سے پہلے، | اَمِضَ | محذوف ہے۔)

جملے کے ابتدائی حصّے کا حذف

۲۷۔ (اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ) (البقرة : ۱۴۷)

"یہ قطعی ایک امرِ حق ہے، تمہارے رب کی طرف سے لہذا، اس کے متعلق، تم ہرگز کسی شک میں نہ پڑو"

| اَلْحَقُّ | مِنْ رَّبِّكَ اِی | هٰذَا الْحَقُّ | مِنْ رَّبِّكَ

(اس مثال میں، مبتداء هٰذَا الْحَقُّ ہے، اسمِ اشارہ | هٰذَا | محذوف ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مشارٌ الیہ، اَلْحَقُّ استعمال ہوا ہے۔)

جواب جملہ کا حذف

۲۸۔ (وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَمَا خَلْفَکُمْ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ٥ وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِنْ آیَةٍ مِنْ آیَاتِ رَبِّهِمْ اِلَّا کَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ)

(یٰس : ۴۵، ۴۶)

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس انجام سے بچو، جو تمہارے آگے آرہا ہے اور جو تمہارے پیچھے گزر چکا ہے، شاید کہ تم پر رحم کیا جائے (تو یہ اعراض کرتے ہیں یعنی سنی اَن سنی کر جاتے ہیں) ان کے سامنے ان کے رب کی آیات میں جو آیت بھی آتی ہے، یہ اس سے اعراض کرتے ہیں (یعنی اس کی طرف، التفات نہیں کرتے")

اَیْ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَمَا خَلْفَکُمْ، | وَاَعْرَضُوْا |

(اس مثال میں، وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا کا جواب | اَعْرَضُوْا | محذوف ہے۔ جس کی طرف، بعد کی آیت نمبر ۴۶ کا لفظ، مُعْرِضِیْنَ رہنمائی کر رہا ہے۔)

یہ مثال جواب جملہ کے حذف کی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

خبر کا حذف

۲۹۔ (لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا)

"تم میں سے جو لوگ فتح سے پہلے خرچ اور جہاد کریں گے برابر نہیں ہیں"

اَیْ لَا یَسْتَوِیْ مَنْ مِنْکُمْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ | وَمَنْ اَنْفَقَ مِنْ بَعْدِ الْفَتْحِ |

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں " فتح کے بعد خرچ اور جہاد کرنے والوں کے محذوف ہے اور اس حذف کی طرف بعد کا یہ جملہ رہنمائی کر رہا ہے۔

(اُولٰٓئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ أَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا)

(یہ مثال، جملے کی خبر کے حذف کی ہے۔) (الحدید : ۱۰)

اَنْ مصدریہ سے حرفِ جار کا حذف

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ " اَنْ " مصدریہ کے آغاز میں، حرفِ جر (ل یا بِ) محذوف ہوتا ہے اور کلامِ عرب میں، یہ حذف بہت ہی عام ہے۔ اَنْ کا مطلب، بعض اوقات لِاَنْ ، اور بعض اوقات بِاَنْ ہوتا ہے۔ یعنی اَنْ سے پہلے، حرفِ جر لِ یا بِ محذوف ہوتا ہے۔) جیسے :

۱۔ (اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً) (البقرۃ : ٦٧)

" یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے اس بات کا کہ تم ایک گائے ذبح کرو۔"

(یہاں اَنْ سے پہلے، حرفِ جر بِ محذوف ہے۔

اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً کا مطلب ہے بِاَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً)

۲۔ (اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهِيْمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ) (البقرۃ : ۲۵۸)

" کیا تم نے اس شخص کے حال پر غور نہیں کیا؟ جس نے ابراہیمؑ سے جھگڑا کیا تھا۔ جھگڑا اس بات پر کہ ابراہیمؑ کا رب کون ہے؟ اور اس بنا پر کہ اس شخص کو اللہ نے حکومت دے رکھی تھی۔"

(یہاں اَنْ سے پہلے، حرف جر لِ محذوف ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَّ	اٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ کا مطلب ہے	لِاَنْ	اٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ

تعجب کے لیے، جوابِ شرط کا حذف

آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ بعض اوقات جملوں میں، جوابِ شرط کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اہل عرب، یہ اسلوب، 'تعجب'، کے موقعوں پر اختیار کرتے ہیں۔ ظاہر ہے ایسی صورتوں میں، محذوف جوابِ شرط کی تلاش کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

(حضرت شاہ ولی اللہؒ۔ الفوز الکبیر) جیسے :

۳۰۔ (وَلَوْ تَرٰى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْا اَنْفُسَكُمْ)

(الانعام : ۹۳)

"کاش! تم ظالموں کو، اُس حالت میں دیکھ سکو! جبکہ وہ سکراتِ موت میں، ڈبکیاں کھا رہے ہوتے ہیں، اور فرشتے، ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں، کہ نکالو! اپنی جان!"

(علامہ محی الدین الدرویش نے 'اعراب القرآن' میں لکھا ہے کہ یہاں حرف شرط لَوْ کا جواب، | لَرَاَيْتَ اَمْرًا عَظِيْمًا | محذوف ہے۔

اس سبق کے ساتھ (حذف سے متعلق) سبق نمبر ۱۹۵ ضرور پڑھ لیجیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۷۶

اسم ضمیر کی قسمیں

جلد اول میں آپ ، ضمیر کی مختلف قسمیں پڑھ چکے ہیں۔

۱۔ اعرابی حالت کے اعتبار سے ، مرفوع ، منصوب اور مجرور۔

۲۔ جڑا رہنے کے اعتبار سے ، متصل اور منفصل۔

۳۔ ظاہری علامت کے اعتبار سے ، مستتر اور بارز۔

یہاں چند اور قسموں کا بیان مقصود ہے۔

ضمیر شان

۱۔ عام قاعدہ تو یہی ہے کہ ہر ضمیر کے لیے کوئی مَرجَع ہو۔ بعض اوقات مَرجَع کے ذکر کے بغیر ہی ، ابتداء میں ضمیر استعمال ہوتی ہے۔ یہ **ضمیر شان** ہے۔ جیسے :

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اخلاص : ۱) ، **اِنَّا** اَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (القدر : ۱)

۲۔ ضمیر شان ، مذکر ہوتی ہے ، جملے میں پہلے استعمال ہوتی ہے۔ ضمیر شان کے بعد آنے والا جملہ ، ضمیر کی تفسیر کرتا ہے۔ اس اسلوب بیان میں ، پہلے مضمون کو ضمیر کے ذریعے ، مبہم رکھا جاتا ہے۔ پھر اس کی تفسیر کی جاتی ہے ، جس سے مضمون زیادہ دلنشین ہو جاتا ہے۔

۱۔ **هُوَ** الْاَمِيْرُ قَادِمٌ یہ تو وہ ہیں ، لو یہ جناب امیر تشریف لا رہے ہیں۔

۲۔ (**اِنَّهٗ** لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ) (یوسف : ۸۷)

" وہ عظیم الشان ہستی ! اصل بات یہ ہے کہ اللہ کی رحمت سے تو ، بس کافر ہی مایوس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا کرتے ہیں۔"

(اس مثال میں، اِنَّہٗ ضمیر شان ہے۔)

۳۔ ضمیر شان کا مقصد تعظیم اور تفخیم ہوتا ہے۔

ضمیر قصہ

ضمیر شان، اگر مونث ہو تو ضمیر قصہ کہلاتی ہے۔ یہ بھی جملے سے پہلے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

(فَاِنَّھَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ) (الحج: ۴۶)

"کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں، بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں۔"

(اس مثال میں، اِنَّھَا ضمیر قصہ ہے۔)

۱۔ بعض اوقات، ضمیر قصہ منفصل ہوتی ہے۔ جیسے:

ھِیَ القبیلۃُ خَائِنَۃٌ "وہی ہے وہ قبیلہ جو بدعہد ہے۔"

۲۔ بعض اوقات ضمیر قصہ متصل ہوتی ہے۔ جیسے: اِنَّھَا القَنَاعَۃُ غِنًی

"بلاشبہ صحیح بات یہی ہے کہ، قناعت تونگری ہے۔"

ضمیرِ فصل یا ضمیرِ عماد

بعض اوقات، مبتداء اور خبر کے درمیان، یا پھر اسم اور خبر کے درمیان، جبکہ یہ معرفہ ہوں: ایک اسم ضمیر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس اسم ضمیر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے بعد آنے والا اسم، خبر ہے، صفت نہیں ہے۔ ضمیر فصل کو ضمیرِ عماد (Pronoun of Support) بھی کہتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ اِنَّ الوَلَدَ ھُوَ المُجْتَھِدُ "یقیناً یہ لڑکا، یہی محنتی ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ (اِنَّهٗ | هُوَ | الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (القصص: ۱۶)

"چنانچہ اللہ نے اس کی مغفرت فرما دی، اللہ غفور الرحیم ہے"

(اس مثال میں، ضمیر فصل ہے۔)

۳۔ (وَاُولٰٓئِكَ | هُمُ | الْمُفْلِحُوْنَ) (البقرۃ: ۵) "اور وہی فلاح پانے والے ہیں"

(اس مثال میں هُوَ ضمیر فصل ہے۔)

۴۔ اَلْاُمَّهَاتُ | هُنَّ | الْفَاضِلَاتُ "مائیں، وہی تو فاضلات ہیں"

تنبیہ: اس طرح کے جملوں میں، ضمیر فصل نکال دی جائے تو یہ جملہ، مرکب توصیفی بن جاتا ہے اس لیے اس ضمیر کو ضمیر فاصل کا نام دیا گیا ہے یہ ضمیر خبر اور صفت میں امتیاز کرتی ہے۔

ضمیر جمع کی حرکات

ضمیر جمع کی، تین (۳) صورتیں ہوتی ہیں۔

۱۔ پہلی صورت میں، آخری حصہ | ساکن | ہوتا ہے۔ جیسے:

هُمْ، لَهُمْ، تَبْلُكُمْ، جَاءَ هُمْ، اور اِيَّاكُمْ وغیرہ

۲۔ دوسری صورت میں، آخری حصے میں | واؤ | کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (اَ | نُلْزِمُكُمُوْ | هَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ) (هود: ۲۸)

"کیا ہم (اللہ کی رحمت کو) تم لوگوں پر زبردستی لازم کر دیں؟

جبکہ تم اس رحمت کو ناپسند کرتے ہو"

یہاں نُلْزِمُكُمْ کے بجائے نُلْزِمُكُمُوْ استعمال ہوا ہے۔

یعنی ضمیر جمع كُمْ کے بجائے كُمُوْ استعمال کی گئی ہے۔

۲۔ (فَقَدْ | رَاَيْتُمُوْ | هُ) (آل عمران: ۱۴۳) "چنانچہ یقیناً تم لوگوں نے اسے دیکھ لیا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں رَأَيْتُمْ کے بجائے رَأَيْتُمُو استعمال کیا گیا ہے۔

۳۔ تیسری صورت میں، آخری حصے پر پیش (ضمہ) لگا دیا جاتا ہے، جب اسے اَلْ سے ملانا ہو۔ جیسے:

۱۔ (عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ) (البقرۃ: ۶۱)

(کہا جاتا ہے، هُمْ اصل میں هُمُو ہے، واؤ کو حذف کیا گیا ہے اور میم کو ساکن لیکن اگلے لفظ سے اتصال کے لیے پیش کو لوٹایا گیا ہے۔

۲۔ (فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ) (البقرۃ: ۹۳)

۳۔ (نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ) (سبا: ۹)

ضمیرِ غائب کی چار حرکتیں

ضمیرِ غائب، کے لیے چار (۴) حرکتیں استعمال کی جاتی ہیں۔

۱۔ پیش:

بعض اوقات ضمیرِ غائب کے لیے، پیش استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اس صورت میں ہوتا ہے، حرف ساکن کے بعد آئے، یا الف کے بعد آئے، اس کے بعد اَلْ ہو۔ جیسے:

عَنْهُ، مِنْهُ، فَاعْبُدْهُ اٰتَيْنَاهُ اَنْزَلْنٰهُ، اَخُوْهُ، اِطْرَحُوْهُ

شَرُوْهُ، (اَلْقَوْهُ، اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ) (الاعراف: ۵۴)

۲۔ اُلٹا پیش:

بعض اوقات، الٹا پیش استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب ضمیر غائب ہٗ سے پہلے آنے والا متحرک حرف، مفتوح ہو یا مضموم ہو۔ جیسے:

لَهٗ، رَسُوْلَهٗ، يَسْمَعُهٗ، اِنَّهٗ، كُلُّهٗ، نِعْمَتَهٗ، اَكَلَهٗ، دَلْوَهٗ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبَّهٗ	نُعَلِّمَهٗ ،	تَمِيمَةٍ	رَأْيِنَهٗ	أَكْبَرْنَهٗ

۳۔ زیر:

جب ضمیرِ غائب، یا (ی) کے بعد آئے، یا کسْرَۃ کے بعد آئے، یا حروفِ جر کے بعد آجائے، تو زیر لگائی جاتی ہے۔ جیسے:

۱۔ یاء (ی) کے بعد زیر کی مثالیں:

عَلٰی + هُمْ = عَلَيْهِمْ (یہاں هُمْ کو هِمْ پڑھا جائے گا)

يَأْتِي + هُمْ = يَأْتِيهِمْ (یہاں هُمْ کو هِمْ پڑھا جائے گا)

۲۔ کسرہ کے بعد زیر کی مثالیں:

بِ + هُمْ : بِهِمْ

فِي + رِحَالِ + هُمْ : فِي رِحَالِهِمْ

إِلٰى + أَهْلِ + هُمْ : إِلٰى أَهْلِهِمْ

إِلٰى + أَبِي + هُمْ : إِلٰى أَبِيهِمْ

۳۔ حروفِ جر کے بعد کی مثالیں:

إِلَيْهِ فِيْهِ عَلَيْهِ

۴۔ کھڑی زیر:

بعض اوقات ضمیرِ غائب کے لیے، کھڑی زیر استعمال کی جاتی ہے۔ جب ضمیر سے ماقبل متحرک حرف، مکسور ہو۔ جیسے:

۱۔ حروفِ جر (زیر) کے بعد کھڑی زیر: جیسے

بِ + هٗ : بِهٖ

۲۔ کھڑی زیر بحیثیتِ مضاف الیہ: جیسے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ قَبْلِهٖ | مِنْ بَعْدِهٖ | فِيْ إِخْوَتِهٖ | عَلٰى أَمْرِهٖ

عَنْ نَفْسِهٖ ، بِتَاوِيْلِهٖ ، بِدَارِهٖ (بِ + دَارُ + ہ = بِدَارِهٖ)

تنبیہ: قرآن مجید میں ایک مقام پر، عَلَيْهِ کے بجائے عَلَيْهُ استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ عَلَيْهِ کی ہ کے بعد ایک ساکن حرف آیا ہے۔ ایسی صورت میں پیش اور زیر دونوں اجازت ہے (اعراب القرآن۔ محی الدین الدرویش)

(وَمَنْ أَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا) (الفتح: ۱۰)

"اور جو اس عہد کو وفا کرے گا، جو اس نے اللہ سے کیا ہے، اللہ عنقریب اس کو بڑا اجر عطا فرمائے گا"

ضمیر یائے متکلم

ضمیر یائے متکلم (ی)، دو (۲) صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے۔

۱۔ اسم کے ساتھ: جیسے: دِيْنِيْ ، کِتَابِيْ | رَسُوْلِيْ | حُزْنِيْ

۲۔ فعل کے ساتھ: جیسے: جَاءَ + ی = جَاءَنِيْ

آپ نے نوٹ کیا، یہاں فعل اور یاء کے درمیان ایک نون کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس نون کو نون وقایہ کہتے ہیں، جو زیر پر مبنی حرف (ء) کو، یعنی فعل ماضی (جَاءَ) کے آخری حرف ءَ کو زیر سے بچا رہا ہے۔

نون وقایہ Noon of Protection

نون وقایہ، یائے متکلم کو، فعل سے، حروفِ مشابہ بالفعل سے، یا پھر حرف سے جدا کرتا ہے، نون وقایہ کے آخری حصّے کو تغیُّر سے بچا لیتا ہے۔

نون وقایہ کی کچھ اور مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ فعل ماضی کے بعد نون وقایہ:

آَهْلَكَنِي ، تَوَفَّيْتَنِي ، لُمْتُنَّنِي ، آَكْرَمَنِي ، عَلَّمَنِي ، بَلَغَنِي

۲۔ فعل مضارع کے بعد نون وقایہ:

يُهْلِكُنِي ، لَيَحْزُنُنِي ، يُعَلِّمُنِي

۳۔ فعل امر کے بعد نون وقایہ:

آَعْطِينِي ، ائْتُونِي ، تَأْتُونِي ، عَلِّمْنِي

۴۔ حروف مشبہ بالفعل کے بعد نون وقایہ:

۱۔ (إِنَّ + ن + ی) : إِنَّنِي (إِنِّي بھی استعمال ہوتا ہے۔)

۲۔ (إِنَّ + ن + نَا) : إِنَّنَا (إِنَّا بھی استعمال ہوتا ہے۔)

۳۔ (يَا لَيْتَ + ن + ی) : يَا لَيْتَنِي

۴۔ لَكِنَّ + ن + ی) : لَكِنَّنِي

۵۔ حروفِ جر کے بعد نونِ وقایہ:

۱۔ مِنْ + ن + ی = مِنِّي

۲۔ عَنْ + ن + ی = عَنِّي

۳۔ مِنْ + ن + نَا = مِنَّا

مِنِّي إِلَى الْحَبِيْبِ سَلَامٌ

"میری طرف سے حبیب دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پہنچے"

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا (الحديث)

"وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے، جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، اور ہمارے بڑوں کا احترام نہیں کرتا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۷۷

اِسم کی تعرِیف Definition of Noun

اَلْ کے ذریعے، اسم کو مُعَرَّف کیا جاتا ہے۔ اسم کی تعریف اور تنکیر میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ آیئے، اَلْ کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

(اَلْ) کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اَلْ حرف التعریف

۲۔ اَلْ اسم موصول

۳۔ اَلْ زائدہ

اَلْ حرف التعریف

اَلْ حرف تعریف ہے، اسے لامُ التعریف بھی کہا جاتا ہے۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ یہ لام، جب اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ بن جاتا ہے۔

جیسے : کتابٌ سے **اَلکِتَابُ**

معنی کے لحاظ سے لام تعریف کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اَلْ جِنسِیَّہ ۲۔ اَلْ عَہدِیَّہ

۳۔ اَلْ برائے بیانِ حقیقت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَل کی مختلف قسمیں

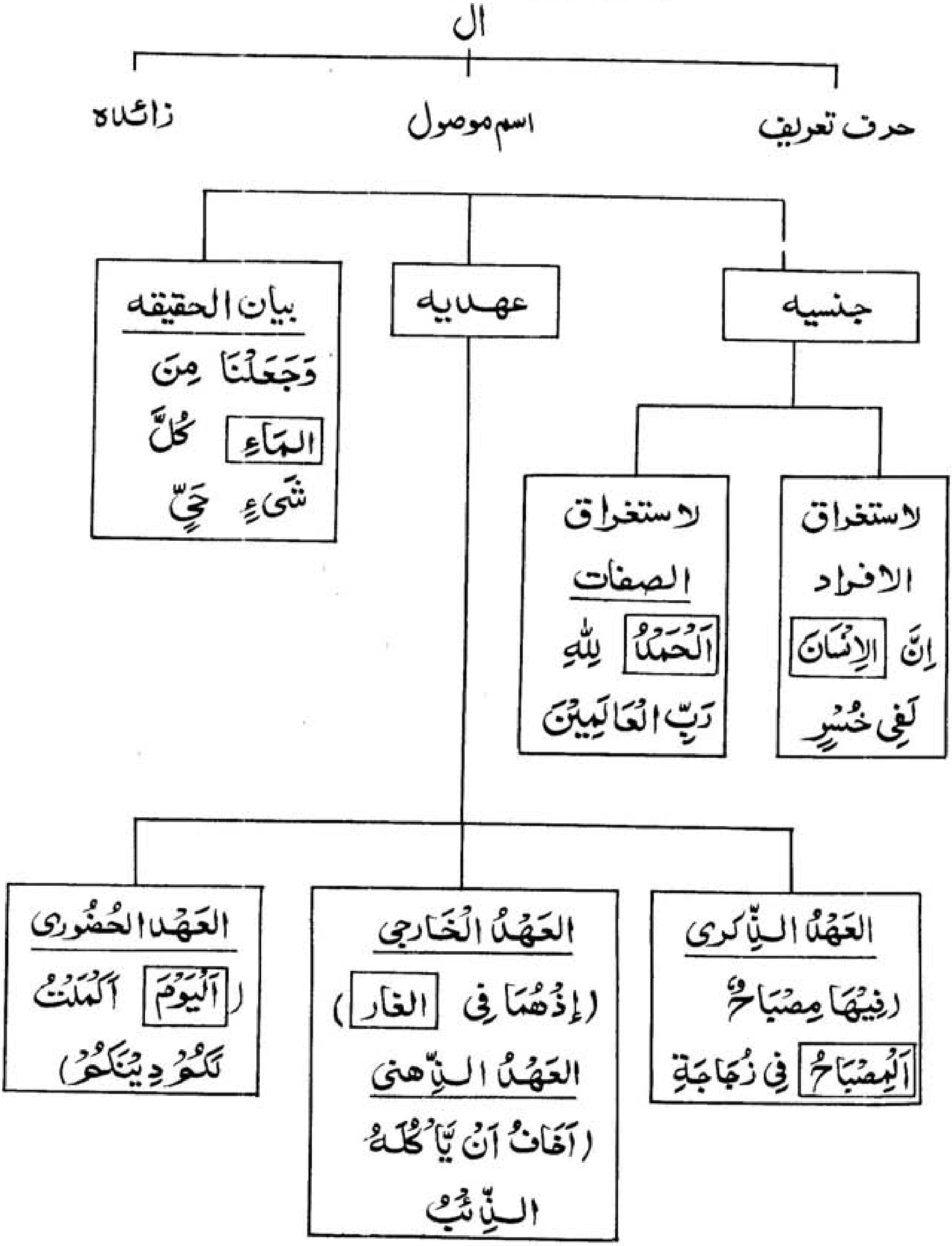

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ لامُ الجِنس

۱۔ لامُ الجنس، کسی جنس کی حقیقت بیان کرتا ہے۔

۲۔ لامُ الجنس میں، کوئی مخصوص شخص مقصود نہیں ہوتا، بلکہ پوری جنس مراد ہوتی ہے۔

لامِ جنس میں استثناء، جائز نہیں ہوتا۔

۳۔ لامُ الجنس میں، کسی خاص فرد یا افراد کا خیال، متکلم کے ذہن میں نہیں ہوتا۔

جیسے: ذیل کی مثال میں، اَلرَّجُلُ کا لفظ، اَلمَرْءَۃُ کے مقابل آیا ہے۔

۱۔ اَلرَّجُلُ اَفْضَلُ مِنَ الْمَرْءَةِ

"مرد کی جنس، عورت کی جنس سے افضل و برتر ہے۔"

۲۔ اَلْاِنْسَانُ حَیَوَانٌ نَاطِقٌ

"انسان ایک بولنے والا جاندار ہے۔"

۳۔ (خُلِقَ اَلْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا) (النساء: ۲۸)

"انسان کو، کمزوری کی حالت میں، پیدا کیا گیا ہے۔"

۴۔ لامُ الجنسِیَّۃِ کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ لامُ الاستغراق برائے افراد

۲۔ لامُ الاستغراق برائے صفات

استغراق (Totality) ہر فردِ جنس پر، عمومیت کے ساتھ دلالت کرتا ہے۔

۲۔ لامُ الاستغراق برائے افراد

لامُ الاستغراق میں، اس جنس کے تمام افراد مراد ہوتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے : ﴿ اِنَّ **الْاِنْسَانَ** لَفِیْ خُسْرٍ ﴾ (العصر : ۱)

"تمام انسان (افراد) خسارے میں ہیں"

یہاں اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ کا مطلب ہے، کُلُّ اِنْسَانٍ فی خُسْرٍ

نوٹ : بعض علماء نے، لام الجنس اور لامُ الا ستغراق میں فرق کیا ہے، جبکہ بعض دیگر علماء نے، لامُ الاِستغراق کو، لام الجنس کی ایک قسم قرار دیا ہے۔
پہلے گروہ کے نزدیک، لام الجنس میں، افراد ملحوظ نہیں ہوتے، لیکن لام الاستغراق میں افراد ملحوظ ہوتے ہیں، اسی لیے اس میں استثناء (چند افراد کا الگ کرنا) جائز ہے۔

ا۔ لام الاستغراق برائے صفات

یہ لام، جنس صفات کی حقیقت بیان کرتا ہے۔ جیسے :

۱۔ اَنْتَ **الرَّجُلُ** "تم ہی مرد ہو"

یہاں رَجُلُ کی تعریف کا مطلب ہے کہ اَنْتَ میں تمام رجالی صفات موجود ہیں۔

۲۔ **اَلْحَمْدُ** لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الفاتحہ)

"تمام تعریفیں، کائنات کے رب، اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں"

یہاں حَمْدُ کو مُعَرَّف کیا گیا ہے۔ یعنی حمد کی تمام صفات اور حمد کی تمام نوعیتیں اور قسمیں، صرف اور صرف اللہ ہی کے لیے ہیں۔

۳۔ ﴿ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ **بِالْهُدٰی** وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی **الدِّیْنِ** كُلِّهٖ ﴾ (الصف : ۹)

"وہی تو ہے، جس نے اپنے رسول کو، اَلْهُدٰی (ہدایت) کے ساتھ اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے، تاکہ اسے پورے کے پورے اَلدِّیْن پر غالب کر دے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں هُدًی اور دِین دونوں کو مُعرّف کیا گیا ہے۔

اسلام کو تمام جنسِ دین پر غالب کرنے کے لیے لازم کیا گیا ہے۔ الدین کا مطلب حاکمیت، غلبہ، تسلط، قانون، ضابطہ، طریقہ، رسم و رواج، جزا و سزا اور قیامت ہے۔ یعنی اس نوعیت اور اس جنس کی ساری قسموں پر الدین کا اطلاق ہوگا۔

۴۔ (وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ) (الانفال ۳۹)

"ان کافروں سے جنگ کرو۔ یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے، اور الدین پورے کا پورے اللہ کے لیے ہو جائے۔"

(یہاں الدین سے مراد، اسلامی حکومت کی، زندگی کے تمام شعبوں میں، کامل بالادستی ہے۔ یعنی کافر، حکومت کو تسلیم کرلیں، جزیہ ادا کریں، شورش سے پرہیز کریں۔)

۵۔ (عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ) (الحشر: ۲۲)

"تمام چھپی ہوئی اور تمام ظاہر چیزوں کا جاننے والا۔"

۶۔ (ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ) (البقرۃ: ۲)

"یہ الکتاب ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔"

(یہاں اَل برائے استغراق ہے، جو تمام افراد کو، یا تمام صفات کو مستغرق کر لیتا ہے۔ مطلب ہے قرآن، تمام کتابوں کی صفات اور خصوصیات کا جامع ہے۔)

۲۔ اَلْ عَهْدِيَّہ

لامُ العهدیہ، وہ اَل ہے، جو کسی متعین اور مَعْهود کی طرف اشارہ کرتا ہو۔ خواہ مَعْهود کا پہلے ذکر ہوا ہو، یا معہود محض ذہن میں ہو، یا معہود حاضر و موجود ہو۔

(To indicate previous knowledge)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ لام العہد یہ کی چار (۴) قسمیں ہیں۔

۱۔ العَهْدُ الذكري	۲۔ العَهْدُ الذهني
۳۔ العهدُ الخارجي	۴۔ العهدُ الحُضُوري

۱۔ لامِ العَهدِ الذِكرِی

بعض اوقات، کلام کا اسلوب ایسا ہوتا ہے کہ پہلے جملے میں، ایک نکرہ اسم استعمال کیا جاتا ہے، اور دوسرے جملے میں، مُعَرَّف باللام۔ یہاں اسم کی تعریف کا مقصد، پچھلے حوالے کو تازہ کرنا ہوتا ہے۔

سامع اور قاری، متکلم کی طرح، اس مُعَرَّف اسم سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔

ایسے مُعَرَّف اسم کو **معہود ذکری** کہتے ہیں۔ اور اَل کو، لامُ العَهد الذکری کہتے ہیں۔ اس اَل کے ذریعے، معہود اور متعین شخص یا شئے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

جَاءَ **الأَمِيْرُ** (جناب امیر تشریف لے آئے)

یہاں الأَمِيْرُ سے وہ خاص امیر مراد ہے، جس کو متکلم اور مخاطب دونوں جانتے ہیں۔ اس امیر کا پچھلے جملوں میں یا پچھلی گفتگو میں ہو چکا ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ، **اَلْمِصْبَاحُ** فِيْ زُجَاجَةٍ) (النور: ۳۵)

"اُس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے: طاق میں ایک چراغ، چراغ ایک فانوس میں"

اس مثال میں **پہلا مصباح نکرہ ہے** اور **دوسرا مُعَرَّف** ہے۔

چونکہ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، اس لیے یہ لام العهد الذکری ہے۔

۲۔ (اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ، **اَلزُّجَاجَةُ** كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ) (النور: ۳۵)

" چراغ ایک فانوس میں، اس فانوس کا یہ حال کہ جیسے موتی کی طرح چمکتا ستارا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مثال میں پہلا | زُجَاجَةٍ نکرہ | ہے اور | دوسرا مُعَرَّف | ہے۔

۳۔ (اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ٥ فَعَصٰی فِرْعَوْنُ | الرَّسُوْلَ |) (المزمل: ۱۵، ۱۶)

"ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا، فرعون نے اُس رسول کی بات نہ مانی"

اس مثال میں پہلا رَسُوْلًا نکرہ ہے، اور دوسرا الرَّسُوْلَ معرَّف ہے۔

۲۔ لامُ العَهْدِ الذِّهْنِيّ

بعض اوقات، کسی خاص اسم کو مُعَرَّف بِاللّام کیا جاتا ہے، یہ اسم متکلم کے ذہن میں ہوتا ہے اور خارج میں اس کا تعین نہیں ہو سکتا اور متکلم اس کی اہمیت کا اظہار کرنا چاہتا ہے۔ اگرچہ اس اسم کا ذکر پچھلے جملے اور پچھلی گفتگو میں نہیں ہوتا، لیکن مخاطب سمجھ جاتے ہیں۔ جیسے:

(وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ | الذِّئْبُ |) (یوسف: ۱۳)

"اور مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں اسے بھیڑیا نہ پھاڑ کھائے"

(اس مثال میں، الذِّئْبُ سے مراد، حضرت یعقوبؑ کے ذہن میں، کوئی بھیڑیا تھا، متعین نہیں، لیکن بعض علمائے نحو کے نزدیک لام العهد الذهنی، پر مشتمل اسم، اسم نکرہ ہی کی طرح ہوتا ہے۔)

۳۔ لامُ العَهْدِ الخارجي

لام العهد الخارجی

۱۔ (اِذْ هُمَا فِي | الْغَارِ |) (التوبہ: ۴۰)

"جب وہ دونوں اس غار میں تھے"

اس مثال میں متکلم اور مخاطب دونوں کو معلوم ہے کہ الغار کونسا غار ہے؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ اس کا ذکر پہلے نہیں ہوا۔ یہ عھدِ ذِکری نہیں ہے۔ بلکہ یہ عھدِ خارجی ہے۔ یہ وہی مخصوص غار ہے، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ تھے۔

۲۔ (إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ) (الفتح : ۱۸)

"جب صحابہؓ، اس درخت کے نیچے تم سے، بیعت کر رہے تھے"

(متکلم اور مخاطبین کو معلوم تھا کہ الشَّجَرَة سے مراد کونسا درخت ہے؟ جس کے نیچے بیعت رضوان لی گئی تھی۔)

۴۔ لامُ العَهدِ الحُضُورِی

بعض اوقات، کسی حاضر چیز کے اظہار کے لیے، اسم کو مُعَرَّف بِاللّام کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ) (المائدہ : ۳)

"آج کے دن، میں نے تمہارے لیے، تمہارا دین مکمل کر دیا ہے"

اس مثال میں، اَلْيَوْمَ کو مُعَرَّف کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ یہ وہ خاص دن تھا، جس کے بارے میں مخاطبین، نہ صرف اچھی طرح جانتے تھے، بلکہ اُس دن حاضر و موجود تھے۔

۲۔ (اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ) (المائدۃ : ۵)

"آج، تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئیں"

اَلْ برائے بیانِ حقیقت

بعض اوقات، بیانِ حقیقت کے لیے، اسم کو مُعَرَّف بِاللّام کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ أُحِبُّ الصِّدْقَ وَأُبْغِضُ الْكِذْبَ

"میں سچائی کو پسند کرتا ہوں اور جھوٹ سے نفرت"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ (وَجَعَلْنَا مِنَ **الْمَآءِ** كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ) (الانبیاء: ۳۰)

"اور ہم نے، ہر زندہ چیز کو، پانی سے پیدا کیا ہے"

یہاں الْمَآءِ کی تعریف، بیانِ حقیقت کے لیے ہے۔

۳۔ (أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ **الْكِتٰبَ** وَ **الْحُكْمَ** وَ **النُّبُوَّةَ**)

"یہ وہ لوگ تھے، جن کو ہم نے کتاب اور حکم اور نبوت عطا کی تھی" (الانعام: ۸۹)

(یہاں النُّبُوت کی حقیقت، بیان کی گئی ہے۔ پہلے مقید الفاظ الکتاب اور الحکم استعمال کیے گئے۔ پھر نبوت کا ایک جامع لفظ استعمال کیا گیا ہے۔)

نوٹ: یاد رہے کہ الْ کی یہ اقسام لغوی ہیں، معنوی نہیں ہیں۔

۲۔ الْ موصولہ

جو الْ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے، وہ عموماً موصولہ ہوتا ہے۔

یہ الْ، اسم موصول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ **اَلضَّارِبُ** زَيْدًا کا مطلب ہے اَلَّذِي ضَرَبَ زَيْدًا

"جس نے زید کو مارا"

۲۔ **اَلْمَضْرُوْبُ** غُلَامُهٗ کا مطلب ہے اَلَّذِي ضُرِبَ غُلَامُهٗ

"جس کے غلام کو مارا گیا"

۳۔ الْ زائدہ

الْ زائدہ، اسم عَلَم پر داخل ہوتا ہے، اور زائدہ ہوتا ہے، کیونکہ اسم علم خود ہی پہلے سے معرفہ ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسمِ عَلَم سے پہلے، اَلْ اگاکر مزید معرفہ بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، لیکن بعض اوقات اہلِ زبان، اسم عَلَم پر بھی یہ اَلْ لگا دیتے ہیں۔

عَلَم پر اَلْ زائدہ کی چار (۴) قسمیں ہیں۔

۱۔ وہ ال زائدہ، جو انسانوں کے ناموں پر لگایا جاتا ہے۔

۲۔ وہ ال زائدہ، جو ملکوں کے ناموں پر لگایا جاتا ہے۔

۳۔ وہ ال زائدہ، جو شہروں کے ناموں پر لگایا جاتا ہے۔

۴۔ متفرق چیزوں پر۔ جیسے:

| اللَّاتُ |، | الْعُزّٰى | (بتوں کے نام)

النَّجْمُ (مجاہدؒ کے نزدیک، اس سے مراد ثُرَیّا ہے۔)

لوگوں کے نام کے ساتھ، اَلْ زائِدہ

۱۔ اسم علم پر، اَلْ زائدہ کی مثالیں حسبِ ذیل ہیں۔

اَلْحَسَنُ، اَلْحُسَيْنُ، اَلْخَلِيلُ، اَلْفَضْلُ، اَلْعَبَّاسُ، اَلنُّعْمَانُ، اَلْحَارِثُ

۲۔ یہ بات واضح ہو کہ ہر اسم عَلَم پر اَلْ نہیں لگایا جا سکتا۔ اہلِ زبان نے جہاں مناسب سمجھا، وہیں وہ استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: اَلْمُحَمَّدُ، اَلْمَحْمُودُ ہرگز ہرگز نہیں کہا جاتا۔

| اَلْحَسَنُ | وَ | اَلْحُسَيْنُ | سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ (ترمذی لحسنٌ صحیحٌ)

"حسنؓ اور حسینؓ جنت کے نوجوانوں کے دو (۲) سردار ہیں"

ملکوں کے نام کے ساتھ اَلْ زائدہ

اکثر اوقات، ملکوں کے نام پر بھی، اَلْ زائدہ لگا دیا جاتا ہے۔ جیسے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلشَّامُ ، اَلرُّوْمُ ، اَلْهِنْدُ ، اَلْيَمَنُ ، الْأُرْدُن ، العراق وغیرہ

شہروں کے نام کے ساتھ اَلْ زائدہ

۱۔ شہروں کے نام سے پہلے ، اَلْ زائدہ کبھی کبھار آتا ہے۔ جیسے :

اَلْمَدِيْنَةُ اَلْجُبَيْلُ اَلْخُبَرُ اَلْمُوْصِلُ اَلدَّمَامُ ، اَلْقَاهِرَةُ

(مَدِيْنَةٌ ہر بڑے شہر کو کہہ سکتے ہیں ، لیکن اَلْمَدِيْنَةُ سے مراد ، شہرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔)

۲۔ زیادہ تر شہروں کے ناموں کے ساتھ ، لام تعریف نہیں لگایا جاتا۔

جیسے : مَكَّةُ ، مِصْرُ ، بَغْدَادُ ، لَاهُوْرُ ، جَدَّة ،

مَسْقَطُ ، صَنْعَاءُ ، عَمَّانُ ، خَيْبَرُ ، بَارِيْس

حصر کے لیے ، اَلْ کا استعمال

خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے ، لیکن حصر کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے ، خبر پر اَلْ لگایا جاتا ہے۔ جیسے :

اَلدِّيْنُ اَلنَّصِيْحَةُ (صحیح مسلم)

"دین ، اخلاص مندی ہی کا نام ہے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۷۸

اسم کی تنکیر اور اس کی قسمیں

پچھلے سبق میں آپ الُ لگا کر اسم کو معرف کر لینے کا اصول پڑھ چکے ہیں۔ اب اسم کی تنکیر ملاحظہ فرمائیے۔

اسم کی تنکیر کے کئی اسباب ہوتے ہیں۔ یہاں چند ایک کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

۱۔ تنکیر وحدت

تنکیر وحدت، "ایک" (واحِد) کے معنی میں استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

(وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى) (القصص: ۲۰)

"پھر، ایک آدمی، شہر کے پرے سرے سے دوڑا ہوا آیا۔"

یہاں رَجُلٌ کی تنکیر سے مراد، وحدت یعنی "ایک آدمی" ہے۔

۲۔ تنکیر نوع

تنکیر نوع، اسم کی نوعیت یا قسم کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (هٰذَا ذِكْرٌ) (ص: ۴۹)

یہاں ذِکْرٌ کی تنکیر کا مطلب ہے " یہ ذکر کی ایک خاص قسم یا نوع ہے "

۲۔ (عَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ) (البقرۃ: ۸)

"ان کی آنکھوں پر، ایک خاص نوعیت کا پردہ ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ (وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ) (البقرة : ۹۶)

"تم ان لوگوں کو، سب سے بڑھ کر، جینے کا حریص پاؤ گے۔"

۳۔ تنکیرِ تعظیم

تنکیرِ تعظیم (Enhancement) کسی چیز کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ) (البقرة : ۲۷۹)

"تو آگاہ ہو جاؤ! (تمہارے خلاف) اعلانِ جنگ ہے!"

یہاں حَرْبٌ کی تنکیر کا مطلب تفخیم و تعظیم ہے۔

"جنگ ہے! سنو جنگ!" کوئی معمولی بات نہیں!

۲۔ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (اخلاص : ۱)

"کہو، وہ اللہ ہے، یکتا!"

۳۔ (وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ) (آل عمران : ۷۷)

"تو ان کیلئے سخت دردناک سزا ہے! سزا!"

۴۔ (وَ سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوْتُ) (مریم : ۱۵)

"سلام ہے ان پر! سلام! جس روز کہ وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ مرے۔"

۵۔ (سَلٰمٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ) (الصافات : ۱۰۹)

"سلام ہے ابراہیم پر! سلام! (معمولی بات نہیں)"

۶۔ (اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ) (البقرة : ۲۵)

"ان کے لیے باغات ہیں! باغات!"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ تنکیرِ تحقیر

تنکیرِ تحقیر، تحقیرِ شان کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا) (الجاثیة: ۳۲)

"(کافر کہتے ہیں) ہم تو بس ایک (ہلکا سا) گمان سا رکھتے ہیں (یقین نہیں رکھتے)۔"

(اس مثال میں، ظَنًّا یعنی گمان کی تنکیر، حقارت کے لیے ہے۔)

۲۔ (مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ٥ مِن نُّطْفَةٍ) (عبس: ۱۸، ۱۹)

"کس (حقیر) چیز سے، اللہ نے اسے پیدا کیا؟ نطفہ کی ایک بوند سے؟"

۵۔ تنکیرِ تکثیر

تنکیرِ تکثیر، کثرت کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے: (أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا؟) (الشعراء۴۱)

"(جادوگروں نے پوچھا؟) کیا ہمارے لیے (کثیر یقینی) انعام ہے؟"

یہاں أَجْرٌ کی تنکیر کا مطلب ہے، أَجْرٌ وَافِرٌ جَزِيلٌ "بہت زیادہ اجر"

(فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ) (آلِ عمران: ۱۸۴)

"تو (بہت سے) رسول جھٹلائے جا چکے ہیں۔"

۶۔ تنکیرِ تقلیل

تنکیرِ تقلیل، کسی چیز کی قلت کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ) (التوبة: ۷۲)

(اور جنت کی ان نعمتوں کے علاوہ انہیں) سب سے بڑھ کر، اللہ کی خوشنودی حاصل ہوگی۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں رِضْوَانٌ کی تنکیر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی معمولی سی رضا بھی جنت کے باغات اور مساکن سے بہتر ہے۔

۲۔ (سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا) (الاسراء : ۱)

"بے عیب ہے وہ ہستی، جو اپنے بندے (محمدؐ) کو لے گیا، ایک رات "

میں لَیْلًا کی تنکیر کا مطلب ہے۔ لیلًا قلیلًا یا بعضُ لَیْلٍ (یعنی رات کے ایک بہت ہی چھوٹے سے حصے میں، مکہ سے فلسطین کا سفر تمام ہوا۔)

۷۔ تنکیرِ تجاہُل

بعض اوقات تنکیر، تجَاھُل کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے :

(ھَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ یُّنَبِّئُكُمْ) (سبا : ۷)

"کیا ہم، تم لوگوں کو ایک ایسے شخص کے بارے میں، نہ بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے ؟ "

یہاں کافروں نے، رسولؐ کا نام لینے کے بجائے، تجَاھُل سے کام لیا اور رَجُلٌ کا لفظ استعمال کیا اور پھر الرَّجُلُ کے بجائے رَجُلٌ کی تنکیر کی گئی۔

۸۔ عدمِ تعَیُّن

بعض اوقات تنکیر، عدمِ تعَیُّن کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے :

ھَلْ ھُنَا رَجُلٌ ؟ "کیا وہاں کوئی شخص ہے ؟"

۹۔ اخفاءِ مُعَاملہ

بعض اوقات تنکیر، اخفائے مُعَاملہ کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ قَالَ [رَجُلٌ] "کسی آدمی نے کہا"

(یہاں مقصود یہ ہے کہ قائل کے نام کو پوشیدہ رکھا جائے۔)

۲۔ وَجَدْتُ [شَيْئًا] "میں نے ایک چیز پائی"

(یہاں مقصود یہ ہے کہ چیز کی نوعیت کو پوشیدہ رکھا جائے۔)

۱۰۔ نفی کے بعد عموم

بعض اوقات تنکیر، نفی کے بعد عموم کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے:

([مَا] لَكُم مِّنْ [إِلٰهٍ] غَيْرُهُ) (الاعراف: ٦٥)

"اللہ کے علاوہ، تمہارے لیے کوئی معبود نہیں"

(یہاں پہلے مَا سے، نفی کی گئی، پھر إِلٰهٍ کی تنکیر سے، عمومیت کا اظہار ہوا۔)

۱۱۔ اثبات کے بعد عموم

بعض اوقات تنکیر، اثبات کے بعد عموم کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے:

عَلِمْتُ كُلَّ [نَفْسٍ]

"میں نے ہر شخص کو جان لیا"

(یہاں عَلِمْتُ سے، پہلے علم کا اثبات کیا گیا ہے، پھر نَفْسٍ کی تنکیر سے عمومیت کا اظہار ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۷۹

اسمِ علَم کی قسمیں

اسمِ علَم. کسی مخصوص اور متعین اسمِ ذات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

اسمِ علَم کی پانچ (۵) قسمیں ہیں۔

۱۔ مفرد :

یک لفظی سادہ نام ہوتا ہے۔ جیسے : مُحَمَّدٌ ﷺ، مُوسٰی، نُوح

۲۔ مرکب : Composite

دو (۲) الفاظ سے مرکب ہوتا ہے، یہ مرکب اضافی، مرکب اسنادی، مرکب صوتی یا مرکب امتزاجی ہو سکتا ہے۔ جیسے : عَبْدُ اللّٰہِ،

۳۔ اسم علم جنسی : Proper Noun of Genus

کسی خاص جنس کے لیے، یہ نام وضع کیا جاتا ہے۔

جیسے : | اَبُو اَیُّوب | (اونٹ کی جنس کو کہتے ہیں)،

۴۔ کُنْیَّت : Filiation

جب آدمی کا اصل نام لینے کے بجائے، اسے اس کے والد، بیٹے، بھائی یا کسی اور رشتے دار سے منسوب کیا جائے، یہ کنیت کہلاتی ہے۔ کنیت کی جمع کُنیٰ ہے۔ یہ عموماً معزز افراد کے لیے، استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے اَبُو الْقَاسِم، رسول ﷺ کی کنیت ہے۔

عِلمِ حدیث میں، کنیت کی اہمیت کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعے سے کیجیے۔

ایک دفعہ حضرت امام بخاریؒ (المتوفی ۲۵۶ھ) نے، اپنے استاد امام فریابیؒ کی مجلس میں استاد سے ایک حدیث سنی، جس کی سند یہ تھی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُفیان عَنْ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ

حاضرین میں سے کسی نے بھی، حضرت سفیانؒ کے اوپر کے راویوں کو نہیں سمجھا، اس لیے کہ یہ سب نام، کنیت کے ساتھ مذکور تھے۔ امام بخاریؒ نے فرمایا:

ابو عروۃ — معمر بن راشدؒ (المتوفی ۱۵۴ھ) ہیں۔

ابو الخطاب، تابعی قتادہؒ بن دعامہ (المتوفی ۱۱۸ھ) ہیں۔

ابو حمزہ — صحابی حضرت انسؓ بن مالک (المتوفی ۹۳ھ) ہیں۔

اس کے بعد، امام بخاریؒ نے، مزید وضاحت کی کہ حضرت سفیان ثوریؒ (المتوفی ۱۶۱ھ) کا قاعدہ ہے کہ وہ مشہور راویوں کا ذکر، ان کی کنیت کے ساتھ کرتے ہیں۔ (مقدمہ فتح الباری)

۵۔ لقب: The Surname, Cognomen

لقب، دراصل کسی کے تعارف، کسی کی تعظیم، یا تحقیر کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

زَیْنُ الْعَابِدِیْن حضرت علیؒ (المتوفی ۹۴ھ) بن حسینؓ بن علیؓ کا لقب ہے۔ بعض القاب اگرچہ تحقیر کا پہلو رکھتے ہیں، لیکن اب ان کے استعمال میں تحقیر کا پہلو باقی نہیں رہا۔ جیسے:

۱۔ جَاحِظْ کا مطلب، وہ آدمی ہے جس کی آنکھ باہر نکلی ہوئی ہو۔ لیکن یہ مشہور نحوی عالم (المتوفی ۲۵۵ھ) کا لقب ہے۔ اس لیے اب معیوب نہیں رہا۔

۲۔ اخفش کا مطلب، وہ آدمی ہے جس کی نگاہ کمزور ہو، لیکن یہ بھی بصرہ کے ایک مشہور نحوی عالم (المتوفی ۳۱۵ھ) کا لقب ہے۔

اسلام میں، تحقیر کے لیے، القاب کا استعمال حرام کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ) (الحجرات ۱۱)

"ایک دوسرے کو، برے القاب سے مت یاد کرو"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسمائے عَلَم کی پانچ قسمیں اور مثالیں

اسمِ عَلَم مفرد

سَمِیْرٌ

مَکْحُوْلٌ

تَمِیْمٌ

اسمِ عَلَم مرکب

عَبْدُ اللّٰہِ

بَیْتَ لَحْمِ

تَابَّطَ شَرًّا

نَتْحُ اللّٰہِ

بَعْلَبَکُّ

اسمِ عَلَم جنسی

اَبُوالمَضَاءِ (گھوڑا)

اَبُوجَعْدَۃَ (بھیڑیا)

ذُؤَالَۃُ (بھیڑیا)

اَبُوالحَارِثِ (شیر)

اُمُّ عَامِرٍ (بجو)

اُمُّ قَشْعَمٍ (موت)

بِنْتُ طَبَقٍ (کچھوا)

نُجَارِ (بو)

سُبْحَانَ (تسبیح)

اسمِ عَلَم کنیت

اَبُو فَارِسٍ

اَبُو اُمَامَۃَ

اُمُّ الْمُؤمِنِیْنَ

اُم کُلْثُوم

ابنُ السوداء

بِنْتُ حَارِثٍ

عَمُّ زُبَیْرٍ

خَالُ مُحَمَّدٍ

خَالَۃُ زَیْدٍ

اسمِ عَلَم لقب

زَیْنُ العَابِدِیْنَ (علی)

سیف اللّٰہِ (خالد)

اَنْفُ النَّاقَۃِ

(جعفر بن قریع)

الرَّشِیْدُ (خلیفہ)

جَاحِظُ (نحوی)

اَخْفَشُ (نحوی)

الشَّنْفَرٰی

ثَعْلَبُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۸۰

اَسمائے عَلَم کا اعراب

علم کی قسم	مرفوع	منصوب	مجرور
علم مفرد منصرف	مُحَمَّدٌ	مُحَمَّدًا	مُحَمَّدٍ
علم غیر منصرف	فِرعونُ	فرعونَ	فرعونَ
علم مرکب	عبدُ الرحمن	عبدَ الرحمن	عبدِ الرحمن
أسم علم جنسی	ابو الحارِثِ	ابا الحارِثِ	ابی الحارِثِ
اسم علم کی کنیت	اُمُّ المُؤمنین	اُمَّ المؤمنین	اُمِّ المؤمنین
اسم علم لقب	زینُ العابدین	زینَ العابدین	زینِ العابدین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۸۱

مرکبِ اضافی کی دو قسمیں

مرکب اضافی کے اسباق، آپ جلد اول میں پڑھ چکے ہیں۔ ان کا اعادہ کر لیجیے۔

۱۔ مرکب اضافی، مضاف اور مضاف الیہ پر مشتمل ہوتا ہے۔

۲۔ مضاف ہمیشہ خفیف ہوتا ہے۔ یعنی

۱۔ مضاف پر تنوین نہیں آتی۔ جیسے: رَبُّ الْعَالَمِیْن

۲۔ مضاف پر "ال" نہیں آتا۔ جیسے: اَمْرُ اللّٰہِ

۳۔ نون مثنیٰ ساقط ہو جاتا ہے۔ جیسے: یَدَا اَبِی لَھَبٍ

۴۔ نون جمع سالم مذکر، ساقط ہو جاتا ہے۔ جیسے: مُلَاقُوا اللّٰہِ

۳۔ مضاف الیہ، ہمیشہ مجرور رہتا ہے۔

مرکب اضافی کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اضافتِ لفظی — ۲۔ اضافتِ معنوی

اضافتِ لفظی

اضافتِ لفظی میں، اسم مشتق یعنی اسمِ فاعل یا اسمِ مفعول یا اسمِ صفت، بطورِ صفت مضاف ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ اسمِ فاعل کے وزن پر مضاف:

سَالِكُ الطَّرِيْقِ — فَالِقُ الْحَبِّ — بَالِغُ الْكَعْبَةِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُتَّبِعُ الحَقِّ | صَادِقُ الوَعْدِ | بَالِغُ اَمْرِهٖ

اَلسَّالِکُ طَرِیْقِ البَاطِلِ (غلط راستے کو اختیار کرنے والا۔)

۲۔ اسمِ مفعول کے وزن پر مضاف :

مَقْطُوعُ الیَدِ | مَخْدُومُ القَوْمِ | مَغْنُوبُ الغَضَبِ

۳۔ اسمِ صفت کے وزن پر مضاف :

حَسَنُ الوَجْهِ | بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ | نَجِیْبُ الطَّرَفَیْنِ

اضافتِ معنوی

اضافتِ معنویہ میں مضاف، ال (لامِ تعریف) کے بغیر ہی، معرفہ بن جاتا ہے۔ اس لیے اس پر ال کا اضافہ کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

یاد رکھیے اضافتِ معنوی میں کبھی اَلْ نہیں آسکتا۔ چنانچہ اَلدَّرْسُ الْمَسَاءِ کہنا غلط ہے (شام کا درس) بلکہ دَرْسُ الْمَسَاءِ کہنا صحیح ہوگا۔

مرکبِ اضافی میں معرّف باللّام مضاف

اضافتِ لفظی میں مضاف، معرفہ نہیں بنتا، اس لیے اس پر بوقتِ ضرورت 'ال' لگایا جا سکتا ہے۔ مضاف، اسمِ صفت ہوتا ہے۔ اور مضاف الیہ معانی کے لحاظ سے، مضاف کا فاعل ہوتا ہے، یا مضاف کا مفعول ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں اضافت کو، اضافتِ لفظی کہتے ہیں اور تین صورتوں میں مضاف پر اَلْ داخل ہو سکتا ہے۔ جیسے :

۱۔ جب مضاف، مثنیٰ ہو۔ جیسے :

اَلفَاتِحَا بِلَادِ الشَّامِ | خَالِدٌ وَ اَبُوعُبَیْدَۃَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ملک شام کے دو فاتح۔ حضرت خالدؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ ہیں۔"

❖ جَاءَ **الْمُكْرِمَا سَلِيْمٍ** "سلیم کی تکریم کرنے والے دو افراد آ گئے۔"

۲۔ جب مضاف، جمع مذکر سالم ہو، جیسے:

www.KitaboSunnat.com

❖ السَّاكِنُوا مَكَّةَ "مکہ کے ساکن کئی افراد۔"

❖ جَاءَ **الْمُكْرِمُو نَجِيْبٍ** "نجیب کی تکریم کرنے والے آ گئے۔"

۳۔ جب مضاف مفرد ہو، لیکن اس پر ال صرف اس وقت داخل ہو سکتا ہے، جب مضاف الیہ بھی معرف باللام ہو، جیسے:

❖ جَاءَ **الدَّارِسُ النَّحْوِ** "نحو پڑھنے والا آ گیا۔"

❖ جَاءَ الْقَارِئُ كِتَابِ الصَّرْفِ "کتاب صرف پڑھنے والا آ گیا۔"

اضافتِ لفظی اور اضافتِ معنوی کا فرق، ایک تقابلی جدول میں ملاحظہ فرمایئے۔

اضافتِ لفظی اور اضافتِ معنوی کا تقابلی جائزہ

	اضافتِ لفظی	اضافتِ معنوی
۱	اضافتِ لفظی میں مضاف، مضاف الیہ سے کوئی معنوی فائدہ حاصل نہیں کرتا۔	اضافتِ معنوی میں مضاف، مضاف الیہ سے معنوی فائدہ حاصل کرتا ہے۔
۲	مضاف الیہ سے، مضاف تخصیص کا فائدہ حاصل نہیں کرتا۔	مضاف الیہ، اسم نکرہ ہو سکتا ہے، جس سے مضاف، تخصیص کا فائدہ حاصل کرتا ہے جیسے فَكُّ رَقَبَةٍ : ایک گردن کا کھولنا۔
۳	مضاف الیہ سے، مضاف تعریف کا فائدہ	مضاف الیہ، اسم معرفہ ہو سکتا ہے، جس سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	حاصل نہیں کرتا۔ البتہ مضاف خفیف ہوجاتا ہے جیسے : عَالِمُ الْغَيْبِ : غیب کا جاننے والا۔	مضاف، تعریف کا فائدہ حاصل کرتا ہے۔ جیسے صَيْدُ الْبَحْرِ : سمندر کا شکار
۴	مضاف پر، تین صورتوں میں اَل (لام تعریف) آسکتا ہے۔ ۱۔ جب مضاف مفرد ہو، اور مضاف الیہ پر بھی اَل ہو۔ جیسے : اَلْمُتَّبِعُ الْحَقِّ : حق کا پیروکار ۲۔ جب مضاف اسم مثنیٰ ہو۔ جیسے اَلْمُكْرِمَا سَلِيْمٍ : سلیم کا اکرام کرنے والے دو افراد ۳۔ جب مضاف اسم جمع مذکر ہو جیسے : اَلْمُقِيْمُوا الصَّلٰوةِ : نماز کو قائم کرنے والے	مضاف پر، کبھی اَل (لام تعریف) نہیں آسکتا۔ جیسے : شام کا درس صحیح : دَرْسُ الْمَسَاءِ غلط : اَلدَّرْسُ الْمَسَاءِ
۵	اضافتِ لفظی میں مضاف اسم مشتق ہوتا ہے۔ مضاف الیہ، معنوی طور پر، مضاف کا فاعل یا مضاف کا مفعول ہوتا ہے۔ جیسے : صَادِقُ الْوَعْدِ : وعدے کو سچ کرنے والا	اضافتِ معنوی میں مضاف اسم جامد ہوتا ہے۔ جیسے : نُوْرُ الْقَمَرِ : چاند کی روشنی طَرِيْقُ السَّالِكِ : سالک کا راستہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَلِيْمُ الْقَلْبِ : دل کی سلامتی والا ۱۔ اسم فاعل کے وزن پر : جیسے : بَالِغُ الْكَعْبَةِ : کعبہ تک پہنچنے والا۔ ۲۔ اسم مفعول کے وزن پر : جیسے : مَقْطُوعُ الْيَدِ : کٹے ہاتھ والا۔ ۳۔ اسم صفت کے وزن پر : جیسے حَسَنُ الْوَجْهِ : خوبصورت چہرے والا	

اضافت لفظی کی قرآنی مثالیں

۱۔ ﴿وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ○ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَا أَصَابَهُمْ وَ الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾

(الحج : ۳۴، ۳۵)

" اور عاجزانہ روش اختیار کرنے والوں کو۔ جن کا حال یہ ہے کہ اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں، جو مصیبت بھی ان پر آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

اَلْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ اضافتِ لفظی کی مثال ہے۔ یہاں مضاف مُقِيْمِيْنَ، جو فاعل بھی ہے، خفیف ہو کر مُقِيْمِي ہو گیا ہے۔ مُعَرَّف بِاللَّام بھی ہے، جس سے وہ اَلْمُقِيْمِي بن گیا ہے۔ یہاں مضاف الیہ الصَّلٰوة مفعول کے معنیٰ میں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ (يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ) (المائدۃ، ۹۵)

"(اسے مویشیوں میں سے نذر دینا ہوگا) جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل آدمی کریں گے اور یہ نذرانہ، کعبہ کو پہنچنے والا ہے۔"

یہاں بَالِغَ مضاف ہے، فاعل کے وزن پر ہے۔ لیکن اَل استعمال نہیں ہوا۔

۳۔ (اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ) (الطلاق:۳)

"یقیناً، اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے (اپنا منصوبہ پورا کرنے والا ہے)۔"

۴۔ (اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى) (الانعام: ۹۵)

"یقیناً، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا، اللہ ہے۔"

۵۔ (عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ) (الحشر:۲۲)

"غائب اور ظاہر، ہر چیز کا جاننے والا۔"

۶۔ (اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ) (الحاقۃ: ۲۰)

"میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملنے والا ہے۔"

جمع کی مثالیں

۷۔ (اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً) (القمر: ۲۷)

"ہم ان کے لیے، فتنہ بنا کر، اونٹنی کو بھیجنے والے ہیں۔"

۸۔ (اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ) (البقرۃ: ۲۴۹)

"لیکن جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ ایک دن، اللہ سے ملنے والے ہیں۔"

۹۔ (مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ) (ابراھیم: ۴۳)

"(قیامت کے دن ظالم) سر اٹھائے ہوئے، بھاگے چلے جا رہے ہوں گے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یہاں مُقْنِعِیْنَ خفیف ہو کر مُقْنِعِی ہو گیا ہے۔)

۱۰۔ (وَ یَقُوْلُوْنَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ)

(الصافات : ۳۶)

"اور یہ لوگ کہتے ہیں : کیا ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں ؟ محض ایک دیوانے شاعر کے لیے"؟

مثنی کی مثال

۱۱۔ (اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ) (طٰهٰ : ۴۷)

"(اور کہو کہ) ہم دونوں، آپ کے رب کے فرستادے ہیں"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۸۲

متفرق مرکبات

مرکبات کے بارے میں، آپ جلد اول میں پڑھ چکے ہیں۔
یہاں، کچھ پرانی چیزوں کا اعادہ، اور کچھ نئے مرکبات کا ذکر مقصود ہے۔
دو یا دو سے زیادہ اسماء سے مرکب، ترکیبیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مرکبِ اضافی
۲۔ مرکبِ عددی
۳۔ مرکبِ اسنادی
۴۔ مرکبِ صوتی
۵۔ مرکبِ امتزاجی (غیر صوتی)

۱۔ مرکّبِ اِضافی — The Relative Compound

۱۔ مرکبِ اضافی، دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ مضاف اور مضاف الیہ۔
۲۔ پہلا حصہ عموماً خفیف ہوتا ہے اور دوسرا حصہ لازماً مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:
عَبْدُ اللّٰہِ — اَبُوْبَکْرٍ — رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ — صِیَامُ شَھْرَیْنِ اور
مُسْلِمُوْا مَکَّۃَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ مرکبِ عددی — The Numerical Compound

۱۔ مرکبِ عددی ، (گیارہ سے انیس تک) دو حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جیسے :

اَحَدَ عَشَرَ ، تِسْعَۃَ عَشَرَ

۲۔ مرکبِ عددی کے دونوں حصے، فتحہ (زبر) پر مبنی ہوتے ہیں۔ البتہ

۳۔ اِثْنَا عَشَرَ کا پہلا حصہ معرب ہوتا ہے اور دوسرا حصہ مبنی۔

۴۔ مرکبِ عددی کو، مرکب بنائی بھی کہتے ہیں۔

۳۔ مرکبِ اسنادی — The Referential Composite

۱۔ مرکبِ اسنادی، اسمِ علم ہے۔ پورے جملے پر مشتمل ہوتا ہے۔
دراصل طویل مرکب پر مشتمل، کسی آدمی، یا کسی شہر کا نام رکھ دیا جاتا ہے۔

۲۔ مرکبِ اسنادی، جملہ فعلیہ بھی ہو سکتا ہے اور جملہ اسمیہ بھی۔

۳۔ مرکبِ اسنادی، تینوں حالتوں میں، مبنی ہوتا ہے (یکساں اعراب رکھتا ہے)۔ جیسے :

بَنَی الْمُعْتَصِمُ مَدِیْنَۃَ سُرَّ مَنْ رَاٰی

" عباسی خلیفہ معتصم نے، شہر سُرَّ مَنْ رَاٰی کی تعمیر کی "

(سُرَّ مَنْ رَاٰی کا لفظی مطلب ہے، جس نے دیکھا وہ خوش ہوا، لیکن یہ عراق کے ایک شہر کا نام ہے اور جملۂ فعلیہ پر مشتمل ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ مرکب صوتی — The Vocal Compound

۱۔ مرکبِ صوتی کے دو حصے ہوتے ہیں۔ دوسرا حصہ اسمِ صوت پر مشتمل ہوتا ہے۔
پہلا حصہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے، اور دوسرا حصہ، کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے:

سِيبَ وَيْهِ : یہ لفظ دراصل، سِيبَ اور وَيْهِ سے مرکب ہے۔

سيبويه ، مشہور نحوی عالم، عمرو بن عثمان شیرازی کا لقب ہے۔

اس ترکیب کا دوسرا جزو، وَيْهِ صوت یعنی آواز پر مشتمل ہے، اس لیے یہ مرکب صوتی کہلاتا ہے۔

| سِيبَ وَيْهِ | رَجُلٌ نَحْوِيٌّ |

"سیبویہ، علم نحو کے ماہر انسان ہیں"

۵۔ مرکب امتزاجی (غیر صوتی) — The Mixed Composite

مرکبِ امتزاجی، کو مرکبِ مزجی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا دوسرا حصہ غیر صوتی ہوتا ہے۔ اس کا پہلا حصہ، ہمیشہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرا حصہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے:

بَعْلَبَكّ : یہ لفظ دراصل، بَعْلَ اور بَكّ سے مرکب ہے۔ ایک شہر کا نام ہے۔

بَعْل، ایک بت کا نام ہے، قومِ الیاسؑ اس کی پوجا کیا کرتی تھی۔

بَكّ ، اس شہر کے بنانے والے کا نام ہے۔

| بَعْلَبَكُّ | بَلَدَةٌ مَعْرُوفَةٌ |

"بَعْلَبَكّ (لبنان کے) ایک معروف شہر کا نام ہے (یہاں یہ مرفوع ہے۔)"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۸۳

۲۔ مرکب اسنادی

Attributive or The Referential Composite

۱۔ مرکب اسنادی، اسم علم ہے۔ پورے جملے پر مشتمل ہوتا ہے۔
دراصل طویل مرکب پر مشتمل، کسی آدم، یا کسی شہر کا نام رکھ دیا جاتا ہے۔

۲۔ مرکب اسنادی | جملۂ فعلیہ | بھی ہو سکتا ہے اور | جملۂ اسمیہ | بھی۔

۳۔ مرکب اسنادی، تینوں حالتوں میں مبنی ہوتا ہے۔

مرکب اسنادی کی، مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱ بَنَى الْمُعْتَصِمُ مَدِيْنَةَ | سُرَّمَنْ رَّأٰی |

"عباسی خلیفہ معتصم نے، شہر سُرَّمَنْ رَّأٰی کی تعمیر کی"

(سُرَّمَنْ رَّأٰی کا لفظی مطلب ہے، جس نے دیکھا وہ خوش ہوا، لیکن یہ عراق کے ایک شہر کا نام ہے اور جملہ فعلیہ پر مشتمل ہے۔

۲۔ جَاءَ | تَأَبَّطَ شَرًّا |

"تَأَبَّطَ شَرًّا آگیا"

(تَأَبَّطَ شَرًّا کا لفظی مطلب ہے، حامل شر، لیکن یہ بطور کنایہ، برے لوگوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور جملہ فعلیہ پر مشتمل ہے۔)

۳۔ مَرَرْتُ بِتَأَبَّطَ شَرًّا

"میں تَأَبَّطَ شَرًّا کے پاس سے گزرا" (یہ مجرور ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ هُوَ **فَتَحَ اللهُ**

" وہ فَتَحَ اللهُ ہے "

(فَتَحَ اللهُ کا لفظی مطلب ہے، اللہ نے کھول دیا، لیکن یہ کسی آدمی کا نام بھی ہوسکتا ہے اور جملہ فعلیہ پر مشتمل ہے۔)

۴۔ رَأَيْتُ **اَلْبَدْرُ طَالِعٌ**

"میں نے اَلْبَدْرُ طَالِعٌ کو دیکھا"

(اَلْبَدْرُ طَالِعٌ کا لفظی مطلب ہے، چودھویں کا چاند طلوع ہو رہا ہے، لیکن یہ کسی آدمی کا نام بھی ہو سکتا ہے اور جملہ اسمیہ پر مشتمل ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۸۴

مرکب صوتی The Vocal Composite

۱۔ مرکبِ صوتی کے دو حصے ہوتے ہیں۔ دوسرا حصہ اسمِ صوت پر مشتمل ہوتا ہے۔
پہلا حصہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے، اور دوسرا حصہ، کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے:

سِيْبَ وَيْهِ = یہ لفظ دراصل سِيْبَ اور وَيْهِ سے مرکب ہے۔
سیبویہ، مشہور نحوی عالم، عمرو بن عثمان شیرازی کا لقب ہے۔
اس ترکیب کا دوسرا جزو وَيْهِ صوت یعنی آواز پر مشتمل ہے، اس لیے یہ مرکب صوتی کہلاتا ہے۔

۱۔ سِيْبَ وَيْهِ رَجُلٌ نَحْوِيٌّ
"سیبویہ، علم نحو کے ماہر انسان ہیں۔"

۲۔ نَفْطَوَيْهِ
(علامہ ابراہیم واسطیؒ المتوفی ۳۲۸ھ کا لقب ہے، نَفْط آبلہ دست کو کہتے ہیں، یہ سیبویہ کے مقلد تھے، لوگوں نے اس نام سے انہیں بدنام کیا اور یہ ان کے نام کا حصہ بن گیا۔)

۳۔ عَمْرَوَيْهِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۸۵

۵۔ مرکب امتزاجی (غیر صوتی)

The Mixed or Synthetic Composite

مرکبِ امتزاجی کو مرکبِ مزجی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا دوسرا حصہ غیر صوتی ہوتا ہے۔ اس کا پہلا حصہ ہمیشہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرا حصہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے:

بَعْلَبَكّ : یہ لفظ دراصل، بَعْل اور بَكّ کا مرکب ہے۔ ایک شہر کا نام ہے۔

بَعْل، ایک بت کا نام ہے، قوم الیاسؑ اس کی پوجا کرتی تھی۔

بَكّ، اس شہر کے بنانے والے کا نام ہے۔

۱۔ بَعْلَبَكُّ بَلْدَةٌ مَعْرُوفَةٌ

"بَعْلَبَكّ (لبنان کے) ایک معروف شہر کا نام ہے (یہاں یہ مرفوع ہے۔)

۲۔ إبراهِيمُ سَاكِنُ بَعْلَبَكَّ

"ابراہیم، بَعْلَبَكّ کے ساکن ہیں۔ (یہاں یہ مضاف الیہ ہے اور مجرور ہے)"

کچھ اور مثالیں یہ ہیں۔

۳۔ مَعْدِيْ كَرِب،

۴۔ حَضْرَمَوْت

۵۔ أَرْدَ شِيْر

۶۔ قَاضِيْ خَان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۸۶

مرکبات کا اعراب

درج ذیل چارٹ پر غور کیجئے اور مرکبات کی اعرابی حالت پر توجہ دیجیے۔

مرکب کی قسم	مرفوع	منصوب	مجرور
مرکب اضافی	عَبْدُ الْبَاسِطِ	عَبْدَ الْبَاسِطِ	عَبْدِ الْبَاسِطِ
	اَبُوْ هُرَيْرَةَ	اَبَا هُرَيْرَةَ	اَبِيْ هُرَيْرَةَ
مرکب عددی	اَحَدَ عَشَرَ	اَحَدَ عَشَرَ	اَحَدَ عَشَرَ
	اِثْنَا عَشَرَ	اِثْنَيْ عَشَرَ	اِثْنَيْ عَشَرَ
مرکب صوتی	سِيْبَوَيْهِ	سِيْبَوَيْهِ	سِيْبَوَيْهِ
مرکب اسنادی	سُرَّ مَنْ رَأَى	سُرَّ مَنْ رَأَى	سُرَّ مَنْ رَأَى
	بَعْلَبَكُّ	بَعْلَبَكَّ	بَعْلَبَكَّ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرکبات ایک نظر میں

مرکبِ اضافی	مرکب اسنادی
دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے پہلا حصہ عموماً خفیف ہوتا ہے دوسرا حصہ لازماً مجرور ہوتا ہے جیسے: عَبْدُ اللّٰہِ، اَبُوْبَکْرٍ	جملہ فعلیہ یا جملہ اسمیہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے: سُرَّ مَنْ رَأٰی فَتَحَ اللّٰہُ اَلْبَدْرُ طَالِعٌ

مُرَکَّبِ عَدَدِی	مُرَکَّبِ صَوتِی	مُرَکَّبِ اِمْتِزَاجِی
دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے پہلا حصہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔ دوسرا حصہ بھی فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ	دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے پہلا حصہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔ دوسرا حصہ، کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے سِیْبَ وَیْہِ	دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے پہلا حصہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔ دوسرا حصہ، غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے: بَعْلَ بَكُّ، بَعْلَ بَكَّ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۸۷

جملوں کی مختلف اعرابی حالتیں

آپ کو حیرت ہوگی کہ یہ کیسا عنوان ہے؟ حالت تو اسم کی ہوتی ہے۔
جملوں کی حالت کیسے ہو سکتی ہے؟
دراصل بعض جملے، دوسرے جملوں کے تابع ہوتے ہیں اور کسی اسم کے بجائے استعمال ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ اسم کی طرح، مَحلًّا مرفوع، محلًّا منصوب یا محلًّا مجرور سمجھے جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

مَحلًّا مرفوع جملہ۔ قائم مقام مبتدأ

۱۔ وَ أَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ (البقرۃ: ۱۸۴)

مبتدا مقدم — خبر

محلًّا مرفوع جملہ

"اور تم روزہ رکھو تو، یہی تمہارے لیے بہتر ہے"

اس مثال میں أَنْ تَصُومُوا مسند الیہ ہے، مبتدأ ہے، مُؤَوَّل ہے صِيَامُكُمْ کا قائم مقام ہے اور محلًّا مرفوع ہے۔

مَحلًّا مرفوع جملہ۔ مبتدأ مؤخَّر

۲۔ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ (البقرۃ: ۶)

خبر مقدم — مبتدأ مؤخر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محلاً مرفوع

"ان کے لیے یکساں ہے، خواہ تم انہیں خبردار کرو۔

(اس مثال میں، ءَ اَنْذَرْتَهُمْ مسند الیہ ہے، جملہ فعلیہ کی صورت میں مبتدا مؤخر ہے، اور محلاً مرفوع ہے۔)

مَحلًّا مرفوع جملہ قائم مقام خبر

۳۔ لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ (الاعراف: ۲۶)

جملۂ اسمیہ

مبتدأ — محلاً مرفوع خبر

"بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔"

(اس مثال میں، ذٰلِكَ خَيْرٌ خبر ہے، جملہ اسمیہ پر مبنی ہے، اور محلاً مرفوع ہے۔)

مَحلًّا منصوب جملہ۔ کان کی خبر

۴۔ (بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ) (الاعراف: ۱۶۲)

محلاً منصوب (کَانَ کی خبر)

"ان پر عذاب بھیج دیا۔"

(اس مثال میں يَظْلِمُونَ، کَانَ کی خبر ہے، جملہ فعلیہ پر مبنی ہے، اور محلاً مرفوع ہے۔ کیونکہ فعل ناقص کَانَ کی خبر پر مشتمل اسم منصوب ہوتا ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَحلاً منصوب جملۂ حالیہ

۵۔ ﴿ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ | وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى | ﴾ (النساء: ۴۳)

جملہ حالیہ اسمیہ

| محلاً منصوب جملہ |

"جب تم نشے کی حالت میں ہو نماز کے قریب نہ جاؤ۔"

اس مثال میں، وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حال واقع ہوا ہے، جملہ اسمیہ حال پر مبنی ہے، اور چونکہ حال منصوب ہوتا ہے، اس لیے یہ جملہ بھی محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔

مَحلاً منصوب جملہ قول

قول کا مفعول بہ مقولہ ہوتا ہے۔ مقولہ ایک جملے پر مشتمل ہوتا ہے اور یہ جملہ محلاً منصوب ہوتا ہے۔

جیسے: ﴿ قَالَ | اَنَا يُوْسُفُ | ﴾ (یوسف: ۹۰)

مقولہ

مفعول بہ

| محلاً منصوب |

"اس نے کہا: ہاں میں یوسف ہوں۔"

۶۔ قَالَ | اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ | (مریم: ۳۰)

| محلاً منصوب قولیہ جملہ |

بچہ بول اٹھا "میں اللہ کا بندہ ہوں۔"

اس مثال میں، اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ قول واقع ہوا ہے۔ جملہ اسمیہ پر مبنی ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چونکہ قول منصوب ہوتا ہے، اس لیے یہ جملہ (مقولہ) بھی محلاً منصوب
سمجھا جائے گا۔)

محلاً منصوب جملہ۔ مفعول

۷۔ فَاعْلَمُوا | اَنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ | (المائدۃ: ۳۴)

محلاً منصوب جملہ

"تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔"

(اس مثال میں، اَنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مفعول واقع ہوا ہے، جملہ اسمیہ
پر مبنی ہے، اور چونکہ | مفعول بہ منصوب | ہوتا ہے، اس لیے یہ جملہ بھی
محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔)

محلاً مرفوع تابع جملہ۔ فاعل

۸۔ (وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ | لَّا بَيْعٌ فِيْهِ |)

متبوع موصوف — تابع صفت جملہ (البقرۃ: ۲۵۴)

مرفوع — محلاً مرفوع

"جو کچھ مال متاع ہم نے تم کو بخشا ہے، اس میں سے خرچ کرو، قبل اس کے کہ
وہ دن آئے، جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی۔"

(اس مثال میں، لَا بَيْعٌ فِيْهِ تابع واقع ہوا ہے، اور چونکہ تابع، متبوع ہی کا
اعراب رکھتا ہے، اس لیے یہ جملہ بھی محلاً مرفوع سمجھا جائے گا۔ چونکہ یہاں
يَوْمٌ متبوع ہے۔ اسم فاعل ہے، مرفوع ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّدٌ　يَقْرَأُ الْقُرْآنَ　،　ثُمَّ　يَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

مبتدأ　محلاً مرفوع　حرف　محلاً مرفوع

خبر　عطف　معطوف

محلاً مرفوع (خبر)

"محمد قرآن پڑھتا ہے پھر مدرسہ جاتا ہے۔"

محلاً منصوب تابع جملہ۔ مفعول بہ

۹۔ (وَاتَّقُوْا يَوْمًا　لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا　) (البقرۃ: ۴۸)

موصوف متبوع　تابع صفت جملہ

منصوب　محلاً منصوب

"اور ڈرو اس دن سے، جب کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔"

(اس مثال میں، لَا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا، تابع واقع ہوا ہے، اور چونکہ تابع، متبوع کا اعراب رکھتا ہے، اس لیے یہ جملہ بھی محلاً منصوب سمجھا جائیگا چونکہ یہاں يَوْمًا متبوع ہے، مفعول بہ ہے، منصوب ہے)

محلاً مجرور متبوع جملے

۱۰ (رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ　لَّا رَيْبَ فِيْهِ　) (آل عمران: ۹)

متبوع موصوف　تابع صفت جملہ

مجرور　محلاً مجرور

"اے ہمارے رب! تو یقیناً سب لوگوں کو ایک روز جمع کرنے والا ہے، جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مثال میں، لَا رَیْبَ فِیْہِ تابع واقع ہوا ہے، اور چونکہ تابع، متبوع کا اعراب رکھتا ہے، اس لیے یہ جملہ محلاً مجرور سمجھا جائے گا۔ یہاں لِیَوْمٍ متبوع ہے اور مجرور۔

محلاً مضاف الیہ (مجرور) ۔ جملۂ اسمیہ

۱۱۔ جملہ مضاف الیہ: خواہ وہ اسمیہ ہو یا فعلیہ، یہ محلاً مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً

(وَاذْكُرُوْا إِذْ | أَنْتُمْ قَلِيْلٌ) (الانفال: ۲۶)

مضاف — محلاً مضاف الیہ (مجرور)

جملہ اسمیہ

"یاد کرو! وہ وقت، جبکہ تم تھوڑے تھے۔" (یہاں إِذْ بمعنی حِیْنَ ہے)

(إِذَا | جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ) (النصر: ۱)

مضاف — محلاً مضاف الیہ مجرور

"جب، اللہ کی مدد آجائے۔"

محلاً مضاف (مجرور) جملہ فعلیہ

۱۲۔ (ھٰذَا یَوْمُ | لَا یَنْطِقُوْنَ) (المرسلات: ۳۵)

مضاف — محلاً مضاف الیہ (مجرور جملہ)

جملہ فعلیہ

"یہ وہ دن ہے، جس میں وہ نہ کچھ بولیں گے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَحلًّا مجزوم جزائیہ جملہ

۱۳۔ مندرجہ ذیل جملے پر غور کیجیے۔ شرطیہ جملوں اور جزائیہ جملوں کے دونوں افعال مضارع مجزوم ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں شرطیہ جملے کا فعل مضارع تو مجزوم ہے لیکن جزائیہ جملے میں فعل مضارع موجود نہیں ہے۔ اس لیے یہ محلًّا مجزوم سمجھا جائے گا۔

۱۔ (مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ | فَلَا هَادِيَ لَهٗ) (الاعراف: ۱۸۶)

شرطیہ جملہ — جزائیہ جملہ

مجزوم — مَحلًّا مجزوم جملہ

فعل مضارع

"جس کو اللہ رہنمائی سے محروم کر دے اس کے لیے پھر کوئی رہنما نہیں ہے۔"

۲۔ (وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ | فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ) (البقرۃ: ۲۱۵)

شرطیہ جملہ — ف + جزائیہ جملہ اسمیہ

مَحلًّا مجزوم

"اور جو بھلائی بھی تم کرو گے، اللہ اس سے باخبر ہو گا"

۳۔ (وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ | اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ)

شرطیہ جملہ — مَحلًّا مجزوم

(الروم: ۳۶)

"اور جب ان کے اپنے کرتوتوں سے ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو یکایک وہ مایوس ہونے لگتے ہیں"

جملہ بدلیہ کی حالت

۱۴۔ آپ جانتے ہیں، مبدل منہ اسم اور اسم بدل کا اعراب، ایک جیسا ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل کے جملے ہیں، الذی اسم موصول ہے، مفعول بہ ہے منصوب ہے۔ اس کا صلہ بھی، محلاً منصوب ہے اور اس کے بعد آنے والا جملہ بھی محلاً منصوب ہے۔

(وَاتَّقُوا الَّذِيٓ أَمَدَّكُم بِمَا تَعْلَمُونَ أَمَدَّكُم بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ)

مفعول بہ	مبدل منه	بدل
منصوب	منصوب	جملہ بدلیہ
موصول	صلہ	محلاً منصوب

(الشعراء ۱۳۲-۱۳۳)

" ڈرو اس ہستی سے! جس نے وہ کچھ تمہیں دیا ہے، جو تم جانتے ہو، تمہیں جانور دیے اولادیں دیں "

جملہ استثنائیہ۔ محلاً منصوب

۵۔ آپ جانتے ہیں، اسم مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے۔ یہاں الّا کے بعد اسم مستثنیٰ کے بجائے، ایک جملہ استعمال ہوا ہے۔ یہ جملہ بھی، محلاً منصوب ہے۔

(لَسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ) (الغاشیہ : ۲۲، ۲۳)

محلاً مستثنیٰ

محلاً منصوب جملہ

" آپ، کچھ ان (تمام لوگوں پر) جبر کرنے والے نہیں ہیں، البتہ (ان لوگوں میں سے جو شخص منہ موڑے گا اور انکار کرے گا "

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۸۸

جملوں کی مختلف قسمیں

اپنے محل وقوع اور صفات کے اعتبار سے، جملوں کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

۱۔ جملہ اِبتدائیہ — Introductive Sentence

جملہ ابتدائیہ، ابتدائے کلام میں آتا ہے۔ یہ جملہ کسی جملے کا جزو نہیں ہوتا جیسے:

۱۔ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (الاخلاص: ۱)

"کہو! وہ اللہ ہے، یکتا۔"

۲۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) (الفاتحہ: ۱)

"تمام تعریفیں، کائنات کے رب، اللہ کے لیے ہیں۔"

۲۔ جملہ مُستأنِفہ — Sentence of Renewal

استئناف (Inception) کا مطلب، پچھلی بات کو چھوڑ کر نئی بات شروع کرنا ہے۔ جملہ مستانفہ، وہ نیا جملہ ہے، جو پہلے جملے سے منقطع ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ | اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ |) (الحج: ۱)

جملہ ابتدائیہ — جملہ مستانفہ

"لوگو! اپنے رب کے غضب سے بچو! حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- (وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ | إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا |) (يونس : ٦٥)

جملہ ابتدائیہ — جملہ مستانفہ

"ان (لوگوں) کی باتیں تجھے رنجیدہ نہ کریں، عزت ساری کی ساری خدا کے اختیار میں ہے"

اگر دو (خبریہ اور انشائیہ) جملوں کے درمیان، حرف واؤ (و) یا حرف فاء (ف) آجائے تو یہ دونوں حروف واؤ مستانفہ اور فاء مستانفہ کہلاتے ہیں۔ جیسے:

۳- سَافَرَ زَيْدٌ | فَلَيْتَنِي عَرَفْتُ بِسَفَرِهِ |

جملۂ خبریہ ابتدائیہ — ف کے بعد جملہ انشائیہ مستانفہ

"زید سفر پر روانہ ہوگیا، کاش! مجھے اس کے سفر کا علم ہوتا"

۴- خَرَجْتُ | فَإِذَا الْمَطَرُ يَنْهَمِرُ |

جملۂ خبریہ ابتدائیہ — فَ کے بعد جملہ مستانفہ

"میں باہر نکلا اور اچانک موسلا دھار بارش شروع ہوگئی"

۵- وَأَنْتَ أَيْضًا | تُسَاعِدُهُ |

وَ مستانفہ + جملۂ مستانفہ

"اور آپ بھی، آپ اس کی مدد کر رہے ہیں"

۳- جملہ مُعْتَرِضَة — Inserted Sentence

جملہ معترضہ یا اعتراضیہ، اس جملہ کو کہتے ہیں، جو دو ایسے کلموں کے درمیان لایا جائے، جن میں باہم گہرا تعلق، بلکہ تلازم ہو۔ اور یہ جملہ، گو دونوں کے درمیان ایک اجنبی کی حیثیت رکھتا ہے، مگر اس سے مضمون کلام کی تقویت اور تائید ہوتی ہے۔

ا۔ شرطیہ جملے اور جزائیہ جملے کے درمیان، جملہ معترضہ کی مثال ملاحظہ فرمایئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا | وَلَنْ تَفْعَلُوْا | فَاتَّقُوا النَّارَ (البقرہ: ۲۴)

شرطیہ جملہ | جملۂ معترضہ | جزائیہ جملہ

"لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا، (اور یقیناً کبھی نہیں کر سکتے) تو ڈرو اس آگ سے"

موصوف اور صفت کے درمیان، جملہ معترضہ کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

۲۔ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ | وَّاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ | قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ

شرطیہ جملہ | جملۂ معترضہ | جزائیہ جملہ

(النحل: ۱۰۱)

"جب ہم ایک آیت کی جگہ، دوسری آیت نازل کرتے ہیں (اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا نازل کرے۔) تو یہ لوگ کہتے ہیں "تم یہ قرآن خود گھڑتے ہو"

۳۔ إِنَّهُ لَقَسَمٌ | لَّوْ تَعْلَمُوْنَ | عَظِيْمٌ (الواقعہ: ۷۶، ۷۷)

موصوف | جملہ معترضہ | صفت

"یقیناً قسم ہے (اگر تم سمجھو) تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔"

۴۔ جملہ مُفَسِّرہ یا مُبَيِّنَة — Explanatory Sentence

۳۔ جملہ مفسرہ یا تفسیریہ، وہ جملہ ہے جو اپنے ماسبق جملے کی تفسیر کرتا ہو۔ جیسے:

(إِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ | خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ) (آل عمران: ۵۹)

جملۂ مفسَّرہ | جملۂ مفسِّرہ

"اللہ کے نزدیک، عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے (اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا۔)"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ جُملۂ مُعَلِّلَہ — Sentence of Causality

جملۂ مُعَلِّلَۃ، وہ دوسرا جملہ ہوتا ہے۔
جو پہلے جملے کی علت بیان کرتا ہے۔ پہلے جملے کو مُعَلَّلَۃٌ کہتے ہیں۔
جیسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ لَا تَصُومُوا فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ، | فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ |

جملہ مُعَلَّلَۃ — جملہ مُعَلِّلَۃ

"ان پانچ دنوں (عیدین + ایام تشریق) میں تم لوگ روزہ نہ رکھو! اس لیے کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں"

۲۔ (وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ، | فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ |) (الحج: ۳۲)

جملۂ مُعَلَّلَۃ — جملۂ مُعَلِّلَۃ

"اور جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام کرے، تو یہ (علامت) دلوں کے تقویٰ سے ہے"

۶۔ جملہ معطوفہ — Attached Sentence

بعض اوقات دو جملے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ پہلا جملہ معطوف علیہ ہوتا ہے۔ جیسے:

(إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ | إِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ |) (الحجر: ۹)

معطوف علیہ جملہ — معطوف جملہ

"رہا یہ ذکر، تو اس کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ جملہ حالیہ
Statutory Sentence

بعض جملے، اپنے سے پہلے آنے والے جملوں کی، حالت بیان کرتے ہیں، اور حالیہ کہلاتے ہیں۔ جیسے: (وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ) (الکہف: ۱۸)

جملۂ حالیہ

"تم سمجھتے کہ یہ جاگ رہے ہیں۔ حالانکہ، وہ سو رہے تھے"

متفرق قسمیں

۸۔ صِلَة پر مشتمل جملہ
The Conjunctive Sentence

اسم موصول کے بعد صِلَہ واقع ہوتا ہے۔ صِلَة، جملۂ خبریہ پر مشتمل ہوتا ہے۔
جملہ خبریہ کی ضمیر، اسم موصول کی طرف لوٹتی ہے۔ جیسے:

(رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ) (حم السجدۃ: ۲۹)

صلہ	اسم موصول	فعل مفعول بہ

"اے ہمارے رب! ذرا ہمیں دکھا دے! ان جنوں اور انسانوں کو، جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا"

۹۔ قسمیہ جملے
Sentence of Oath

قسم کے لیے حروف باء، تاء، لام اور واؤ استعمال کیے جاتے ہیں۔

جیسے: بِاللّٰهِ، تَاللّٰهِ، لِلّٰهِ، وَاللّٰهِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم کے لیے الفاظ اُقْسِمُ ، قَسَمِی ، لَعَمْرِی وغیرہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔
قسمیہ جملے ، دو جملوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جیسے :

۱۔ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ | إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ | (یس ۳۶: ۲-۳)
قسم — جملہ جواب قسم

"گواہی ہے ! حکمت والے قرآن کی ، تم یقیناً رسولوں میں سے ہو"

۲۔ (لَعَمْرُكَ | إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ) (الحجر ۱۵: ۷۲)
قسم — جملہ جواب قسم

"تیری جان کی قسم ! اے نبی ، اس وقت ان پر ، ایک نشہ سا چڑھا ہوا تھا"
لَعَمْرُكَ (مبتدا) کے بعد قَسَمِي (میری قسم) خبر محذوف ہے۔

۳۔ (لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ) (القیامہ ۷۵: ۱)
"نہیں ، میں قسم کھاتا ہوں ، قیامت کے دن کی"

۴۔ (لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ) (البلد ۹۰: ۱)
"نہیں ، میں قسم کھاتا ہوں ، اس شہر کی"
(اوپر کی دو مثالوں میں ، لَا نافیہ ، ان لوگوں کے خیالات کی نفی اور تردید کے لیے استعمال ہوا ہے ، جو جواب قسم کے مضمون پر ، عقیدہ نہیں رکھتے۔

۵۔ (تَاللَّهِ | لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ أَنْ تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ) (الانبیاء ۲۱: ۵۷)
قسم — جواب قسم

"خدا کی قسم ! میں تمہاری غیر موجودگی میں ، ضرور تمہارے بتوں کی خبر لوں گا"

۶۔ (وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي | وَرَبِّي | إِنَّهُ لَحَقٌّ) (یونس ۱۰: ۵۳)
"پھر پوچھتے ہیں ، کیا واقعی یہ سچ ہے ؟ جو تم کہہ رہے ہو ؟ کہو "میرے رب کی قسم ، یہ بالکل سچ ہے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ لَعَمْرُكَ "تمہاری جان کی قسم"

۸۔ هَا اللهِ "اللہ کی قسم"

۹۔ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء ۶۵)

"پس نہیں اے نبیؐ! تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ وہ آپس کے نزاعی معاملات میں، تمہیں فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں"

۱۰۔ جملہ شرطیہ اور جملہ جزائیہ

Conditional Sentence & Its Sentence

بعض اوقات جملہ شرطیہ، غیر جازم ہوتا ہے، چنانچہ جزائیہ جملہ میں فعل مضارع نہیں ہوتا کہ اسے مجزوم کیا جائے۔ ذیل کی مثال میں جزائیہ جملہ فعل ماضی پر مشتمل ہے۔

۶۔ جملہ جو شرط غیر جازم کے جواب میں ہو۔ جیسے:

(لَوْ كَانَ هٰؤُلَاءِ اٰلِهَةً ، مَّا وَرَدُوهَا) (الانبیاء ۹۹)

شرطیہ جملہ — جزائیہ جملہ

"اگر یہ واقعی خدا ہوتے، تو وہاں (جہنم میں) نہ جاتے"

۱۱۔ تابع جملہ — Following Sentence

۷۔ بعض جملے، پہلے جملوں کے تابع ہو کر، کلام میں زور پیدا کرتے ہیں، اور تاکید کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے:

(فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ) (الحج: ۷۸)

متبوع جملہ — تابع جملہ

مؤکد — مؤکِّد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بہت ہی اچھا ہے، وہ مولیٰ، اور بہت ہی اچھا ہے، وہ مددگار ہے۔"

پہلا جملہ، مُؤکَّد ہے اور دوسرا جملہ مُؤکِّد ہے۔

۱۲۔ امریہ جملہ اور اس کی قسمیں

آپ کے علم میں یہ بات ہونی چاہیے کہ فعل امر پر مشتمل جملہ، صرف حکم دینے کے لیے استعمال نہیں ہوتا، بلکہ دیگر مختلف اغراض و مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہاں چند ایک مثالیں دی جا رہی ہیں۔

مشق : مثالوں کی روشنی میں، قرآن مجید کے مختلف امریہ جملوں پر غور کیجیے اور بیس (۲۰) امریہ جملے لکھیے اور بتائیے کہ ان کے استعمال کا کیا مقصد ہے؟

۱۔ جملہ امریہ برائے اِباحت :

جملہ امریہ کا مقصد، اباحت یعنی جواز ہوتا ہے۔ جیسے :

(كُلُوا وَاشْرَبُوا) (البقرۃ : ۶۰)

"کھاؤ اور پیو (حلال ہے، جائز ہے، کس نے حرام کیا ہے؟)"

(وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا) (المائدہ : ۲)

اور جب تم حالتِ احرام ختم کر دو تو شکار کرو! (یعنی شکار کر سکتے ہو اجازت ہے)

۲۔ جملہ امریہ برائے تہدید

جملہ امریہ کا مقصد، تہدید یعنی ڈرانا، دھمکانا اور سرزنش ہوتا ہے۔ جیسے :

(اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ) (فصلت : ۴۰)

"(ٹھیک ہے) جو چاہے کرو! (ہماری پکڑ سے نہیں بچ سکو گے)۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ جملہ امریہ برائے اِمتنان

جملہ امریہ کا مقصد، اِمتنان یعنی احسان مندی کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے:

(وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ حَلٰلًا طَيِّبًا) (المائدۃ ۵: ۸۸)

"اور اللہ نے تم لوگوں کو جو حلال اور پاک رزق دیا ہے، اس میں سے کھاؤ۔"

۴۔ جملۂ امریہ برائے اِکرام

جملۂ امریہ کا مقصد، اکرام یعنی عزت افزائی ہوتا ہے۔ جیسے:

(اُدْخُلُوهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ) (الحجر: ۴۶)

"جنت میں بے خوف وخطر، سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔"

۵۔ جملۂ امریہ برائے تعجیز

جملۂ امریہ کا مقصد، تعجیز یعنی سننے والے کی عدم استطاعت اور عجز کا اظہار ہوتا ہے۔

جیسے: (فَأْتُوا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ) (البقرۃ: ۲۳)

"تو اس کے مانند، ایک ہی سورت لے آؤ! (تمہارے لیے ممکن نہیں)"

۶۔ جملۂ امریہ برائے تسویہ

جملۂ امریہ کا مقصد، تسویہ یعنی دونوں امور میں برابری کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے:

(فَاصْبِرُوْا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا) (الطور: ۱۶)

"تم لوگ صبر کرو یا نہ کرو (برابر ہے)"

۷۔ جملۂ امریہ برائے اِحتقار

جملۂ امریہ کا مقصد اِحتقار یعنی مخاطب کے کمال کی تحقیر کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے:

(اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ) (الشعراء: ۴۳)

"موسیٰؑ نے کہا! پھینکو! جو تمہیں پھینکنا ہے۔ (کہاں معجزہ اور کہاں جادوگری)"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ جملۂ امریہ برائے مشورہ

جملۂ امریہ کا مقصد، مشورہ دینا ہوتا ہے۔ جیسے:

(فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی) (الصافات: ۱۰۲)

"(حضرت ابراہیم نے خواب کے بارے میں کہا) بیٹا! بتا تو تمہارا کیا خیال ہے؟"

۹۔ جملۂ امریہ برائے اعتبار

جملۂ امریہ کا مقصد، اعتبار یعنی کسی دوسری چیز سے حصولِ عبرت ہوتا ہے۔ جیسے:

(اُنْظُرُوْا اِلٰی ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ) (الانعام: ۹۹)

"جب درخت پھلتے ہیں، تو ان میں پھل آنے، اور پھر ان کے پکنے کی کیفیت، ذرا غور کی نظر سے دیکھو اور عبرت حاصل کرو۔"

۱۰۔ جملۂ امریہ برائے دُعا

جملۂ امریہ کا مقصد، دعا اور عرض ہوتا ہے۔ دُعاء صرف اللہ تعالیٰ سے جائز ہے۔
مخلوق سے کسی کام کا سوال کیا جائے تو اسے عرض کہتے ہیں۔

عرض اپنے سے بڑی عمر رکھنے والے، یا بلند مرتبہ رکھنے والے سے کی جاتی ہے

دُعا کی مثال ملاحظہ فرمایئے۔

(رَبِّ اغْفِرْلِیْ) (ص: ۳۵)

"اے میرے رب! میری مغفرت فرما۔"

۱۱۔ جملۂ امریہ برائے التماس

جملۂ امریہ کا مقصد، التماس یعنی اپنے کسی ہم عمر، یا ہم مرتبہ سے کسی کام کا سوال ہوتا ہے۔ جیسے:

نَاوِلْنِیْ الْقَلَمَ

"ذرا وہ قلم تو مجھے دیجئے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ جملہ امریہ برائے ارشاد

ارشاد کے حکم کا مقصد، دینی مصلحت نہیں، بلکہ دنیوی اور ذاتی مصلحت ہوتا ہے۔ جیسے:

(إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى **فَاكْتُبُوهُ**) (البقرة: ۲۸۲)

"جب تم لوگ، کسی مقررہ مدت کے لیے، آپس میں قرض کا لین دین کرو، تو اسے لکھ لیا کرو۔"

۱۳۔ جملۂ امریہ برائے اِستِبشار

جملۂ امریہ کا مقصد، اِستِبشار یعنی خوشخبری سنانا ہوتا ہے۔ جیسے:

(**فَاسْتَبْشِرُوا** بِبَيْعِكُمُ) (التوبہ: ۱۱۱)

"پس خوشیاں مناؤ! اپنے اس سودے پر (جو تم نے خدا سے چکا لیا ہے)۔"

۱۴۔ جملۂ امریہ برائے اِیذاء

جملۂ فعلیہ کا مقصد، اِیذاء یعنی تکلیف میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔ جیسے:

(**ذُوقُوا** مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ) (الزمر: ۲۴)

"(قیامت کے دن کہا جائے گا) چکھو مزا! اس کمائی کا جو تم کرتے رہے تھے۔"

۱۵۔ جملہ امریہ برائے تخییر

جملۂ امریہ کا مقصد، تخییر ہوتا ہے۔ یعنی یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ تمہیں آزادی حاصل ہے، جو چاہے کر سکتے ہو۔ جیسے:

(**اعْمَلُوا** مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ) (حم السجدہ: ۴۰)

"جو چاہے کرتے رہو! تمہاری ساری حرکتوں کو اللہ دیکھ رہا ہے۔"

۱۶۔ جملۂ امریہ برائے نَدْب

جملہ امریہ کا مقصد، نَدْب ہوتا ہے۔ یعنی کسی کام کی دعوت دینا اور پھر اس کے لیے آمادہ کرنا۔ جیسے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا) (الاعراف : ۲۰۴)

"اور جب قرآن پڑھا جائے، تو اس کو غور سے سنو اور توجہ دو۔"

۱۷۔ جملۂ امریہ برائے تسخیر (تذلیل)

جملۂ امریہ کا مقصد، تسخیر (تذلیل) ہوتا ہے۔ یعنی ذلت کے ساتھ ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل کر دینا، یہ چیز اہانت سے بھی بلند ہے۔ جیسے:

(كُونُوا قِرَدَةً) (البقرہ : ۶۵) "(تم لوگ) بندر ہو جاؤ۔"

۱۸۔ جملۂ امریہ برائے تکوین

جملۂ امریہ کا مقصد، تکوین ہوتا ہے۔ یعنی عدم سے وجود میں لے آنا۔ تکوین، تسخیر سے زیادہ عام ہے۔ جیسے:

(كُنْ فَيَكُونُ) (البقرۃ : ۱۱۷)

"(میں کہتا ہوں) وجود میں آجا! تو وہ وجود میں آجاتی ہے۔"

۱۹۔ جملۂ امریہ برائے اِنذار

جملۂ امریہ کا مقصد، اِنذار ہوتا ہے۔ یعنی ڈرانا۔ جیسے:

(قُلْ تَمَتَّعُوا) (ابراھیم : ۳۰)

"آپ کہہ دیجئے! مزے کر لو (دنیا کی چند روزہ زندگی میں)۔"

۲۰۔ جملۂ امریہ برائے عجب

جملۂ امریہ کا مقصد، عجب ہوتا ہے۔ یعنی تعجب خیزی اور حیرت انگیزی کا اظہار۔ جیسے:

(اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ) (الاسراء : ۴۸)

"دیکھو! یہ لوگ تم پر کیسی باتیں چھانٹتے ہیں۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ جملۂ امریہ برائے تعجب

جملۂ امریہ کا مقصد، تعجب ہوتا ہے۔ یعنی بظاہر جملہ، انشائیہ ہوتا ہے۔ لیکن جیسا کہ سکاکی نے کہا ہے، جملہ خبریہ ہوتا ہے۔ جیسے:

(اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ) (مریم: ۳۸)

"(قیامت کے دن) وہ خوب سن رہے ہوں گے اور خوب دیکھ رہے ہوں گے۔"

۱۳۔ نہییہ جملہ اور اس کی قسمیں

امریہ جملوں کی طرح، نہی پر مشتمل جملوں کی بھی، اغراض و مقاصد کے اعتبار سے اسی طرح مختلف قسمیں ہیں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ جملہ نہییہ برائے توبیخ

بعض اوقات نہی کا مقصد، زجر و توبیخ ہوتا ہے۔ جیسے:

(لَا تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا) (الاعراف: ۵۶)

"اب جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے، زمین میں فساد برپا نہ کرو۔"

۲۔ جملہ نہییہ برائے تحقیر

بعض اوقات نہی کا مقصد، تحقیر ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ) (التوبہ: ۶۶)

"اب عذرات نہ تراشو! تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔"

۲۔ (وَ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ)

"اور دنیوی زندگی کی شان و شوکت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو! جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو دے رکھی ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ جملہ نہیہ برائے دعا

بعض اوقات نہی کا مقصد، دعا ہوتا ہے۔ جیسے:

(رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا) (البقرۃ ۲۸۶)

"اے ہمارے رب! ہماری گرفت نہ کرنا"

۴۔ جملہ نہیہ برائے ارشاد

بعض اوقات نہی کا مقصد، ارشاد ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) (المائدہ: ۱۰۱)

"ایسی باتیں نہ پوچھا کرو! جو تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں"

۲۔ (لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ) (بنی اسرائیل: ۳۶)

"کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو! جس کا تمہیں علم نہ ہو"

۵۔ جملہ نہیہ برائے اہانت

بعض اوقات نہی کا مقصد، اہانت ہوتا ہے۔ جیسے:

(اِخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ) (المومنون: ۱۰۸)

"دور ہو جاؤ میرے سامنے سے! اسی (دوزخ) میں پڑے رہو! اور مجھ سے بات نہ کرو!"

۱۴۔ استفہامیہ جملہ اور اسکی قسمیں

استفہامیہ جملوں کے بارے میں، یہ بات یاد رکھیے کہ ان کا مقصد، ہمیشہ معلومات کا حصول نہیں ہوتا، بلکہ مخاطب سے کسی بات کا اقرار کرانا، یا انکار کرانا، شوق پیدا کرنا وغیرہ کئی دوسری چیزیں ہوتی ہیں۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۔ استفہامیہ جملہ برائے اقرار

بعض اوقات استفہام، اقرار کے لیے ہوتا ہے۔ یہ استفہام اقراری کہلاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟) (الاعراف: ۱۷۲)

"کیا میں تم لوگوں کا رب نہیں ہوں؟"

۲۔ (قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا ؟) (الشعراء ۱۸)

"فرعون نے کہا! کیا ہم نے، تجھ کو اپنے ہاں، بچہ سا نہیں پالا تھا؟"

۲۔ استفہامیہ جملہ برائے انکار Implying a Negation

بعض اوقات استفہام، انکار کے لیے ہوتا ہے۔ یہ استفہام انکاری کہلاتا ہے۔ جیسے:

(أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ ؟) (الانعام: ۴۰)

"(ایسے وقت میں) کیا تم کسی غیر اللہ کو پکارتے ہو؟"

۳۔ استفہامیہ جملہ برائے نفی

بعض اوقات استفہام، نفی کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے:

هَلْ الدَّهْرُ إِلَّا غَمْرَة

"نہیں ہے زمانہ مگر ایک سیلاب۔"

۴۔ استفہامیہ جملہ برائے تسویہ

بعض اوقات استفہام، تسویہ (برابری) کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے:

(سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ) (البقرۃ: ۶)

"ان لوگوں کے لیے برابر ہے، آپ انہیں ڈرائیں، یا نہ ڈرائیں۔"

۵۔ استفہامیہ جملہ برائے نہی

بعض اوقات استفہام، نہی کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱) أَتَخْشَوْنَهُمْ ؟ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ ((التوبہ : ۱۳)

"کیا تم ان لوگوں سے ڈرتے ہو؟ اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرو۔"

۶۔ استفہامیہ جملہ برائے تشویق

بعض اوقات استفہام، تشویق کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے:

۱) هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ؟) (الصف : ۱۰)

"کیا میں تمہیں، ایک ایسی تجارت نہ بتاؤں؟ جو تمہیں عذابِ الیم سے نجات دے۔"

۷۔ استفہامیہ جملہ برائے توبیخ

بعض اوقات استفہام، توبیخ کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے:

۱) أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ؟) (الاعراف : ۱۵۰)

"کیا تم نے اتنی جلد بازی کی رب کے حکم میں؟ (انتظار کرتے!)

۸۔ استفہامیہ جملہ برائے تہکّم Irony

بعض اوقات استفہام، تہکّم (Irony) کے لیے ہوتا ہے۔ یعنی تکبر کے ساتھ، دوسرے کی بے عزتی کرتے ہوئے، اس پر پھبتی کسنا۔ جیسے:

۱) أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا ؟) (ھود : ۸۷)

"(اے شعیب!) کیا تمہاری نماز، تمہیں یہ سکھاتی ہے؟ کہ ہم ان سارے معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے"

۹۔ استفہامیہ جملہ برائے تمنا

بعض اوقات استفہام، تمنا کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے:

۱) فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا ؟) (الاعراف : ۵۳)

"پھر کیا ہمیں اب کچھ سفارشی ملیں گے؟ جو ہمارے حق میں سفارش کریں"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ استفہام جملہ برائے تعجب

بعض اوقات استفہام، تعجب کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے:

(مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ ؟)

"کیا بات ہے؟ میں فلاں ھُدھُد کو نہیں دیکھ رہا ہوں۔"

۱۱۔ استفہامیہ جملہ برائے تنبیہ

بعض اوقات استفہام، تنبیہ کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے:

(فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ؟) (التکویر: ۲۶)

"پھر تم لوگ کدھر چلے جا رہے ہو؟"

۱۲۔ استفہامیہ جملہ برائے استبعاد

بعض اوقات استفہام، استبعاد کے لیے ہوتا ہے۔ یعنی یہ نہایت مشکل اور ناممکنات میں سے ہے۔ جیسے:

(أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ) (الدخان: ۱۳)

"ان کی غفلت کہاں دور ہوتی ہے؟ حالانکہ ان کے پاس رسول مبین آگیا ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۸۹

مبتدأ کی مختلف صورتیں

مبتدأ، چار (۴) مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔

۱۔ اسمِ صریح کی صورت میں

۲۔ مصدر مؤوّل کی صورت میں

۳۔ فاعل کے وزن پر

۴۔ مفعول کے وزن پر

۱۔ بعض اوقات مبتداء، اسمِ صریح کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

مثلاً: اَللّٰهُ رَبُّنَا (اللہ ہمارا رب ہے)

یہاں اَللّٰهُ مبتدا ہے، اور اسم صریح ہے۔

۲۔ بعض اوقات مبتداء، مصدر مُؤوّل کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

(وَ أَنْ تَصُوْمُوا خَيْرٌ لَّكُمْ) (البقرہ: ۱۸۴)

(اور اگر تم روزہ رکھ لو، تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے)

اس مثال میں أَنْ تَصُوْمُوا مبتدا ہے، جو مصدرِ مؤول کی صورت میں واقع ہے

دراصل یہ جملہ اس طرح ہے۔

صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

مبتداء خبر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ بعض اوقات مبتدأ "اسم فاعل" کے وزن پر ہوتا ہے، جس کے بعد آنے والا اسم فاعل کے اعراب (رفع) کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔

جیسے: أَ مُسَافِرٌ آخَوَاكَ؟

(کیا آپ کے دونوں بھائی، سفر کرنے والے ہیں؟) اس مثال میں

۱۔ مُسَافِرٌ مبتدأ ہے، نکرہ ہے، فَاعِلٌ کے وزن پر ہے۔ مُفْرَد ہے۔

۲۔ مبتدأ سے پہلے، حرفِ استفہام ھمزہ ہے۔

۳۔ مبتدأ کے بعد آنے والا اسم، آخَوَانِ اسم مثنیٰ ہے، مرفوع ہے اور قائم مقام خبر ہے، جو مضاف بن کر خفیف ہو گیا ہے۔

۴۔ بعض اوقات مبتداء، اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے، اور اس کے بعد آنے والا اسم فاعل کی طرف سے نائب فاعل ہو کر، مرفوع واقع ہوتا ہے۔

مَا مَكْرُوهٌ الْمُخْلِصُوْنَ (مخلص لوگ، ناپسند نہیں کیے جاتے)

اس مثال میں

۱۔ مَكْرُوهٌ مبتدأ ہے، نکرہ ہے، مفعولٌ کے وزن پر ہے۔ مُفْرَد ہے۔

۲۔ مبتدأ سے پہلے حرف نفی مَا ہے۔

۳۔ مبتدأ کے بعد آنے والا اسم، الْمُخْلِصُوْنَ اسم جمع ہے۔ نائب فاعل کی حیثیت سے مرفوع ہے اور قائم مقام خبر ہے۔

۵۔ بعض اوقات مبتدا محذوف ہوتا ہے

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ الْهِلَالُ وَاللهِ!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جملے میں مبتدا، | هٰذَا | محذوف ہے۔ جملہ کچھ اس طرح ہوگا۔

| هٰذَا | الهِلَالُ وَاللّٰهِ ! خدا کی قسم ! یہ نیا چاند ہے۔

۲۔ (سُوْرَةٌ اَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا) (النور: ۱)

"یہ وہ سورت ہے، جسے نازل کیا گیا ہے، اور جسے فرض کیا گیا ہے"

(یہاں مبتدا، | هٰذِهٖ | محذوف ہے)

خلاصہ۔ مبتدا کے قواعد

۱۔ بعض اوقات مبتداءُ، اسمِ صریح کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

۲۔ بعض اوقات مبتداءُ، مصدرِ مُؤَوَّل کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

۳۔ بعض اوقات مبتداءُ صفت کی صورت میں، فاعل، مفعول یا صفت مشبہ کے وزن پر آتا ہے۔ ایسی صورت میں

۱۔ مبتداءُ سے پہلے حرفِ نفی یا حرفِ استفہام ہوتا ہے۔

۲۔ مبتداءُ مفرد ہوتا ہے۔

۳۔ مبتداءُ کے بعد آنے والا اسم، مثنّٰی یا جمع ہوتا ہے۔

۴۔ مبتداءُ کے بعد آنے والا اسم، فاعل یا نائب فاعل کی حیثیت سے مرفوع ہوتا ہے۔

۵۔ مبتداءُ کے بعد آنے والا اسم، خبر کا قائم مقام ہوتا ہے۔

۴۔ بعض اوقات مبتداءُ، محذوف ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۹

خبر (Predicate) کی مختلف صورتیں

۱۔ بعض اوقات خبر، مُفْرَد کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔
(یعنی، وہ نہ تو جملہ ہوتی ہے، اور نہ ہی شبہ جملہ) جیسے:

(اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) (التغابن: ۱۵)

"تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہیں"

(اس مثال میں فِتْنَةٌ خبر ہے اور مُفْرَد ہے)

۲۔ بعض اوقات خبر "جملۂ اسمیہ" کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

جیسے:

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (الاخلاص: ۱) وہ، اللہ یکتا ہے۔

اسم ضمیر	مبتدا	خبر
مبتدا	جملہ اسمیہ	
	خبر	

(اس مثال میں، اللّٰهُ اَحَدٌ مُرَکَّب خبر ہے، اور جملہ اسمیہ ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ بعض اوقات، خبر جملۂ فعلیہ، کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔ جیسے

اَلشَّمْسُ	تَجْرِی	لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا	(یٰس : ۳۸)
مبتداء	فعل + فاعل محذوف	متعلق فعل	

مبتداء جملہ فعلیہ کی صورت میں خبر

(اس مثال میں "تجری" خبر ہے، اور جملہ فعلیہ ہے)

۴۔ بعض اوقات خبر، شِبْہُ جُمْلَۃٍ (ظرف) کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

جیسے : وَالرَّكْبُ	(كَانَ)	اَسْفَلَ	مِنْكُمْ	(الانفال : ۴۲)
مبتداء	خبر محذوف			
	مُسْتَقِرٌّ یا اِسْتَقَرَّ	ظرف		
		متعلق خبر محذوف		

۵۔ بعض اوقات خبر شبہُ جملۃٍ (جار مجرور) کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

جیسے : اَلْحَمْدُ	(ثَابِتٌ)	لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
مبتدا	خبر محذوف	جار مجرور متعلق خبر

۶۔ بعض اوقات ایک مبتداء کی، کئی خبریں ہوتی ہیں

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

(وَهُوَ	الْغَفُوْرُ	الْوَدُوْدُ	ذُو الْعَرْشِ	الْمَجِيْدُ
مبتداء	پہلی خبر	دوسری خبر	تیسری خبر	چوتھی خبر

اور وہ بخشنے والا ہے، محبت کرنے والا ہے، عرش کا مالک ہے، بزرگ و برتر ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ بعض اوقات خبر محذوف ہوتی ہے ۔ جیسے

مندرجہ ذیل مثالوں اور ان کی تحلیل پر غور کیجیے۔

خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ (وَاقِفٌ)

میں نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ درندہ ہے (سامنے کھڑا)

خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ ! (وَاقِفٌ)

فعل + فاعل نجائیہ مبتداء خبرمحذوف

جملۂ فعلیہ

۸۔ لولا امتناعیہ کے بعد، مبتدا آجائے تو، لازماً خبر حذف کردی جاتی ہے

۱۔ (لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ) (سبا : ۳۱)

مبتدأ

"کمزور کیے گئے لوگ، بڑے بننے والوں سے کہیں گے)

اگر تم لوگ نہ ہوتے ۔ تو ہم مؤمن ہوتے ۔" یعنی تم جیسے گمراہ کرنے والے

یعنی لَوْلَا أَنْتُمْ (مُضِلُّوْنَ مَوْجُوْدُوْنَ) لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ

۲۔ لَوْلَا الْأَمَلُ : بَطَلَ الْعَمَلُ (یعنی لَوْلَا الْأَمَلُ فِي الدُّنْيَا مَوْجُوْدٌ)

"اگر امید نہ ہوتی، تو عمل بے کار ہوتا۔"

(اوپر کی دونوں مثالوں میں، أَنْتُمْ اور الْأَمَلُ مبتدا ہیں۔

دونوں لَوْلَا کے بعد آئے ہیں اور دونوں کی خبر محذوف ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹- اگر مبتدأ قسم صریح پر مشتمل ہو تو، خبر محذوف ہوتی ہے۔

۱- (لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ) (الحجر: ۷۲)

مبتدأ

"تیری جان کی قسم! (اے نبیؐ) اس وقت قومِ لوط پر ایک نشہ سا چڑھا ہوا تھا، جس میں وہ آپے سے باہر ہوئے جاتے تھے۔"

اس مثال میں، لَعَمْرُكَ مبتدأ ہے اور اس کی خبر قَسَمِي محذوف ہے۔

۲- يَمِينُ اللهِ لَأُسَاعِدَنَّ الْمُحْتَاجَ

"خدا کی قسم! میں ضرور بہ ضرور، محتاج کی مدد کروں گا۔"

(یہاں يَمِينُ اللهِ مبتدأ ہے اور اس کی خبر بھی قَسَمِي محذوف ہے۔

خلاصہ۔ خبر کی مختلف صورتیں

۱۔ بعض اوقات خبر، مفرد کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

۲۔ بعض اوقات خبر، جملۂ اسمیہ کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

۳۔ بعض اوقات خبر، جملہ فعلیہ کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

۴۔ بعض اوقات خبر شبہ جملہ (جار مجرور یا ظرف) کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

۵۔ بعض اوقات ایک مبتدأ کی، کئی خبریں ہوتی ہیں۔

۶۔ بعض اوقات خبر محذوف ہوتی ہے۔

۷۔ لَوْلَا امتناعیہ کے بعد مبتداء ہو تو، خبر محذوف ہوتی ہے۔

۸۔ اگر مبتداء، صریح قسم پر مبنی ہو تو، خبر محذوف ہوتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملۂ اسمیہ کی صورت میں مُرکّب خبر

(وَلِبَاسُ التَّقْوٰی **ذٰلِكَ خَيْرٌ**) (الاعراف: ۲۶)

"اور بہترین لباس، تقویٰ کا لباس ہے"

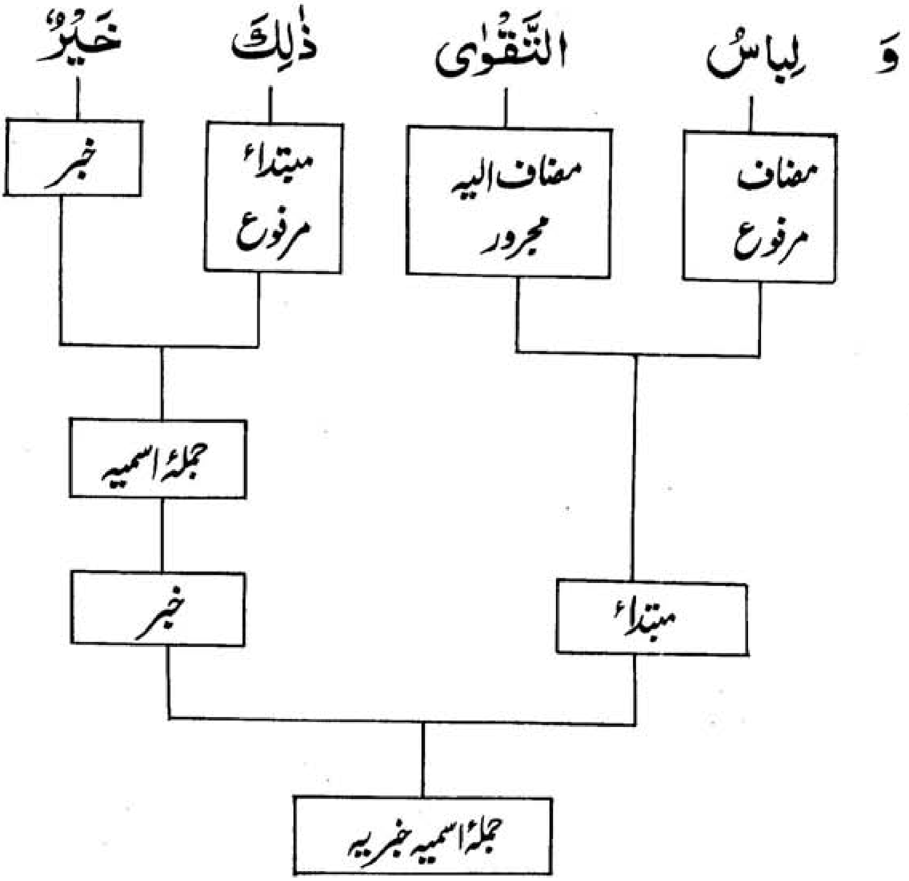

(اس مثال میں، ذٰلِكَ خَيْرٌ **مرکب خبر** ہے اور جملہ اسمیہ کی صورت میں ہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ فعلیہ کی صورت میں مرکب خبر

(وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا) (یٰس : ۳۸)

اور سورج وہ اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے۔

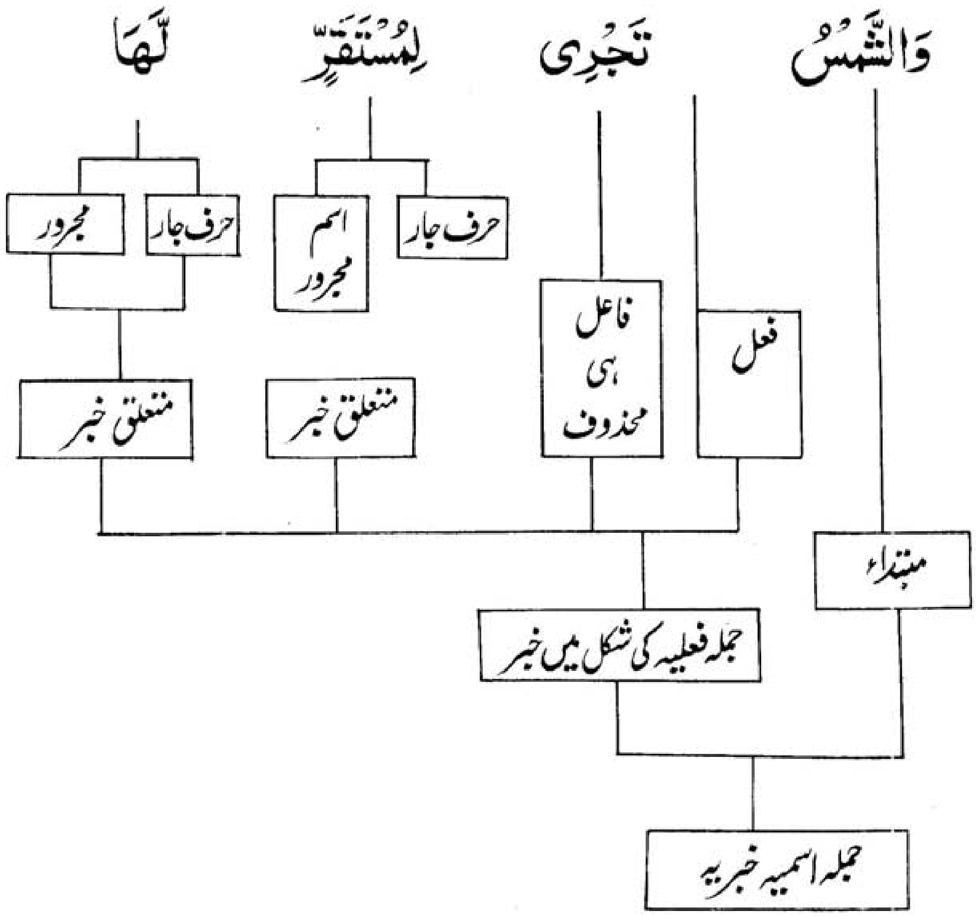

(اس مثال میں ، تَجْرِیْ جملۂ فعلیہ کی صورت میں خبر ہے۔
جس کا فاعل (ھِیَ) محذوف ہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبہ جملہ (ظرف) کی صورت میں خبر

(وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ) (الانفال: ۴۲)

(اور قافلہ تم سے نیچے (ساحل) کی طرف تھا۔)

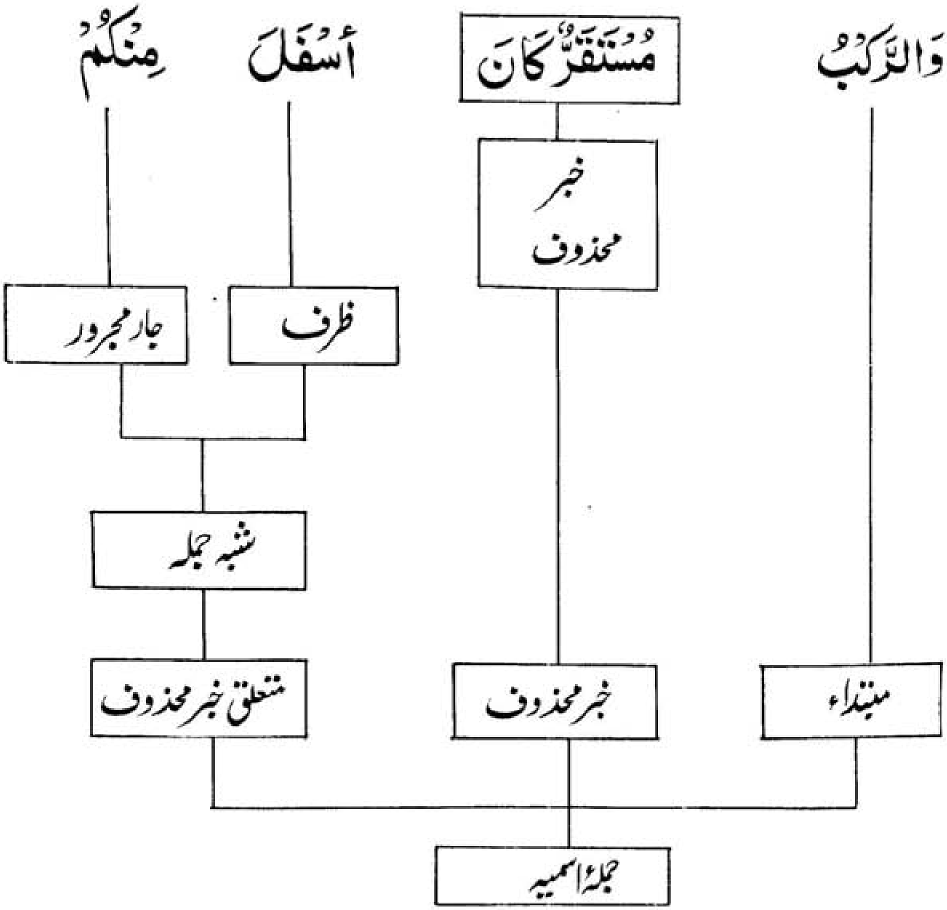

(اس مثال میں، اَسْفَلَ مِنْكُمْ، شبہ جملہ (ظرف) کی شکل میں، خبر محذوف کا قائم مقام ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبه جمله (جار مجرور) کی صورت میں خبر

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ (التوبه : ٦٠)

(یہ صدقات تو فقراء کے لیے ہیں۔)

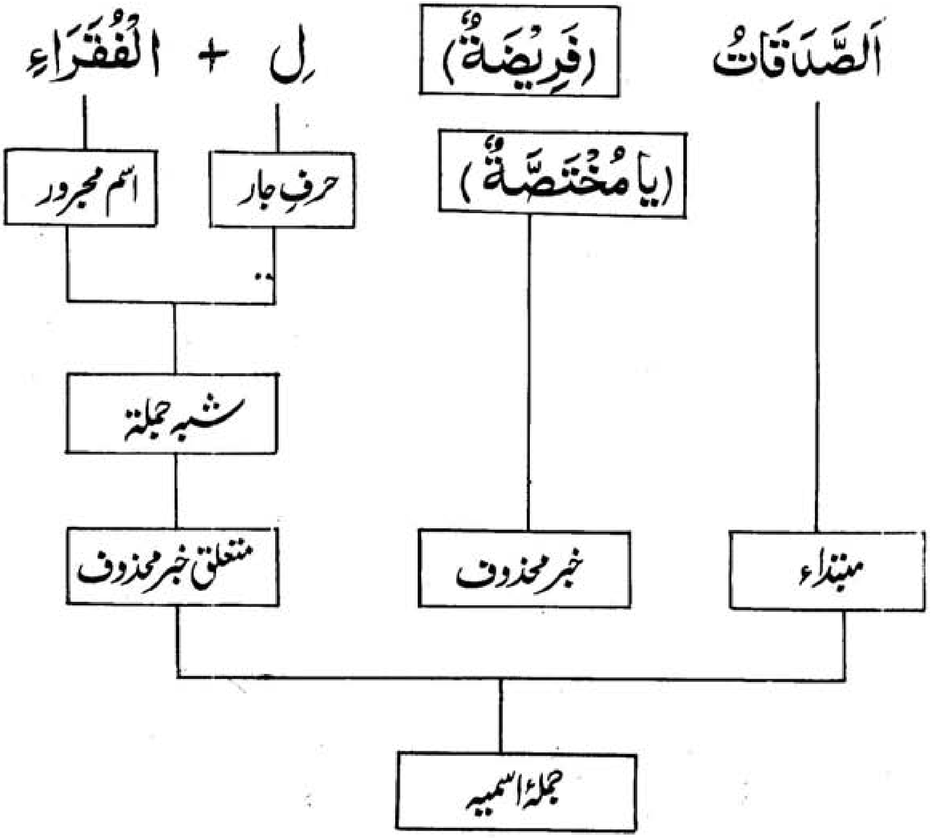

اس مثال میں، شبه جمله (جار مجرور) کی شکل میں، خبر محذوف کا قائم مقام ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبر کی مختلف صورتوں کی تحلیل

مندرجہ ذیل جملوں اور ان کی تحلیل پر غور کیجیے اور نحوی ساخت پر توجہ دیجیے۔

تمام مثالوں میں، فرحان مبتدأ ہے۔ لیکن خبر کہیں مفرد ہے اور کہیں مرکب۔

خبر کہیں موصوف ہے اور کہیں معطوف

۱۔ فرحان — عَالِمٌ

مبتدأ — خبر

۲۔ فرحان — عَالِمٌ — فَاضِلٌ — عاقِلٌ

مبتدأ — پہلی خبر — دوسری خبر — تیسری خبر

۳۔ فرحانُ — رَجُلٌ — عَالِمٌ

مبتدا — موصوف — صفت

(رَجُلٌ عَالِمٌ) خبر

۴۔ فرحانُ — عَالِمٌ — وَ فَاضِلٌ — و — عَاقِلٌ

مبتدأ — معطوف علیه — (فَاضِلٌ: معطوف، عَاقِلٌ: معطوف) معطوف علیه

(عَالِمٌ وَ فَاضِلٌ و عَاقِلٌ) خبر

۵۔ فرحانُ — رَجُلٌ — عَالِمٌ — فَاضِلٌ — عَاقِلٌ

(عَالِمٌ: پہلی صفت، فَاضِلٌ: دوسری صفت، عَاقِلٌ: تیسری صفت) صفت

مبتدأ — موصوف — صفت

(رَجُلٌ عَالِمٌ فَاضِلٌ عَاقِلٌ) خبر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۹۱

مبتدأ کی لازمی تقدیم

وہ صورتیں، جن میں مبتداء کا مقدم ہونا لازمی ہے۔

۱۔ اصولی طور پر، مبتدا (Subject) کو ہمیشہ مُقَدَّم ہونا چاہیے، لیکن اہلِ زبان، بعض اوقات اسے مُؤَخَّر کر لیتے ہیں۔

۲۔ مبتدأ ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ (فعل مبتدأ نہیں ہو سکتا۔)

۳۔ مبتدأ، جملہ نہیں ہو سکتا اور شبہ جملہ بھی نہیں ہو سکتا، البتہ کبھی کبھی اگر کسی مفرد کی تاویل میں ہو تو جملہ، مبتدأ بن جاتا ہے۔ جیسے:

(اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ) (محمد: ۱)

مبتدأ (مؤولۃ بجائے مفرد) — خبر

"جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا، اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔"

۴۔ صدرِ کلام کا پہلے آنا ضروری ہے (چاہے مبتدأ کی صورت میں، یا خبر کی صورت میں۔ مَنْ اور مَا استفہامیہ، صدرِ کلام بن کر پہلے آتے ہیں اور مبتداء بنتے ہیں۔ جب کہ اَيْنَ، كَيْفَ، اَنّٰى، مَتٰى اور اَيَّانَ جیسے الفاظ ظروف کی حیثیت سے صدرِ کلام بن کر پہلے آتے ہیں لیکن خبر (Predicate) ہوتے ہیں۔)

۵۔ بعض صورتوں میں، مبتدا کو مقدم کرنا لازمی ہوتا ہے، اور بعض صورتوں میں مبتدأ کو مؤخر کرنا جائز ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ جب جملے کا آغاز ایسے اہم الفاظ سے ہو، جن سے کلام کی اہمیت اُجاگر ہوتی ہو تو ایسی صورت میں، مبتدأ کا تقدم لازمی ہوتا ہے۔

جیسے: جب، **حرفِ لام برائے ابتداء** یا اسمائے شرط یا اسمائے استفہام سے جملوں کا آغاز ہو۔

۱۔ (**لَاَنْتُمْ** اَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُوْرِهِمْ) (الحشر: ۱۳)

"ان کے دلوں میں، اللہ سے بڑھ کر، تمہارا خوف ہے۔"

۲۔ (**وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ** خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا) (یوسف: ۱۰۹)

"اور آخرت کا گھر، ان لوگوں کے لیے زیادہ بہتر ہے، جنہوں نے (پیغمبروں کی بات مان کر) تقویٰ کی روش اختیار کی۔"

اوپر کی دونوں مثالیں **لام ابتداء** سے شروع ہو رہی ہیں۔ اس لیے مبتدأ (لَ + اَنْتُمْ اور لَ + دارالاخرۃ) کو مقدم کیا جانا ضروری اور لازمی تھا۔

۲۔ اسمائے شرط، یا اسمائے استفہام سے جملے کا آغاز ہو تو مبتدأ کا مقدم ہونا لازمی ہوتا ہے

جیسے: ۱۔ (**مَنْ** يَّعْمَلْ سُوْءًا، يُّجْزَ بِهٖ) (النساء: ۱۲۳)

"جو بھی برائی کرے گا، وہ اس کا پھل پائے گا۔"

۲۔ **مَنْ** اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهٗ (الحدیث)

"جس کو اللہ سے ملاقات محبوب ہو، اللہ کو بھی، اُس کی ملاقات محبوب ہوتی ہے۔"

۳۔ **مَا** اِسْمُ وَلَدِكَ؟ "تمہارے بیٹے کا کیا نام ہے؟"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اوپر کی مثالوں میں، مَنْ اسمِ شرط ہے اور مَا اسمِ استفہام ہے اور مبتدأ ہیں اس لیے ان کا پہلے آنا لازمی تھا)

۴۔ جب مبتدأ و خبر، دونوں معرفہ ہوں، یا دونوں نکرہ ہوں یعنی تعریف و تنکیر میں برابر ہوں تو، مبتداء کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔

جیسے: ۱۔ كِتَابِي رَفِيقِي

"میری کتاب، میری رفیق ہے۔"

۲۔ عَلِيٌّ صَدِيقِي

"علی میرا دوست ہے۔"

۳۔ أَكْبَرُ مِنْكَ سِنًّا، أَكْثَرُ مِنْكَ تَجْرِبَةً

"عمر میں آپ سے بڑا تجربے میں آپ سے زیادہ ہے۔"

(اس مثال میں، علی اور صدیقی دونوں معرفہ ہیں اور اکبر اور اکثر دونوں نکرہ ہیں، اس لیے مبتداء کو مقدم کیا گیا ہے۔

اسی طرح ذیل کی مثالیں ہیں۔

۴۔ زَيْدٌ أَخُوكَ

"زید، تمہارا بھائی ہے۔"

۵۔ أَفْضَلُ مِنِّي أَفْضَلُ مِنْكَ

"جو مجھ سے بہتر ہے، وہ تم سے بھی بہتر ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ جب مبتدا کو، خبر میں محدود و محصور کرنا مقصود ہو، یعنی حَصْر کا مفہوم مطلوب ہو تو مبتدأ کا مقدّم ہونا ضروری ہوتا ہے۔

جیسے: ۱۔ (وَمَا | مُحَمَّدٌ | اِلَّا رَسُوْلٌ) (آل عمران: ۱۴۴)

"اور نہیں ہیں محمدؐ، مگر ایک رسول"

(اس مثال میں، مُحَمَّدٌ کو مؤخر نہیں کیا جا سکتا، ورنہ مفہوم بدل جائے گا اور مقصودِ کلام کے خلاف ہوگا (کہ "نہیں ہے کوئی رسول، مگر محمدؐ") اور جو خلافِ واقعہ بھی ہوگا۔)

۲۔ مَا | خَالِقٌ | اِلَّا اللّٰہُ (نہیں ہے کوئی خالق، مگر صرف اللہ)

(اس مثال میں بھی خَالِقٌ مبتدا ہے، اس کو مقدم کرنا ضروری ہے۔ ورنہ مفہوم مختلف ہو جائے گا۔)

۳۔ (اِنَّمَا | اَنْتَ | مُنْذِرٌ) (الرعد: ۷)

"آپ تو محض خبردار کرنے والے ہیں"

۴۔ (اِنَّمَا | اَنْتَ | نَذِیْرٌ) (ھود: ۱۲)

"آپ تو بس ڈرانے والے ہیں"

(اوپر کی دونوں مثالوں میں، اَنْتَ مبتدا ہے۔ اس کی تقدیم لازمی ہے۔ یہاں اِنَّمَا سے حصر کا مفہوم پیدا ہو رہا ہے۔)

۵۔ سَلْمَانُ | مِنَّا (الحدیث)

"حضرت سلمان فارسی، ہم (اہلِ بیت) میں سے ہیں"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ جب خبر، جملہ فعلیہ پر مشتمل ہو، جس کی ضمیر مستتر، مبتدأ کی طرف لوٹتی ہو تو مبتدأ مقدم ہوتا ہے۔

جیسے :

۱۔ سَعِيدٌ حَضَرَ (سعید حاضر ہوگیا)

۲۔ صَالِحٌ سَافَرَ (صالح سفر پر روانہ ہوگیا)

(اوپر کی دونوں مثالوں میں، سَعِيدٌ اور صَالِحٌ مبتدأ ہیں۔ دونوں کی خبر، جملہ ہائے فعلیہ پر مشتمل ہے، اور ان کے اندر ضمیر فاعل (هُوَ) مستتر ہے۔ اس لیے ان کا مقدم ہونا لازمی تھا۔ اگر خبر کو مقدم کرتے، تو خبر، خبر نہ رہتی، بلکہ یہ فعل، جملۂ فعلیہ بن جاتا اور مبتدأ، جملہ فعلیہ کا فاعل بن جاتا۔)

۳۔ الشَّمْسُ تَجْرِي (یس : ۳۸)

مبتدأ خبر (جملہ فعلیہ)

خلاصہ۔ مبتدا کی لازمی تقدیم

پانچ (۵) صورتوں میں، مبتدأ کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔

۱۔ جب جملے کا آغاز ایسے الفاظ سے ہو، جو صدر کلام بنتے ہیں۔ جیسے : لام ابتداء

۲۔ جب اسمائے شرط یا اسمائے استفہام سے جملے کا آغاز ہو۔ جیسے مَنْ اور مَا

۳۔ جب مبتدأ کو خبر، دونوں معرفہ، یا دونوں نکرہ ہوں۔

۴۔ جب مبتداء کو، خبر میں محدود کرنا مطلوب و مقصود ہو۔

۵۔ جب خبر، جملۂ فعلیہ پر مشتمل ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۹۲

خبر کی تقدیم وتاخیر

خبر (Predicate) کے سلسلے میں تین (۳) باتیں یاد رکھیے۔

۱۔ خبر عموماً، مؤخّر کی جاتی ہے اور مبتدا ئے کے بعد آتی ہے:

جیسے: اَللّٰہُ | اَحَدٌ |

۲۔ بعض اوقات، خبر کو مُقدّم کرنا جائز ہوتا ہے۔ یعنی تقدیم وتاخیر (Hysteron-proteron) کی دونوں صورتیں مساوی ہوتی ہیں۔

۳۔ بعض اوقات البتہ، خبر کو خلاف قاعدہ مقدم کرنا، لازمی اور ضروری ہوجاتا ہے۔

اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خبر مقدم جائز

بعض صورتیں جن میں، خبر کو مقدم کرنا | جائز | ہوتا ہے۔ جیسے | فِی الدَّارِ | مُحَمَّدٌ

مُحَمَّدٌ | فِی الدَّارِ |

ان دونوں مثالوں میں فِی الدَّار خبر ہے۔ ایک میں مقدم ہے۔
اور دوسری میں مُؤخّر دونوں صورتیں جائز ہیں۔ معنی پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

خبر مقدم ملزوم

۱۔ خبر کا مقدم کیا جانا، ضروری اور لازمی ہوتا ہے، جب خبر ایسے اہم الفاظ پر مشتمل ہو، جن سے کلام کا آغاز ہو، کیونکہ صدرِ کلام کا پہلے آنا، لازمی ہے۔

جیسے: ذیل کی مثالوں میں، اسمائے استفہام سے کلام کا آغاز ہوا ہے، اسمائے استفہام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ صدر کلام بنتے ہیں۔

کَیْفَ، اَنّٰی، مَتٰی، اَیْنَ اور اَیَّانَ ظرف کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں، اس لیے ہمیشہ خبر بنتے ہیں۔ ان کو موخر اس لیے نہیں کیا جا سکتا کہ اسمائے استفہام، ہمیشہ صدرِ کلام کی حیثیت سے جملے کے آغاز میں آتے ہیں (جبکہ مَنْ اور مَا استفہام کے معنی میں ہمیشہ مبتداء ہوتے ہیں۔)

۱۔ اَیْنَ الْکِتَابُ؟ کتاب کہاں ہے؟

خبر مقدم — مبتدأ مؤخر

۲۔ (اَیْنَ الْمَفَرُّ)؟ (القیامۃ: ۱۰) جائے پناہ کہاں ہے؟

۳۔ مَتٰی الْاِمْتِحَانُ؟ امتحان کب ہے؟

۴۔ کَیْفَ حَالُكَ؟ آپ کا کیا حال ہے؟

۵۔ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ (الذاریات: ۱۲) جزا و سزا کا دن کب ہوگا؟

مندرجہ بالا مثالوں میں این، متی اور کیف اسمائے استفہام ہیں اور خبر ہیں۔ ان خبروں کا پہلے آنا لازمی اور ضروری ہے۔

۲۔ جب خبر، جار مجرور پر مشتمل ہو اور مبتداء نکرہ ہو، خبر کی تقدیم ضروری ہے۔

۱۔ (لِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) (الرعد: ۷)

خبر جار مجرور — مبتدا مؤخر نکرہ

"ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہے۔"

اس مثال میں لِکُلِّ جار مجرور پر مشتمل قائم مقام خبر ہے۔ اس کا مبتدا موخر ہے اور نکرہ ہے۔

اس لیے خبر کا پہلے آنا ضروری ہو گیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ